درود شریف کے دینی و دنیاوی
فوائد و برکات پر ایک بے مثال کتاب

جواہرِ درود و سلام

- درود و سلام کے حیرت انگیز فضائل
- درود و سلام کے ضروری احکام و مسائل
- زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چوبیس وظیفے
- درود و سلام سے مقاصد میں کامیابی اور مشکلات کا حل
- مدینہ منورہ میں حاضری کے آداب اور درود و سلام کا نذرانہ

پسند فرمودہ
مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

مصنف
مفتی فیضان الرحمن کمال
جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

مبشر پبلشرز
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

درود شریف کے دینی و دنیاوی
فوائد و برکات پر ایک بے مثال کتاب

جواہرِ درود و سلام

- درود و سلام کے حیرت انگیز فضائل
- درود و سلام کے ضروری احکام و مسائل
- زیارت نبوی ﷺ کے لئے چوبیس وظیفے
- درود و سلام سے مقاصد میں کامیابی اور مشکلات کا حل

مصنف
مفتی فیضان الرحمٰن کمال
جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

پسند فرمودہ
مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

علامہ بنوری ٹاؤن۔ کراچی۔

نام: جواہر درود وسلام

پسند فرمودہ: [illegible]

مصنف: مفتی فیضان الرحمن کمال

Faizyechi@gmail.com

0321 2351381

اشاعت دوم: جون ۲۰۱۲

باہتمام: فیصل رشید

تعداد: ۱۱۰۰

علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

Tel: 021 34928643 Cell: 0321-2045610

E-mail : Idaraturrasheed@gmail.com

Idaraturrasheed@yahoo.com

کتاب کے مضامین پر طائرانہ نظر

☆......درود وسلام کے حیرت انگیز فضائل

☆......درود وسلام کے ضروری احکام ومسائل

☆......درود وسلام کے ۱۵ مستحب مواقع اور چند مکروہ اوقات

☆......سب سے افضل درود کون سا ہے؟ (۱۵ اقوال)

☆......درود وسلام سے مقاصد میں کامیابی اور مشکلات کا حل

☆......یومیہ درود وسلام کا آسان وسہل وظیفہ

☆......زیارتِ نبوی ﷺ کے لیے چوبیس وظیفے

☆......مدینہ منورہ میں حاضری کے آداب اور درود وسلام کا نذرانہ

☆......آنحضرت ﷺ کی مبارک زندگی کے مختصر خدوخال

☆......محبتِ نبوی ﷺ کو دلوں میں اُجاگر کرنے والے مضامین

آئینۂ مضامین

انتساب

محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نام

جو تمام جہاں والوں کے لیے

رحمت کا پیغام لے کر آئے تھے

اور

ان خوش نصیب انسانوں کے نام

جن کی زبانیں اللہ پاک کے ذکر

اور نبی کریم ﷺ پر درود وسلام سے ہمیشہ تر رہتی ہیں۔

دعائیہ کلمات

حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

حضرت والا دامت برکاتہم نے بڑی شفقت فرمائی،
باوجود ضعف اور ناسازیٔ طبع کے کتاب ''جواہر درود وسلام'' کو
اپنے دست مبارک میں لے کر ورق پلٹتے رہے اور پڑھ پڑھ کے
مسرت کا اظہار فرماتے رہے۔
''ماشاء اللہ بہت اچھا کام کیا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے،
برکتوں سے نوازے''۔ آمین

☆☆☆☆☆☆

☆☆☆

کلماتِ بابرکات

استاذِ محترم حضرت مولانا قاری مفتاح اللہ صاحب دامت برکاتہم

استاذ الحدیث جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم، وبعد!

نبی کریم ﷺ کی ذاتِ بابرکات پر درود بھیجنا ایک مبارک، مسنون ومقبول عمل ہے۔ درود شریف پڑھنے کی اہمیت اور افادیت قرآن واحادیث میں کثرت سے وارد ہے، یہ دنیا وآخرت میں کامیابی کا ایک بہترین عمل ہے۔ مشائخ نے درود شریف کے کثرت سے پڑھنے کو اہلسنت والجماعت کی نشانی بتایا ہے۔

درود شریف پر ہر دور اور ہر زبان میں طویل ومختصر کتابیں لکھی گئی ہیں اور یہ ہر دور کی ضرورت رہی ہے۔ موجودہ دور کی بھی ضرورت تھی جس کو ہمارے نوجوان فاضل مفتی سید فیضان الرحمن جوکہ مادرِ علمی "ازہرِ پاکستان جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کی شاخ مدرسہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے مدرس ہیں اور ہمارے لائق شاگردوں میں سے ہیں، نے پورا کردیا ہے۔

زیرِ نظر کتاب "جواہرِ درود وسلام" مصنف کی پہلی علمی کاوش اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ مصنف اور علمائے دیوبند کی سچی عقیدت کا آئینہ دار ہے۔ کتاب کو جستہ جستہ مقامات سے دیکھا ماشاء اللہ درود وسلام کے آداب، احکام ومسائل اور عظیم الشان فضائل پر اسے مشتمل پایا جو مصنف کی بڑی عرق ریزی اور جانفشانی کا مظہر ہے۔ کتاب میں لکھی ہوئی باتیں پڑھنے اور عمل کرنے کے قابل ہیں اور ہر مسلمان کو چاہیے کہ کتاب کو اچھی طرح پڑھے اور کتاب میں مذکور آداب وفضائل کے استحضار کے ساتھ کثرت سے درود وسلام پڑھے۔ مصنف کی دیگر اور بھی کتابیں چھپ کر شائع ہوچکی ہیں جن سے علماء، طلبہ اور عوام الناس کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ مصنف کی علمی و عملی صلاحیتوں کو اور اجاگر کرے،
انہیں برکتوں سے نوازے، مزید توفیق عطا فرمائے اور اس کتاب کو ان کے لیے ذخیرۂ
آخرت بنائے۔ آمین   یہ ان کا فیضانِ نظر تھا یا مکتب کی کرامت تھی۔ فقط

۱۴۳۳/۲/۱۳ھ

تقریظ

حضرت مولانا مفتی مختار اللہ صاحب دامت برکاتہم

رئیس دارالافتاء دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

الحمدللہ و کفیٰ والصلوٰۃ والسلام علی خیر الخلائق والانبیاء، امابعد!

حضرت مولانا مفتی سید فیضان الرحمٰن کمال صاحب کی عظیم کاوش "جواہر درود و سلام"
کے مطالعہ کی سعادت حاصل ہوئی۔

درود شریف کی اہمیت، فضیلت اور اس کے متعلق جملہ احکامات کو باکمال طریقے
سے عام فہم، شستہ اور شگفتہ انداز میں لکھا گیا ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم کی اس عظیم محنت کو
قبول فرمائیں اور دارین کی سعادت کا ذریعہ بنائیں۔ آمین

نزیل حالاً جامعہ دارالعلوم کراچی

تقریظ

حضرت مولانا مفتی نور عالم خان صاحب دامت برکاتہم
رئیس دارالافتاء دارالعلوم فاروق اعظمؒ بلاک k ناتھ ناظم آباد کراچی
زیر پرستی: مفسر قرآن حضرت مولانا محمد آصف قاسمی صاحب دامت برکاتہم
امیر جامعہ اسلامیہ کینیڈا

ﷺ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم، امابعد!

درود شریف دنیاوی و اُخروی اور علم و عمل میں ترقی کا سب سے بہترین ذریعہ ہے۔ حدیث پاک کے مطابق بروزِ قیامت کثرت سے درود شریف پڑھنے والا جناب سرکار دو عالم ﷺ سے بہت قریب ہوگا اور آپ ﷺ کی خصوصی دعا و شفاعت سے مستفید ہوگا۔

درود شریف کی برکت سے اللہ و رسول ﷺ کی محبت نصیب ہوتی ہے، مال و اولاد میں پاکیزگی آتی ہے، رزق میں کشادگی ہوتی ہے، مسائل و مصائب سے نجات ملتی ہے، حیرت انگیز طور پر نیک اعمال میں ترقی ہونے لگتی ہے اور برے اعمال سے دل اکتانے لگتا ہے۔ جو شخص بھی صدقِ دل اور اخلاص سے درود و سلام پڑھے گا اسے سکونِ دارین اور حلاوتِ ایمانی نصیب ہوگی۔

میرے شیخ مبلغ اسلام حضرت بھائی واصف منظور صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے احباب کو وظائف و معمولات کی تلقین کرتے وقت درود و سلام کے اہتمام کی خاص تاکید کرتے اور اکثر مجالس میں درود و سلام کے فضائل اور بزرگوں کے واقعات بیان فرماتے۔ بعض مشائخِ دین نے تو فرمایا ہے کہ اگر تربیت و تزکیۂ نفس کے لیے کسی کو شیخ کامل نہ ملے تو اُسے

کثرت سے درود شریف پڑھنے کو اپنا معمول بنالینا چاہیے، بس انشاء اللہ اس کی تربیت کے لیے کافی ہوگا اور اس کے اندر اسی کے ذریعہ حضور اکرم ﷺ والے نرم اخلاق پیدا ہوں گے۔

اور بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ جو شخص کثرت سے نبی کریم ﷺ پر درود شریف بھیجتا ہے اس کو خواب میں آپ ﷺ کی زیارت کی سعادت حاصل ہوتی ہے، البتہ یہ ضروری ہے کہ درود و سلام کے آداب و مسائل کا استحضار رہے تا کہ صحیح معنوں میں اس کے برکات وثمرات سے مستفید ہوسکیں۔

زیرِ نظر تالیف "جواہر درود و سلام" میں عزیزم مفتی سید فیضان الرحمٰن کمال صاحب نے ماشاء اللہ بڑی عرق ریزی و جانفشانی اور عقیدت و احترام کے جذبات سے معمور ہو کر درود و سلام کے متعلق ہر پہلو پر ضرورت کے مطابق وہ خدمت سرانجام دی ہے کہ جسے دیکھ کر دل باغ باغ ہوگیا اور فاضل نوجوان کے لیے دل و جان سے دعائیں نکلیں، اور انشاء اللہ نکلتی رہیں گی۔ یقیناً اس وقت اس جیسی کتاب کی معاشرے میں ضرورت تھی، کتاب کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ ہر مضمون کے اختتام پر اس کا حوالہ ضرور دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے باصلاحیت مؤلف کے علم و عمل میں خصوصی برکت دے اور ان کی تمام علمی کاوشوں بالخصوص اس تالیف کو اپنی بارگاہ سے شرف قبولیت کا پروانہ عنایت فرما کر پوری امت کے دلوں میں عظمت و احترامِ نبوی ﷺ کے ساتھ درود و سلام پڑھنے کا شوق و جذبہ پیدا فرمائے اور قارئین کے لیے اسے خوب نافع بنائے، اور ہم سب کی مغفرت کا سامان کرے۔ آمین یارب العالمین

فقط

[illegible]

دارالافتاء دارالعلوم فاروق اعظمؓ

بلاک k نارتھ ناظم آباد کراچی

ارشادِ گرامی

محبوب الامۃ حضرت جناب محبوب زکریا صاحب دامت برکاتہم

خلیفۂ اجل حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

نحمدهٗ و نصلّی علی رسوله الکریم، امابعد !

بندہ عرض کرتا ہے کہ میرے شیخ عارف باللہ شیخ العرب والعجم حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم کے پاس ایک صاحب آیا کرتے تھے۔ وہ جب بھی آتے تھے کچھ ہدیہ لے کر آتے تھے۔ مگر یہ بھی عجیب بات تھی کہ جس وقت بھی وہ آتے حضرت والا دامت برکاتہم کے آرام کا وقت ہوتا۔ لہٰذا ہدیہ وصول کر کے حضرت والا دامت برکاتہم کو پیش کیا جاتا اور ان صاحب کا نام بتایا جاتا۔ جب کئی مرتبہ ایسا ہوا تو حضرت والا دامت برکاتہم نے فرمایا کہ کون صاحب ہیں؟ آئندہ جب بھی یہ آئیں تو انہیں میرے کمرے میں لاکر میری ملاقات کرائی جائے۔ لہٰذا اگلی حاضری پر ان کی حضرت والا دامت برکاتہم سے ملاقات کرائی گئی۔ تو حضرت والا دامت برکاتہم نے ان سے ملکر انتہائی مسرت کا اظہار فرمایا اور دعائیں دیں۔

درود شریف بھی ایک امتی کی طرف سے سرور عالم ﷺ کی خدمت میں ہدیہ ہے۔ اوپر کے واقعہ سے ثابت ہوا کہ ہدیہ دینے والے کی طرف خصوصی توجہ ہو جاتی ہے۔ لہٰذا درود شریف حضور ﷺ کی توجہات حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ کیونکہ امتی کا درود شریف سرور عالم ﷺ تک امتی اور اس کے والد کے نام کے ساتھ پہنچائے جانا نصوص سے مؤید ہے۔

دوسری بات یہ کہ حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارفیؒ فرمایا کرتے تھے کہ حضور سرور عالم ﷺ کا معمول تھا کہ آپ ﷺ کو جب بھی کوئی ہدیہ پیش کرتا تو آپ ﷺ ہدیہ دینے والے کو

کوئی چیز تحفہ میں عطا فرمایا کرتے یا پھر ہدیہ دینے والے کے لیے دعائیں فرمایا کرتے۔ لہذا درود شریف کا ہدیہ حضور ﷺ کی دعاؤں کے حصول کا بھی انمول ذریعہ ہے۔

مولانا مفتی سید فیضان الرحمٰن صاحب زید مجدہم جو ہمارے حضرت شیخ دامت برکاتہم کے احباب خصوصی میں سے بھی ہیں اور مدرسہ خلفائے راشدینؓ (شاخ) جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے مدرس بھی ہیں جنہوں نے درود شریف کے متعلق یہ کتاب لکھ کر سعی بلیغ فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ شرف قبولیت عطا فرمائے اور امت کے لیے نافع بنائے۔ آمین۔

درود شریف کی اہمیت پر اپنے دادا شیخ حضرت مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوریؒ خلیفہ اجل حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ حافظ اشرف علی صاحب تھانویؒ کا ایک اہم ملفوظ رقم کر کے ان کلمات کو ختم کرتا ہوں کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ درود شریف اتنی بڑی نعمت ہے کہ اس کے پڑھنے سے بیک وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر مبارک بھی نصیب ہوتا ہے اور سرور عالم ﷺ کا ذکر مبارک بھی نصیب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام امت کو اس نعمت عظمیٰ کی قدردانی نصیب فرمائے۔ آمین۔ بجاہ سید المرسلین ﷺ

بندہ محبوب زکریا عفا اللہ عنہ
شب جمعہ ۲۶ ذوالحجہ ۱۴۳۱ھ
بمطابق ۲ دسمبر ۲۰۱۰ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نگاہِ اولیں

الحمد للہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی، و بعد!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا انتہائی مقبول، مبارک اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ عمل ہے، حضور پاک ﷺ سے محبت کا تقاضا اور حقوق و آداب میں سے بھی ہے۔

درود و سلام مشکلات کے حل، جائز مقاصد میں کامیابی، دلی اطمینان و سکون، معاملات میں آسانی، رحمت خداوندی کے متوجہ ہونے اور محبت رسول ﷺ کے حصول کا قوی ذریعہ اور علمی، روحانی اور اخروی ترقی کا بہترین وسیلہ ہے۔

احقر کے لئے یہ مقام شکر ہے کہ درود و سلام کا یہ حسین گلدستہ بنام "جواہر درود و سلام" قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ اپنی ایک دیرینہ آرزو کی تکمیل کی توفیق مل رہی ہے جس پر بارگاہ رب العزت میں جس قدر بھی شکر بجالاؤں وہ کم ہے۔ **فللہ الحمد و لہ المنة**

زیر نظر کتاب "جواہر درود و سلام" اس اعتبار سے جامع ہے کہ اس میں درود و سلام کے ہر پہلو سے متعلق بحث کی گئی ہے۔

شروع میں "درود و سلام" کے بیش بہا فضائل و برکات ذکر کئے گئے ہیں اس کے بعد درود نہ پڑھنے پر وعیدوں کا ذکر ہے اور اس سلسلے میں ان روایات پر اعتماد کیا گیا ہے کہ جو فضائل کے باب میں حجت اور دلیل بن سکیں۔ دوئم: مستند مآخذ سے درود و سلام کے ضروری احکام و مسائل درج کئے گئے ہیں۔ سوئم: درود و سلام کے لئے پسندیدہ اور ناپسندیدہ اوقات و مقامات بالتفصیل بیان کئے گئے ہیں۔ چہارم: درود و سلام کے ذریعہ نیک مقاصد میں کامیابی اور مشکلات کا حل پیش کیا گیا ہے۔ اور اس سلسلے میں حدیث پاک کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، بزرگان دین و اولیاء و مشائخ سے مروی اور اوراد و وظائف بحوالہ کتب نقل کیے گئے ہیں۔ پنجم: خواب میں

حضور اکرم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہونے کیلئے درود و سلام کے چوبیس وظائف پیش کئے گئے ہیں۔ ششم: ہفتہ کے سات دنوں کی تقسیم پر "درود و سلام کا یومیہ وظیفہ" ترتیب دیا گیا ہے جس میں احادیث رسول ﷺ، صحابہ کرام، تابعین اور بزرگان دین سے منقول درود و سلام کے صیغوں پر اعتماد کیا گیا ہے تاکہ ہر مسلمان بسہولت مختلف انداز سے درود وسلام پڑھ کر اپنی صبح و شام کو معطر رکھ سکے اور پاکیزہ زندگی گزار سکے۔ ہفتم: مدینہ منورہ اور روضۂ اقدس ﷺ میں حاضری کے آداب اور ہشتم: اس بقعۂ نور میں پڑھے جانے والے درود و سلام کا حسین مجموعہ پیش کیا گیا ہے۔ نیز کتاب کے آخر میں احقر ہی کا عرصہ قبل حضور اکرم ﷺ کی مبارک زندگی کے مختصر خد و خال کے موضوع پر مرتب کردہ مضمون "مختصر نقوشِ سیرت" اور چند مفید اقتباسات بھی شامل کر دیئے گئے ہیں۔

درود و سلام کے بارے میں ایک اہم بات یہ یاد رکھنی چاہئے کہ درود و سلام کے فضائل کا بڑا ذخیرہ تو احادیث میں موجود ہے مگر اس کے اکثر صیغے اور طریقے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیائے کرام رحمہم اللہ سے مروی ہیں، جو انہوں نے یا تو اپنے بڑوں سے سن کر بیان کیے ہیں یا مختلف مقاصد میں منجانب اللہ انہیں القاء ہوا، سو کچھ بھی ہو ان لفظوں سے درود و سلام کا پڑھنا بھی برکت سے خالی نہیں۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اس گلدستہ کو اپنے فضل و کرم سے مقبولیت سے نوازے اور کثرت کے ساتھ درود و سلام پڑھنے کا ذریعہ بنا کر عامۃ المسلمین کے لئے اس کو نافع اور مؤلف اور مؤلف کے والدین، اساتذہ و مشائخ کے لئے ذخیرۂ آخرت وحصول شفاعتِ نبوی ﷺ کا ذریعہ بنا دے۔ آمین

کیے ہیں پیش دل و جان کے ہم نے نذرانے
قبول کرلیں تو سمجھوں کہ ہم بھی مخلص ہیں

فقط طالب دعائے حسنِ خاتمہ
سید فیضان الرحمٰن کمالی
۱۷/۳/۱۴۳۱ھ

درود شریف کی اہمیت اور فضائل

۱......درود وسلام پڑھ کر حضور اکرم ﷺ کے لئے رحمت کی دعا کرنا آپ ﷺ کا اپنی امت پر حق ہے اس لئے کہ آپ ﷺ ہی وہ مبارک ہستی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام بندوں (انسان و جنات) اور تمام مخلوقات کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ'' ترجمہ: اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ (سورۃ الانبیاء آیت ۱۰۷)

۲......اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (سورہ احزاب آیت: ۵۶)

ترجمہ:۔ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں ان پیغمبر (ﷺ) پر، اے ایمان والو! تم آپ (ﷺ) پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

اس آیت سے درود وسلام بھیجنے والے مسلمانوں کی ایک بہت بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس کام میں شریک فرمالیا جو کام حق تعالیٰ خود بھی کرتے ہیں اور اس کے فرشتے بھی۔ (معارف القرآن، مفتی محمد شفیع صاحبؒ: ۲۲۱/۷)

چار بڑے فوائد کا حصول

۳......حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور اس کے دس گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں اور دس درجے بلند فرمادیتے ہیں اور یہ درود اس کے (ثواب میں) دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔ (الصلات والبشر ص ۳۵)

اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی اترتی ہے

۴......حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس

میرے رب کا پیام آیا ہے جس میں یوں ارشاد فرمایا ہے کہ تیری امت میں سے جو شخص ایک مرتبہ درود بھیجے گا میں اس پر دس دفعہ درود بھیجوں گا اور جو ایک دفعہ سلام بھیجے گا میں اس پر دس دفعہ سلام بھیجوں گا۔ (حوالہ بالا، ص ۲۷)

فائدہ: اللہ جل شانہٗ کی طرف سے تو ایک ہی درود اور ایک ہی رحمت ساری دنیا کے لئے کافی ہے چہ جائیکہ ایک دفعہ درود پڑھنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دس دفعہ رحمتیں نازل ہوں۔

(العطور المجموعہ، ص ۲۳۹)

۵...... حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بے شک قیامت میں ہر موقع پر مجھ سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھنے والا ہوگا۔ (الصلوات والبشر، ص ۲۷)

دنیا اور آخرت کی ساری فکروں کی کفایت

۶...... حضرت ابی بن کعب ؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: ''میں چاہتا ہوں کہ آپ پر درود بھیجا کروں (یعنی اللہ تعالیٰ سے آپ پر رحمت کی دعا زیادہ کروں) آپ مجھے بتا دیجئے کہ اپنی دعا میں سے کتنا حصہ آپ پر درود کے لئے مخصوص کروں؟ (یعنی میں اپنے لئے دعا کرنے میں جو وقت صرف کیا کرتا ہوں اس میں سے کتنا آپ ﷺ پر درود کے لئے مخصوص کر دوں)'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جتنا چاہو۔ میں نے عرض کیا کہ میں اس کا چوتھائی حصہ آپ پر درود کے لئے مخصوص کر دوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جتنا تم چاہو، اور اگر زیادہ کرو گے تو تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا ''تو پھر میں اس کے لئے آدھا وقت مخصوص کرتا ہوں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: جتنا چاہو کر دو، اور اگر زیادہ کرو گے تو تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا تو پھر میں اس میں سے دو تہائی وقت آپ پر درود کے لئے مخصوص کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جتنا چاہو کر دو، اور اگر زیادہ کرو گے تو تمہارے لئے خیر ہی کا باعث ہوگا۔ میں نے عرض کیا پھر تو میں اپنی اس دعا کا سارا ہی وقت آپ ﷺ پر درود کے لئے مخصوص کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے

فرمایا: اگر تم ایسا کرو گے تو تمہاری ساری فکروں اور ضرورتوں کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کفایت کر دی جائے گی، یعنی تمہارے سارے دینی و دنیاوی مہمات غیب سے انجام پائیں گے اور تمہارے گناہ و قصور معاف کر دیئے جائیں گے۔ (القول البدیع، ص:۶۷)

خلوصِ دل سے درود پڑھنے پر اجر و ثواب کی بہتات

۷..... حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرا جو امتی خلوصِ دل سے مجھ پر درود بھیجے، اللہ تعالیٰ اس پر دس درود بھیجتا ہے، اور اس کے صلہ میں اس کے دس درجے بلند کرتا ہے، اور اس کے حساب میں دس نیکیاں لکھتا ہے، اور اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے۔ (سعادۃ الدارین، ص۹۶)

حضور اکرم ﷺ کی خوشی، نیکیوں کا حصول، گناہوں کی معافی، درجات کی بلندی اور فرشتے کی دعا

۸..... حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا چہرۂ انور خوشی سے بہت چمک رہا تھا اور خوشی کے آثار چہرۂ انور پر بہت ہی محسوس ہو رہے تھے تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! جتنی خوشی آج چہرۂ انور پر محسوس ہو رہی ہے اتنی کبھی پہلے نہیں محسوس ہوئی؟ تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے خوشی کیوں نہ ہو، ابھی ابھی جبرئیل علیہ السلام میرے پاس سے گئے ہیں اور انہوں نے یہ کہا ہے کہ آپ کی امت میں سے جو شخص ایک مرتبہ آپ پر درود بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے دس نیکیاں اس کے اعمال نامہ میں لکھ دیں گے، اور اس کے دس گناہ معاف فرما دیں گے اور اس کے دس درجے بلند فرما دیں گے، اور ایک فرشتہ بھی اس سے وہی کہے گا جو اس نے کہا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں نے جبرئیلِ امین سے دریافت کیا کہ یہ فرشتہ کیسا؟ تو جبرئیل امین نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو قیامت تک کے لئے مقرر فرما دیا ہے کہ جو شخص آپ پر درود بھیجے تو وہ کہے: ''وَاَنْتَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ۔'' (اور تجھ پر بھی اللہ تعالیٰ درود یعنی رحمت نازل کرے)۔ (الصلات والبشر، ص ۲۷)

نفاق اور دوزخ سے حفاظت

۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں اور جو شخص مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر سو مرتبہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں اور جو شخص مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی پیشانی پر "بَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ وَ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ" لکھ دیتے ہیں (یعنی یہ شخص نفاق سے بری ہے اور جہنم سے بھی بری ہے) اور قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ اس کا حشر فرمائیں گے۔ (حوالہ بالا، ص ۳۵)

درود لکھنے والے کے لئے فرشتوں کا دعائیں کرتے رہنا

۱۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص مجھ پر درود بھیجے کسی کتاب میں (یعنی کسی مکتوب میں) تو ہمیشہ فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعائیں کرتے رہیں گے جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا۔''

(سعادۃ الدارین، ص ۱۰۱)

سو حاجتیں پوری ہو جاتی ہیں

۱۱۔۔۔۔۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ہر روز مجھ پر سو بار درود بھیجے تو اس کی سو حاجتیں پوری کی جائیں گی۔ ستر (۷۰) اسکی آخرت کی اور تیس (۳۰) اس کی دنیا کی۔ (حوالہ بالا، ص: ۱۰۰)

دن اور رات کے گناہوں کی معافی

۱۲۔۔۔۔۔حضرت ابو کاہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابو کاہل! جو شخص میری محبت اور شوقِ ملاقات میں ہر دن تین مرتبہ اور ہر رات تین مرتبہ مجھ پر درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر لازم فرمالیا ہے کہ اس کے رات و دن کے گناہوں کی مغفرت فرمادیں۔ (الصلات والبشر، ص ۴۵)

حسنِ خاتمہ اور شفاعت کی خوشخبری

۱۳.....حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص مجھ پر درود بھیجے یا اللہ تعالیٰ سے میرے لئے ''مقامِ وسیلہ'' کا سوال کرے تو قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت (سفارش) لازم ہوگی۔'' (حوالہ بالا، ص ۵۱)

فائدہ: علامہ فیروز آبادیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں ایمان پر خاتمہ کی خوشخبری بھی پنہاں ہے، کیونکہ آپ ﷺ کی شفاعت قیامت والے دن صرف ایمان داروں کو حاصل ہوگی، اب درود پڑھنے والے کا خاتمہ ایمان پر ہوگا، تب ہی تو وہ شفاعت کا اہل اور مستحق بنے گا۔ (حوالہ بالا، ص ۱۱)

درود شریف کی برکت کئی نسلوں تک رہتی ہے

۱۴.....حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنے کی برکت درود پڑھنے والے کی اولاد میں بھی باقی رہتی ہے۔ (حوالہ بالا، ص ۱۰۶)

اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا حصول

۱۵.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص کو یہ پسند ہو کہ (مرنے کے بعد) اللہ تعالیٰ سے راضی ہونے کی حالت میں ملاقات کرے تو وہ مجھ پر بکثرت درود بھیجے۔'' (مسالک الحنفاء، ص ۱۸۹)

نسیان اور بھول چوک دور ہو جاتی ہے

۱۶.....حضرت عثمان بن ابی حرب رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کوئی بات کہنا چاہے مگر وہ اسے یاد نہ آرہی ہو تو وہ مجھ پر درود بھیجے۔'' (سعادۃ الدارین، ص ۷۹)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً منقول ہے کہ جب تم کوئی بات بھول جاؤ تو مجھ پر درود بھیجو انشاء اللہ وہ بات یاد آجائے گی۔ (حوالہ بالا، ص ۷۹)

نیز حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو اپنے اوپر کسی بات کے بھولنے کا اندیشہ ہو تو وہ نبی کریم ﷺ پر بکثرت درود بھیجے۔ (الصلاۃ والبشر، ص ۴۵)

قیامت کے دن کی شدّتِ پیاس سے حفاظت

۱۸..... مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف یہ وحی بھیجی کہ اے موسیٰ! کیا آپ قیامت کے دن پیاسا رہنا محفوظ رہنا پسند کرتے ہیں؟ تو آپ نے عرض کیا: اے میرے اللہ! جی ہاں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ پھر آپ محمد ﷺ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجیں۔" (القول البدیع، ص: ۶۲)

درود شریف دعا کی قبولیت کا ذریعہ ہے

۱۹..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دعا زمین اور آسمان کے درمیان ہی رکی رہتی ہے اوپر نہیں جا سکتی جب تک نبی پاک ﷺ پر درود نہ بھیجا جائے۔

(ترمذی شریف بحوالہ الصلاۃ والبشر، ص ۴۱)

حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں یاد آوری

۲۰..... حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ درود و سلام پہونچانے والا فرشتہ، بھیجنے والے امتی کا نام اس کی ولدیت کے ساتھ ذکر کرتا ہے، یعنی حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کرتا ہے: "یَا مُحَمَّدُ صَلّٰی عَلَیْکَ فُلَانُ بْنُ فُلَان۔"

اے محمد (ﷺ)! فلاں نے جو بیٹا ہے فلاں کا آپ پر درود بھیجا ہے۔ (الصلاۃ والبشر، ص ۵۲)

کتنی خوش قسمتی ہے اور کتنا ارزاں سودا ہے کہ جو امتی اخلاص کے ساتھ درود وسلام عرض کرتا ہے وہ حضور ﷺ کی خدمت میں اس کے نام اور ولدیت کے ساتھ فرشتے کے ذریعے پہنچتا ہے، اور اس طرح آپ ﷺ کی بارگاہِ عالی میں اس بے چارے مسکین امتی اور اس کے باپ کا ذکر بھی آ جاتا ہے۔

؎ ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے کہ اس محفل میں ہے (زاد السبیل، ص ۱۲)

درود شریف مجلسوں کی زینت ہے اور قیامت میں نور

۲۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اپنی مجالس کو درود شریف کے ساتھ مزین کیا کرو اس لئے کہ مجھ پر درود پڑھنا تمہارے لئے قیامت میں نور ہے۔

(سعادۃ الدارین، ص: ۸۸)

سو مرتبہ درود پڑھنے کی عظیم فضیلتیں

۲۲..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سو مرتبہ درود بھیجنے والے کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ شخص نفاق اور جہنم سے بری (محفوظ) ہے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ شہیدوں کے ساتھ اس کا حشر فرمائیں گے۔

ایک اور روایت میں اس کا اضافہ ہے کہ فرشتے اس پر ایک ہزار مرتبہ درود بھیجتے ہیں، اور اس کو جہنم کی آگ نہ چھوئے گی۔

ایک اور روایت میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ جو شخص روزانہ سو بار مجھ پر درود پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے دس لاکھ نیکیاں عطا فرمائیں گے اور دس لاکھ خطائیں معاف فرمائیں گے، اور اسے سو مقبول صدقوں کا ثواب ملے گا، اور جس شخص کا درود مجھ تک پہنچے تو میں بھی اس کے لئے رحمت کی دعا کرتا ہوں اور اسے میری شفاعت نصیب ہوگی۔

(حوالہ بالا، ص: ۱۰۰)

صبح و شام دس مرتبہ درود پڑھنے کی فضیلت

۲۳..... حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صبح دس بار اور شام کو دس بار مجھ پر درود بھیجے قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت ہے۔

(معجم کبیر بحوالہ الصلوات والبشر، ص: ۴۴)

اُحد پہاڑ کے برابر ثواب

۲۴..... حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو

مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ایک قیراط ثواب عطا فرماتے ہیں اور ایک قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہے۔" (سعادۃ الدارین، ص ۸۲)

درود پڑھنے کی وصیت

۲۵......حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یہ وصیت کی ہے کہ میں سفر ہو یا حضر ہر حال میں چاشت کی نماز پڑھوں اور سونے سے پہلے وتر کی نماز پڑھ لیا کروں اور یہ کہ نبی کریم ﷺ پر درود پڑھتا رہوں۔ (حوالہ بالا، ص ۸۲)

فقر و فاقہ اور تنگ دستی سے نجات

۲۶......حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور فقر و فاقہ اور تنگ دستی کی شکایت کرنے لگا تو اس سے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جب تو اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کر چاہے کوئی گھر میں ہو یا نہ ہو، پھر مجھ پر سلام بھیج اور ایک بار سورۃ "قل ھو اللہ احد" پڑھ لیا کر۔"

اس شخص نے ارشادِ گرامی کے مطابق عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر رزق کی خوب فراوانی کر دی، یہاں تک کہ وہ اپنے رشتہ داروں اور پڑوسیوں کو بھی دینے لگا۔

(القول البدیع، ص: ۷۰)

دعا کی قبولیت کے لئے شرط

۲۷......حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "دعائیں قبول نہیں ہوتیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی ثناء اور نبی کریم ﷺ پر درود نہ پڑھ لیا جائے، چنانچہ ثناء اور درود پڑھنے کے بعد دعا کی جائے تو وہ قبول ہوتی ہے۔"

(نسائی شریف بحوالہ سعادۃ الدارین، ص: ۸۶)

بندہ نہیں مرے گا جب تک جنت میں اپنا ٹھکانہ نہ دیکھ لے

۲۸..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو مجھ پر دن میں ایک ہزار بار درود بھیجے تو اسے اس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک کہ وہ جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔'' (القول البدیع ص:۶۹)

بنی اسرائیل کے ایک گنہگار کا اکرام

۲۹..... بعض روایات میں منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص گناہوں کے ارتکاب سے باز نہیں آتا تھا، چنانچہ جب اس کا انتقال ہوا تو لوگوں نے (اس سے نفرت کا اظہار کرتے ہوئے) اس کے لاشے کو دور پھینک دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ اس کو غسل دیں اور اس کی نماز جنازہ پڑھیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت فرمایا کہ اے باری تعالیٰ! اس گنہگار کو کیونکر یہ اعزاز حاصل ہوا؟ (کہ اس کی تجہیز و تکفین کے لئے آسمان سے وحی بھیجی جارہی ہے) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: کہ (یہ اعزاز اسے اس لئے حاصل ہوا کہ) اس نے ایک دن تورات کھولی اور اس میں محمد ﷺ کا نام مذکور پایا تو اس نے ان پر درود پڑھا، چنانچہ میں نے اس عمل کی برکت سے اس کی مغفرت کردی۔

(سعادۃ الدارین، ص۱۰۵، ۱۰۶)

سبحان اللہ! درود شریف پڑھنے والے کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کتنا اونچا مقام و مرتبہ ہے۔ اس کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہو سکتی ہے کہ درود شریف پڑھنے کی برکت سے وقت کے سب سے بڑے اور جلیل القدر نبی کو اپنے گنہگار امتی اور ایک ایسے شخص کے اعزاز و اکرام اور تجہیز و تکفین کا حکم دیا گیا جس کی کثرت معاصی کی بناء پر لوگ اسے نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

فضائل کا خلاصہ

درود شریف کی خیر و برکت اور فضیلتوں کے بارے میں جو کچھ احادیث میں وارد ہوا ہے اس کا مختصر خلاصہ یہ ہے کہ درود شریف پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ خیر و برکت نازل کرتے ہیں اور اس کے فرشتے اس شخص کے حق میں رحمت کی دعائیں کرتے ہیں، حضور اکرم ﷺ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے، خیر و برکت اور سلامتی کی دعا ملتی ہے، درود گناہوں اور خطاؤں کا کفارہ ہو جاتا ہے اور اعمال پاکیزہ بنا دیے جاتے ہیں، گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، درجات بلند کیے جاتے ہیں، نامۂ اعمال میں ایک قیراط کے برابر ثواب لکھا جاتا ہے۔ قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہوگا۔

جو شخص اپنی تمام دعاؤں کو درود بنا دے اس کے لئے دنیا و آخرت کے سارے کاموں کی کفایت اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں۔ خطرات سے نجات مل جاتی ہے۔ قیامت کے دن نبی کریم ﷺ اس کے شاہد ہوں گے اور اس کی شفاعت فرمائیں گے۔ درود سے اللہ کی رضا اور اس کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ اس کے قہر و غضب سے امن حاصل ہوتا ہے۔ قیامت میں عرش کا سایہ نصیب ہوگا، پیاس کی شدت سے محفوظ رہے گا۔ جہنم کی آگ سے خلاصی ہوگی۔ پل صراط سے سہولت اور امن و عافیت سے گذر جائے گا۔ مرنے سے پہلے جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لے گا۔ درود شریف نادار کے لئے صدقے کا حکم رکھتا ہے۔ اس کے پڑھنے والے کے مال و آل میں برکت ہوتی ہے۔ اس کے ورد سے سو حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔ اعمال میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے۔ مجالس کے لئے زینت ہے، اور معیشت کی تنگی کو دور کرتا ہے۔ اس کے ذریعے اسبابِ خیر تلاش کیے جاتے ہیں۔

درود پڑھنے والا قیامت کے دن حضور ﷺ کے سب سے زیادہ قریب ہوگا اور پڑھنے والے کے علاوہ اس کی نسلیں بھی درود کی برکت سے فیض یاب ہوتی ہیں۔ درود شریف نور ہے۔ اس سے دشمن مغلوب ہوتا ہے، دلوں کو نفاق اور زنگ سے پاک کرتا ہے اور لوگوں کے دلوں میں محبت ہونے کا ذریعہ ہے، خواب میں سرورِ عالم ﷺ کی زیارت نصیب ہوتی ہے،

درود شریف پڑھنے والا لوگوں کی غیبت سے محفوظ رہتا ہے، بہت بابرکت اور افضل ترین عمل ہے، دین و دنیا میں سب سے زیادہ نفع دینے والا ہے، حصول مسرت اور بہترین عطاؤں کا ذریعہ ہے اور ایسی تجارت ہے جس میں گھاٹا قطعاً نہیں۔ تمام اولیاء کرام کا صبح و شام کا معمول رہا ہے اور ہے۔ درود شریف پڑھنا ہر مسلمان کے لئے فرض و واجب کے درجے میں ہے، کیونکہ اللہ جل شانہٗ نے قرآن کریم میں اس کا حکم صادر فرمایا ہے۔ (از مقدمہ جامع الصلوات ص:۳۲، ۳۳)

اہلِ سنت کی پہچان

۳۰... حضرت زین العابدین علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اہل سنت کی خاص نشانی نبی کریم ﷺ پر بکثرت درود بھیجنا ہے۔ (سعادۃ الدارین ص:۱۰۷)

درود شریف نہ پڑھنے پر وعیدیں

۱... حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ، ہم منبر کے قریب ہو گئے۔ حضور ﷺ نے جب منبر کے پہلے زینے پر قدم رکھا تو فرمایا آمین، جب دوسرے زینے پر قدم رکھا تو فرمایا آمین، اسی طرح جب تیسرے زینے پر قدم رکھا تو فرمایا آمین۔ جب آنحضرت ﷺ خطبہ سے فارغ ہوئے اور نیچے اترے تو ہم نے عرض کیا کہ ہم نے آج آپ سے منبر پر چڑھتے ہوئے ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی تھی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت جبرائیل امین میرے پاس آئے تھے۔ جب میں نے منبر کے پہلے زینہ پر قدم رکھا تو انہوں نے کہا کہ ہلاک ہو وہ شخص جس نے رمضان کا مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہیں ہوئی۔ میں نے کہا آمین۔ پھر جب دوسرے پر قدم رکھا تو انہوں نے کہا کہ ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر ہو اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے۔ میں نے کہا آمین۔ جب میں تیسرے زینے پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں کوئی ایک بڑھاپے کو پہنچے اور اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں۔ میں نے کہا آمین۔ (القول البدیع ص:۷۷)

اس حدیث کی رو سے حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے تین بددعائیں دیں اور حضور اقدس ﷺ نے ان تینوں پر آمین کہی۔ اول تو حضرت جبرئیل امین علیہ السلام جیسے مقرب فرشتے کی دعا ہی کافی تھی۔ اس پر آنحضرت ﷺ کی آمین نے اس بددعا کو اتنا تیز وتند اور سخت بنا دیا کہ اس کے تصور سے ہی لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ یہ حدیث کئی بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے اور اپنے مضمون کے اعتبار سے درود شریف سے غفلت برتنے والوں کے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔ (از مقدمہ جامع الصلوات، ص: ۳۷)

۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے وہ بڑا بدبخت ہے۔“

(ابن سنی وطبرانی بحوالہ سعادۃ الدارین، ص ۲۲۳)

۳...... حضرت عبداللہ بن جراد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا جائے پھر اس نے مجھ پر درود نہیں بھیجا تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔“ (مسند دیلمی بحوالہ سعادۃ الدارین، ص: ۲۲۳)

۴..... حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اصلی بخیل اور کنجوس وہ آدمی ہے جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ (ذرا سی زبان ہلا کے) مجھ پر درود نہ بھیجے۔“ (نسائی شریف بحوالہ سعادۃ الدارین، ص: ۲۲۳)

۵... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو لوگ کہیں بیٹھے ہوں اور انہوں نے اس نشست میں نہ اللہ کو یاد کیا اور نہ اپنے نبی (ﷺ) پر درود بھیجا (یعنی ان کی وہ مجلس اور نشست اللہ کے ذکر اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے سے بالکل خالی رہی) تو قیامت میں یہ مجلس ان کے لئے حسرت وخسران (اور نقصان) کا باعث ہوگی۔ پھر چاہے اللہ ان کو عذاب دے اور چاہے تو معاف فرمادے اور بخش دے۔“ (ترمذی بحوالہ القول البدیع، ص ۸۷)

ان جیسی وعیدوں کی بناء پر حافظ ابن حجر ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے ذکر ہونے پر درود نہ پڑھنا گناہ کبیرہ ہے۔

(اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ایسی محرومی سے محفوظ رکھے۔ آمین) (سعادۃ الدارین، ص ۲۲۵)

کب اور کہاں درود پڑھنا مستحب ہے؟ (اکیاون مواقع)

ا......جمعۃ المبارک کے دن: جمعہ کے دن کو اسلام میں خاص اہمیت حاصل ہے اور اسے سیدالایام (دنوں کا سردار) قرار دیا گیا ہے۔

(الف)......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن یا رات میں مجھ پر درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرماتے ہیں اور اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتے ہیں جو درود کو میری قبر تک پہنچاتا ہے جیسے تم لوگوں کے پاس ہدیے پہنچائے جاتے ہیں۔ (بیہقی بحوالہ سعادۃ الدارین، ص:۸۱)

(ب)......حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ میرے اوپر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو اسلئے کہ یہ ایسا مبارک دن ہے کہ اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں، اور جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ درود اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کر دیا جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ آپ کے انتقال کے بعد بھی؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہاں انتقال کے بعد بھی، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر یہ حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو کھائے، پس اللہ کا نبی (ﷺ) زندہ ہوتا ہے اور اسے رزق دیا جاتا ہے۔ (سعادۃ الدارین، ص:۸۰)

(ج)......حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میرے اوپر روشن رات (یعنی جمعرات) اور روشن دن (یعنی جمعہ کے دن) میں کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے۔ میں تمہارے لئے دعا و استغفار کرتا ہوں۔'' (حوالہ بالا، ص:۸۰)

(د)......حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مجھ پر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو، اس لئے کہ میری امت کا درود ہر جمعہ مجھ پر پیش کیا جاتا ہے، اور جو مجھ پر درود بھیجنے میں سبقت کرے گا وہی قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔'' (بیہقی بحوالہ سعادۃ الدارین، ص:۸۰)

(۵)......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مجھ پر درود (قیامت کے دن) پل صراط پر روشنی ہوگا، اور جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر اسی (۸۰) مرتبہ درود بھیجے گا اس کے اسی (۸۰) سال کے (صغیرہ) گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ (ابن شاہین وغیرہ، بحوالہ سعادۃ الدارین ص:۸۴)

جمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھنے کی برکت

خلاد بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے بزرگ تھے۔ انتقال سے کچھ پہلے حالتِ نزع میں لوگوں کو ان کے سرہانے ایک کاغذ ملا، جس پر لکھا ہوا تھا'' یہ خلاد بن کثیر کے لئے دوزخ کی آگ سے آزادی کا پروانہ ہے۔'' لوگوں نے جب ان کے اہلِ خانہ سے ان کے خاص اعمال سے متعلق دریافت کیا تو انہیں بتایا گیا کہ خلادؒ جمعہ کے دن حضور اکرم ﷺ پر ایک ہزار بار یہ درود پڑھا کرتے تھے: ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔''

(الصلات والبشر ص:۱۱۱)

۲......رسول اللہ ﷺ اسمِ گرامی کتاب میں لکھتے وقت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو کوئی اپنی کتاب (یعنی نوشت) میں مجھ پر درود بھیجے (مثلاً صلی اللہ علیہ وسلم لکھ دے) تو جب تک اس کتاب میں درود کے حروف لکھے ہوئے رہیں گے فرشتے اس شخص کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔'' (القول البدیع ص:۱۳۷)

درود لکھنے کی وجہ سے ایک شخص کی مغفرت

محمد بن ابی سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا اور اُن سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کا آپ کے ساتھ معاملہ کیسا رہا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی۔ میں نے عرض کیا کہ کس وجہ سے؟ انہوں نے فرمایا اس وجہ سے کہ میں جب بھی حضور اکرم ﷺ کے لئے ''نبی'' کا لفظ لکھتا تو اس کے ساتھ ''صلی اللہ علیہ وسلم'' بھی لکھ لیتا تھا۔ (الصلات والبشر ص:۱۱۲)

۳......حضور اکرم ﷺ کا جب نام لیا جائے:

مجلس میں جب ایک سے زائد بار حضور اکرم ﷺ کا ذکر ہو تو کم از کم ایک بار درود پڑھنا واجب ہے اور بار بار درود پڑھنا افضل اور بہتر ہے۔

(ا)......حضرت انس ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو کوئی مسلمان بندہ مجھے یاد کر کے مجھ پر درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے دس نیکیاں عطا فرماتے ہیں، اور اس کے دس گناہ معاف کر دیتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند کر دیتے ہیں۔" (نسائی بحوالہ الصلات والبشر ص:۳۹)

(ب)......حضرت ابو ہریرہ ؓ سے منقول ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "وہ شخص ذلیل و خوار ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے (اور وہ پھر بھی) مجھ پر درود نہ بھیجے۔" (احمد و ترمذی بحوالہ الصلات والبشر ص:۳۹)

۴......مسجد میں داخل ہوتے وقت اور مسجد سے نکلتے وقت:

(ا)......حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو (پہلے) درود و سلام پڑھتے پھر یہ دعا کرتے: "رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ" اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو (پہلے) درود و سلام پڑھتے اور پھر یہ دعا کرتے: "رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ"۔

(مسند احمد بحوالہ القول البدیع ص:۹۶)

(ب)......حضرت ابو اسید اور حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو (پہلے اپنے) نبی ﷺ پر سلام کہے اور پھر یہ دعا پڑھے: "اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ" اور جب مسجد سے باہر نکلے تو (سلام کہہ کر) یہ دعا پڑھے: "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ"

(ابوداؤد شریف بحوالہ الصلات والبشر ص:۴۰)

لہٰذا مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے "بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی

رَسُوْلِ اللّٰہِ" کہہ لینا چاہیے پھر دونوں حدیثوں میں مذکور دعاؤں میں سے کوئی سی دعا پڑھ لے اور جب مسجد سے باہر آنے لگے تو بھی "بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ" پڑھے اس کے بعد اوپر مذکور دعاؤں میں سے کوئی سی دعا پڑھ لے۔

۵......اذان کے بعد:

(ا)......حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی اذان سننے کے بعد (مجھ پر درود بھیجتے ہوئے) اس طرح کہے: "اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ النَّافِعَۃِ، صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنَّہٗ رِضًا لَّا سَخَطَ بَعْدَہٗ" تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمالیتا ہے۔ (مسند حافظ عبدالغنی بحوالہ الصلات والبشر ص:۵۲)

(ب)......حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اذان کے کلمات سننے کے بعد "اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ، اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ" کہے تو اس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت لازم ہوگی۔ (سعادۃ الدارین ص:۱۰۲)

نوٹ:......اذان کے بعد دعا اور درود وسلام کے مختلف کلمات وارد ہوئے ہیں، اس لئے سہولت کے مطابق کوئی سے بھی کلمات پڑھ لیے جائیں (ان شاء اللہ) فضیلت حاصل ہو جائے گی۔

۶......دعا کے شروع، درمیان اور آخر میں:

(ا)......حضرت عبداللہ بن بشر رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کرتے ہیں کہ دعائیں تمام کی تمام رکی رہتی ہیں جب تک اس کی ابتداء اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور حضور اکرم ﷺ پر درود سے نہ ہو۔ اگر ان کے ساتھ دعا کرے گا تو اس کی دعا یقیناً قبول ہوگی۔

(ب)......حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ نبی آخر الزماں ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی دعا ایسی نہیں ہے کہ جس میں بندہ اور خالق کے درمیان حجاب (پردہ) نہ ہو یہاں تک کہ حضور اکرم ﷺ پر درود بھیجے۔ جب وہ ایسا کرتا ہے تو وہ حجاب اٹھ جاتا ہے اور وہ

دعا قبولیت کے مقام میں داخل ہو جاتی ہے ورنہ لوٹ آتی ہے۔(الصلات والبشر،ص:۳۱)

علامہ ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دعا سے پہلے اور آخر میں درود شریف پڑھنے والے کی دعا قبول ہو جاتی ہے کیونکہ حق تعالیٰ صرف آگے اور پیچھے کے درود کو قبول فرمالیں اور درمیان کی دعا کو رد کردیں یہ اُن کے کرم سے بعید ہے۔(اتحاف السادۃ المتقین،ص:۵/۲۵۵)

۷......عرفات کے میدان میں:

وقوفِ عرفہ کے موقع پر درود وسلام پر مشتمل دو مبارک اور مقبول اعمال یہ ہیں:

☆......پہلا عمل:

۱......تلبیہ: "لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لَاشَرِیْکَ لَکَ" اور تکبیر "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" (کچھ دیر تک پڑھے)

۲......پھر "لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ، اَشْھَدُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا" (سو بار)

۳......پھر "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ" (تین بار)

۴......پھر تین بار سورۃ الفاتحہ، ہر دفعہ "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" کے ساتھ شروع کرے۔

۵......پھر مندرجہ ذیل درود شریف: "صَلَّی اللّٰہُ وَمَلَائِکَتُہٗ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ"۔(سو بار)

۶......پھر خوب آہ وزاری کے ساتھ اپنے لئے اور اپنے والدین، اعزہ واقرباء اور مسلمان بھائیوں کے لئے دعا کرے۔

حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "عرفات کے پہلے دن اس دعا سے بہتر کوئی قول وعمل نہیں اور اللہ تعالیٰ سب سے پہلے اس دعا کے پڑھنے والے پر نظرِ رحمت فرمائیں گے۔"

ایک دفعہ اس عمل سے فارغ ہو جائے تو پھر دوبارہ شروع کردے اور شام تک مسلسل اس عمل کو کرتا رہے۔(اگر اس عمل کو شام تک جاری رکھے) تو اللہ رب العزت فرشتوں کے

سامنے اس شخص پر فخر فرمائیں گے اور ارشاد فرمائیں گے: "میرے اس بندے کو دیکھو کہ اس نے میری بڑائی بیان کی اور تلبیہ پڑھا اور میری پاکی، حمد اور توحید بیان کی اور وہ سورۃ پڑھی جو مجھے سب سورتوں میں سب سے زیادہ پسند ہے اور میرے نبی (محمد ﷺ) پر درود بھیجا تم گواہ رہو کہ میں نے اس کے عمل کو قبول کیا اور اس کے لئے اجر و ثواب کو لازم کیا اور اس کے گناہ معاف کر دیے اور جس جس کی اس نے شفاعت کی میں نے ان کے حق میں اس کی شفاعت قبول کر لی اور اگر یہ (سب) اہلِ عرفہ (حجاج کرام) کے حق میں شفاعت کرے تو ان سب کے حق میں بھی اس کی شفاعت قبول کر لوں گا۔ (حوالہ بالا، ص:۴۲)

☆......دوسرا عمل:

۱......لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْـدَهٗ لَا شَـرِيْكَ لَـهٗ، لَـهُ الْـمُلْكُ وَلَـهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (سو بار)

۲......پھر "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ، اَللّٰهُ الصَّمَدُ ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ" (سورۃ الاخلاص سو بار)

۳......"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّعَلَيْنَا مَعَهُمْ"۔ (سو بار)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان عرفہ کے دن شام کے وقت قبلہ رو ہو کر یہ (مذکورہ بالا) دعا پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ (فرشتوں کی جماعت کو مخاطب کر کے) فرمائیں گے: "اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کا کیا بدلہ ہے؟ اس نے میری پاکی، وحدانیت، بڑائی اور عظمت بیان کی، مجھے پہچانا، اور میری تعریف کی اور میرے نبی پر درود بھیجا۔ (اے) فرشتو! تم گواہ رہو کہ میں نے اس کی مغفرت کی اور اس کی شفاعت خود اس کے اپنے حق میں قبول کی اور اگر میرا یہ بندہ مجھ سے تمام اہلِ عرفہ (حجاج کرام) کے بارے میں سوال کرے تو میں ضرور اس کی شفاعت ان کے حق میں بھی قبول کروں گا۔ (حوالہ بالا، ص:۴۲-۴۳)

۸......حج کے دیگر اعمال میں:

مثلاً تلبیہ (لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ) کے بعد، صفا و مروہ (وہ دو پہاڑ جن کے درمیان حاجی سعی کرتے ہیں)، طواف کے دوران حجرِ اسود کو بوسہ دیتے وقت، منیٰ کی مسجد خیف میں اور طوافِ حج سے واپسی پر طوافِ وداع سے فارغ ہونے کے بعد۔ (سعادۃ الدارین ص:۱۸۲)

۹......مدینہ منورہ میں داخل ہوتے وقت جب مدینہ منورہ کی مبارک آبادی اور وہاں کے باغات وغیرہ پر نظر پڑے۔ (حوالہ بالا ص:۱۸۶)

۱۰......مدینہ منورہ میں ان مقامات پہ حاضری کے وقت جہاں عہدِ نبوی ﷺ میں کوئی خاص واقعہ پیش آیا ہے، یا آپ ﷺ اس جگہ تشریف لے گئے تھے جیسے مسجد قبا، بدر اور اُحد وغیرہ۔ توقع کی جاتی ہے کہ عاجز مؤلف کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔ (حوالہ بالا ص:۱۹۵)

۱۱......روضۂ اقدس میں حاضری کے وقت۔ (ردالمحتار ص۱/۵۱۸)

۱۲......ذکر کے حلقوں اور مجالس میں: (یعنی جہاں اللہ کا ذکر ہو)

کیونکہ ایسی مجلسوں میں کچھ خاص فرشتے اترتے ہیں جو درود شریف کو لکھ کر اپنے پاس محفوظ کر لیتے ہیں اور ذکر کرنے والوں کو دعا دیتے ہیں۔ (الصلات والبشر ص:۴۳)

۱۳......قرآن پاک کی تلاوت کرنے کے بعد:

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جس شخص نے قرآن مجید کی تلاوت کی، اور رب تعالیٰ کی حمد کی (مثلاً الحمدللہ کہا) اور نبی (ﷺ) پر درود بھیجا اور اپنے پروردگار سے مغفرت کی دعا کی تو تحقیق اس نے خیر و بھلائی کو اپنے محل (ملنے کی جگہ) میں تلاش کیا۔

(الصلات والبشر ص:۴۳، سعادۃ الدارین ص:۱۹۷)

۱۴......جب کسی محفل میں لوگ جمع ہوں اور نشست برخاست ہونے لگے:

کسی بھی نیک مجلس سے اٹھتے وقت نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے کا اہتمام کرنا چاہئے اس لئے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگ اپنی مجلس میں مجھ پر درود نہیں بھیجتے (اور مجلس برخاست کر دیتے ہیں) تو وہ اگر چہ

جنت میں داخل ہو جائیں لیکن اس درود نہ بھیجنے پر اجر و ثواب (اور جنت میں اونچے درجات) سے محرومی کے باعث حسرت و افسوس کریں گے۔ (الصلات والبشر، ص ۳۳)

۱۵...... صبح اور شام کے وقت:

حضرت بکر بن عبد اللہ مازنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر دس بار دن کے ابتدائی حصہ میں اور دس بار دن کے آخری حصہ میں درود بھیجے تو قیامت کے دن اُسے میری شفاعت نصیب ہوگی۔ (حوالہ بالا، ص ۶۳)

۱۶...... کان بولنے کے وقت:

(کبھی کبھی کان میں ایک آواز پیدا ہو جاتی ہے اس کو کان کا بجنا یا بجا کہتے ہیں)

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کے کان بجنے لگیں تو مجھے یاد کر کے درود پڑھے اور یوں کہے: "ذَکَرَ اللّٰہُ بِخَیْرٍ مَنْ ذَکَرَنِیْ." (حوالہ بالا، ص: ۶۵)

۱۷...... تیمم، غسلِ جنابت اور غسلِ حیض کے بعد۔

۱۸...... وضوء کے بعد:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اس شخص کا وضوء (کامل اجر والا) نہیں ہوتا جو مجھ پر درود نہ پڑھے۔" (سعادۃ الدارین، ص: ۸۰-۸۱)

۱۹...... نماز کے لئے اقامت کہی جانے کے بعد:

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اذان کا جواب دے اور پھر جب (اقامت میں) مکبر "قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ" کہے تو یہ دعا پڑھے: "اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ الصَّادِقَۃِ، وَالصَّلَاۃِ الْقَائِمَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ، وَاَبْلِغْہُ دَرَجَۃَ الْوَسِیْلَۃِ فِی الْجَنَّۃِ"

تو محمد ﷺ کی شفاعت کا مستحق ہوگا۔ (حوالہ بالا، ص ۷۸)

۴۰...... جب رات کو تہجد کے لئے اٹھے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک طویل حدیث میں) ارشاد فرمایا کہ اور دوسرا وہ شخص جو رات کے کسی حصے میں تنہائی میں اٹھ کر اچھی طرح وضوء کرے اور اللہ تعالیٰ کی حمد اور بزرگی بیان کرے اور (اپنے) نبی (ﷺ) پر درود بھیجے اور قرآن مجید کی تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ اس شخص سے (بھی) خوش ہوتے ہیں اور (فرشتوں کو مخاطب کرکے) فرماتے ہیں: "میرے بندے کو دیکھو کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہا ہے درانحالیکہ میرے سوا اسے کوئی دیکھ بھی نہیں رہا"۔ (نسائی شریف بحوالہ سعادۃ الدارین ص:۱۸۵)

۴۱...... نمازِ فجر اور نمازِ مغرب کے بعد۔ ۴۲...... ہر قسم کے خطبے میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد (صرف خطیب کے لئے، سامعین دل ہی دل میں درود پڑھیں)۔

۴۳...... جب صدقہ کرنے کی طاقت واستطاعت نہ ہو:

چنانچہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کے پاس صدقہ کرنے کے لئے کچھ نہ ہو وہ اپنی دعا میں یہ (درود) پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ"

یہ کلمات کہہ لینا اس کے لئے صدقہ کے برابر ہوگا۔ (حوالہ بالا:۱۸۶)

۴۴...... جنازے کی نماز میں دوسری تکبیر کے بعد۔

۴۵...... سواری پر سوار ہونے کے بعد:

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سواری پر سوار ہونے کے بعد (درود وسلام پر مشتمل) یہ دعا پڑھ لے یعنی:

"بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ ؛ فَاِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سَمِیٌّ، سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ، وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ"

تو وہ سواری (زبانِ حال سے) اُسے یہ دعا دیتی ہے: "اے مؤمن! اللہ تجھے برکت دے کہ تو نے میرا بوجھ ہلکا کر دیا، اور (سواری پر بیٹھنے کی دعا پڑھ کر) اپنے رب کی فرمانبرداری کی، اور اپنے ساتھ اچھا معاملہ کیا۔ اللہ تیرے سفر میں برکت دے اور تیرے مقصد کو پورا کرے۔ (القول البدیع ص ۱۳۳)

۲۶..... جب سفر کے لئے روانہ ہونے لگے۔

۲۷..... جب سفر سے واپس ہونے لگے۔ (الصلات والبشر ص:۱۳۰)

۲۸..... جب کسی مسلمان بھائی سے ملاقات کرے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جب دو مسلمان آپس میں ایک دوسرے سے مل کر مصافحہ کرتے ہیں اور نبی (ﷺ) پر درود بھیجتے ہیں تو ان کے ایک دوسرے سے جدا ہونے سے پہلے پہلے پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (القول البدیع ص:۱۳۲)

۲۹..... حدیث پڑھنے کے دوران:

یعنی حدیث پڑھنے سے پہلے اور حدیث پڑھنے کے بعد۔ (ردالمحتار:۱/۵۱۸)

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر حدیث پڑھنے والے کے لئے صرف یہی ایک درود پڑھنے کا فائدہ ہوتا تب بھی کافی تھا (کہ ہر بار درود پڑھنے پر اللہ تعالیٰ کی دس رحمتیں نازل ہوتی ہے اور جس ذات کی طرف سے ایک رحمت سارے عالم کو کافی ہوتی ہو اس کی دس رحمتوں کے کیا کہنے!) (سعادۃ الدارین ص:۱۹۹)

۳۰..... استفتاء اور فتویٰ تحریر کرتے وقت (مفتی حضرات کے لئے)۔

۳۱..... اہم کام یا گفتگو شروع کرتے وقت۔ (حوالہ بالا ص:۱۹۹)

۳۲..... مصائب و مشکلات اور پریشان کن حالات میں۔

۳۳..... طاعون کی وباء پھوٹنے کے وقت۔

۳۴..... کسی بھی مرض سے شفایابی کے لئے۔ (حوالہ بالا ص:۲۰۰)

۳۵..... جب کسی معاملہ میں براءت و بے گناہی کے باوجود تہمت لگائی جائے۔

۳۶...... کسی کو خط لکھتے وقت، بسم اللہ لکھنے کے بعد:

روایت میں ہے کہ سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خط میں درود شریف لکھا اور ان کے بعد پوری امت اس پر عمل پیرا ہو گئی۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درود والے کلمات جو انہوں نے اپنے ایک گورنر کو خط میں تحریر کیے تھے، یہ ہیں:

"بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ، مِنْ اَبِیْ بَکْرٍ خَلِيْفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰی خَلِيْفَةِ بْنِ حَاجِرٍ: سَلَامٌ عَلَيْکَ فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اِلَيْکَ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ، وَاَسْاَلُهٗ اَنْ يُّصَلِّیَ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَمَّا بَعْدُ..... الخ (حوالہ بالا ص: ۲۰۱)

۳۷...... گناہ کی بات صادر ہونے کے فوراً بعد:

اگر کسی سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو فوراً اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرتے ہوئے حضور اکرم ﷺ پر درود بھیجے، اس لئے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "مجھ پر درود بھیجا کرو، کیونکہ مجھ پر درود تمہارے (گناہوں کے) لئے کفارہ ہے۔" (حوالہ بالا ص: ۲۰۱)

۳۸...... خرید و فروخت کے وقت:

کیونکہ حدیث شریف کے مطابق جس اہم کام کو اللہ کے ذکر اور حضور اکرم ﷺ پر درود بھیج کر سرانجام نہ دیا جائے وہ کام خیر و برکت سے خالی رہتا ہے۔

۳۹...... فصل میں بیج بوتے وقت۔ (حوالہ بالا ص: ۲۰۱)

۴۰...... واعظ کے لئے وعظ شروع کرنے اور مدرس کے لئے سبق شروع کرنے سے پہلے یا علمی گفتگو کرتے وقت۔

۴۱...... سنتِ غیر مؤکدہ اور نفل نمازوں میں پہلے قعدہ میں التحیات پڑھنے کے بعد۔

۴۲...... وتر کی نماز میں قنوت پڑھنے کے بعد۔ (رد المحتار شامی: ۵۱۸/۱)

۴۳...... جب کوئی چیز بھول جائے اور اس کو یاد کرنا چاہے۔

۴۴...... سونے کے وقت یعنی جب سونا چاہے تو درود شریف پڑھ لے۔

۴۵..... بازار یا کسی دعوت وغیرہ پر جاتے وقت اور جب وہاں سے واپس ہونے لگے۔
(ردالمحتار شامی ۵۱۸/۱ وسعادۃ الدارین ص ۲۰۳)

۴۶..... فقر وفاقہ سے نجات اور اس سے حفاظت کے لئے۔ (سعادۃ الدارین ص ۲۰۰)

۴۷..... مسجد میں بیٹھے رہنے کی حالت میں۔

۴۸..... جب مسجد میں سے گذر ہو یا کسی مسجد پر نظر پڑے۔ (حوالہ بالا ص ۱۸۳)

۴۹..... جب قرآن مجید میں آنحضرت ﷺ کا ذکر آئے تو تلاوت سے فارغ ہونے کے بعد۔ (ردالمحتار شامی ۵۱۹/۱)

۵۰..... وصیت کرتے وقت (سعادۃ الدارین ص ۱۸۹)

۵۱..... ہر مہم اور مشکل کام کے وقت۔ اگر کسی امر مہم کے وقت درود شریف پڑھے تو اللہ تعالیٰ درود کی برکت سے اس مہم کو آسان کر دیتا ہے۔ (حوالہ بالا ص ۲۰۰)

کب اور کہاں درود پڑھنا مکروہ اور ممنوع ہے؟!

۱..... ہم بستری کے وقت۔

۲..... قضائے حاجت کے وقت۔ نجاست یا بدبودار جگہ میں۔

۳..... اپنی شے (مبیع) کو مشہور کرنے یا گاہکوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے۔

۴..... غلطی کے اظہار کے لئے۔

۵..... تعجب کے اظہار کے لئے۔

۶..... کسی جانور کو ذبح کرتے وقت۔

۷..... چھینک آنے پر۔

۸..... کھانے کھاتے یا پانی پیتے وقت۔

(ردالمحتار ۵۱۸/۱-۵۰۹ وسعادۃ الدارین ص ۲۲۲)

درود شریف پڑھنے کے آداب

۱......اول انسان کو لازم ہے کہ بغض وحسد، کینہ اور دشمنی، اور تکبر، خود پسندی اور تعصب سے دل کو پاک وصاف کرے کیونکہ یہ چیزیں انسان کو انسانیت سے نکال کر حیوان بنادیتی ہیں اور گناہ کی طرف مائل کردیتی ہیں۔ نیکیوں کو بالکل جلا ڈالتی ہیں۔

۲......کپڑے، بدن اور مکان طاہر و پاک ہوں۔

۳......مسواک وغیرہ سے دہن یعنی منہ اور دانتوں کے چرک اور لعاب کو خوب صاف کرنا چاہیے۔

۴......باوضو ہو، اگر عذر ہو تو تیمم کرلے تاکہ صفائی ظاہر اور باطن کی ہوجائے۔ بغیر طہارت (وضو اور پاکی) کے درود پڑھنا یا نام پاک آنحضرت ﷺ کا زبان پر لانا سخت بے ادبی ہے۔

۵......قبلہ رو مصلے پر بیٹھ کر درمیانی آواز سے شوق وذوق کے ساتھ پڑھے۔

۶......مکمل دھیان اور توجہ کے ساتھ پڑھے تاکہ الفاظ کی صحیح ادائیگی ہو اور اس کے معانی اور فضائل سمجھنے میں سہولت ہو۔

۷......دوسرے کو دکھانے اور سنانے کے لئے نہ پڑھے بلکہ فقط اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل، ثواب کے حصول اور آنحضرت ﷺ کی شفاعت کی امید میں پڑھیں۔

۸......جس طرح زبان سے درود شریف پڑھے اسی طرح دل کو بھی اس ورد سے معطر رکھے۔

۹......درود پڑھتے وقت تصور کرے گویا روضۂ مبارک میں جناب رسالت مآب ﷺ کے حضور درود پڑھ رہا ہے اور اس درود کو آنحضرت ﷺ خود بلا واسطہ سماعت فرمارہے ہیں یا یہ خیال رکھے کہ فرشتوں کے ذریعے درود آپ ﷺ کے حضور پیش کیا جارہا ہے۔

۱۰......خشوع وخضوع اور رقت قلب (دل کی نرمی) کے ساتھ پڑھے۔

۱۱......دل کا تعلق اللہ جل شانہٗ کے ساتھ ہو۔

۱۲......درود پڑھتے وقت کسی سے باتیں نہ کرے۔

۱۳......جس جگہ نجاست یا بدبو ہو وہاں درود نہ پڑھے۔

۱۴......قضاء حاجت، ہنسی ٹھٹھے کے وقت، بے حیائی کے کاموں کے وقت، گناہ کرتے

وقت درود پڑھنے میں کفر کا خوف ہے۔ والعیاذ باللہ

۱۵..... ناچ و رنگ کی محفل میں بھی درود نہ پڑھا جائے۔

۱۶..... پڑھتے وقت عمدہ خوشبو سے خود بھی معطر ہو اور جگہ کو بھی معطر رکھے۔

(ملخصاً از مقدمہ جامع الصلوات، ص: ۳۸-۳۹)

درود شریف پڑھنے کا دلنشین طریقہ

حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم ارشاد فرماتے ہیں: ''درود شریف پڑھنے کا ایک دلنشین طریقہ میرے شیخ حضرت مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح بتایا تھا کہ درود شریف پڑھتے ہوئے یہ سوچے کہ میں روضۂ مبارک میں مواجہہ شریف کے سامنے کھڑا ہوں اور آسمان سے حضور ﷺ پر رحمت کی جو بے شمار بارش ہو رہی ہے اس کے کچھ چھینٹے مجھ پر بھی پڑ رہے ہیں۔ قطب العالم حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ پہلے استغفار پڑھیں یا درود شریف؟ فرمایا کہ پہلے گندے اور میلے کپڑے دھوتے ہو یا عطر لگاتے ہو؟ لہٰذا پہلے روح کو گناہوں کی گندگیوں سے استغفار کے ذریعہ پاک کر لو پھر درود شریف کا عطر لگاؤ۔ (از ولی اللہ بنانے والے چار اعمال، ص: ۳۲)

درود شریف کے احکام و مسائل

۱..... درود شریف کے بہت سے مختلف طریقے اور صیغے منقول ہیں، درود و سلام کے حکم کی تعمیل ہر اس صیغے و طریقے سے ہو سکتی ہے جس میں درود و سلام کے الفاظ ہوں، اور یہ ضروری نہیں کہ وہ الفاظ آنحضرت ﷺ سے بعینہٖ منقول ہوں، بلکہ کسی بھی صحیح و مفہوم کلمات سے درود پڑھ لیا جائے تو اس سے حکم کی تعمیل اور درود و سلام کا ثواب حاصل ہو جاتا ہے، مگر یہ ظاہر ہے کہ جو الفاظ خود حضور اکرم ﷺ سے منقول ہیں وہ زیادہ بابرکت اور زیادہ ثواب کا سبب ہیں۔ (الصلات والبشر، ص: ۱۵۰ و معارف القرآن مفتی محمد شفیع صاحبؒ: ۲۳۳/۷)

۲...... قعدۂ نماز میں تو قیامت تک درودِ ابراہیمی ہی پڑھنا مسنون ہے۔ یعنی:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (ردالمحتار شامی: ۵۱۲/۱)

اور نماز کے علاوہ جب آنحضرت ﷺ مخاطب ہوں جیسے آپ ﷺ کے عہد مبارک میں تو وہاں خطاب کے الفاظ "اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ" اختیار کیے جائیں، آپ ﷺ کی وفات کے بعد روضۂ اقدس کے سامنے جب سلام عرض کیا جائے تو اس میں بھی خطاب والے الفاظ اختیار کرنا مسنون ہے۔ اس کے علاوہ جہاں غائبانہ درود و سلام پڑھا جائے تو صحابہ و تابعین اور ائمۂ امت سے صیغۂ غائب کا استعمال کرنا منقول ہے مثلاً "صلی اللہ علیہ وسلم" جیسا کہ عام محدثین کی کتابیں اس سے لبریز ہیں۔ (معارف القرآن: ۲۲۳/۷-۲۲۴)

۳ فرض، واجب اور سنتِ مؤکدہ نمازوں کے آخری قعدہ میں درود شریف سنتِ مؤکدہ ہے، اس کے ترک سے سجدۂ سہو تو لازم نہیں ہوتا البتہ سخت گناہ ہوگا۔ نوافل میں ہر قعدے کے اندر اور نمازِ جنازہ میں بھی درود شریف مسنون ہے۔ (ردالمحتار شامی: ۵۱۸/۱)

۴...... جب کوئی آنحضرت ﷺ کا ذکر کرے یا سنے تو اس پر درود شریف واجب ہو جاتا ہے۔ (ردالمحتار: ۵۱۶/۱، ط: ایچ ایم سعید)

۵...... اگر ایک مجلس میں آپ ﷺ کا ذکر مبارک بار بار آئے تو صرف ایک مرتبہ درود پڑھنے سے واجب ادا ہو جاتا ہے، لیکن مستحب اور افضل یہ ہے کہ جتنی بار ذکر مبارک خود کرے یا کسی سے سنے تو اتنی ہی مرتبہ درود شریف پڑھے۔ (ردالمحتار شامی: ۵۱۶/۱-۵۱۷)

۶...... جس طرح زبان سے ذکر مبارک کرتے وقت زبانی درود و سلام واجب ہے اسی طرح قلم سے لکھتے وقت درود و سلام کا قلم سے لکھنا بھی واجب ہے، اور اس میں جو لوگ حروف کا اختصار کرکے "صلعم" یا "ؐ" لکھ دیتے ہیں یہ کافی نہیں بلکہ پورا درود و سلام لکھنا چاہیے۔

۷..... ذکر مبارک کے وقت افضل و اعلیٰ اور مستحب تو یہی ہے کہ صلاۃ اور سلام (مثلاً صلی اللہ علیہ وسلم) دونوں پڑھے اور لکھے جائیں، لیکن اگر کوئی شخص ان میں سے ایک یعنی صرف صلاۃ یا صرف سلام پر اکتفاء کرے تو اکثر فقہاء کے نزدیک کوئی گناہ نہیں۔ علمائے امت کا مسلسل عمل اس پر شاہد ہے کہ وہ دونوں کو جمع کرتے ہیں، اور بعض اوقات ایک پر بھی اکتفاء کر لیتے ہیں۔ (ردالمحتار شامی، مقدمہ، مطلب افضل صیغ الصلاۃ: ۱/۱۳)

۸..... لفظ صلاۃ انبیاء کرام علیہم السلام اور فرشتوں کے سوا کسی کے لئے استعمال کرنا اکثر علماء کے نزدیک جائز نہیں البتہ تبعاً جائز ہے، یعنی آنحضرت ﷺ پر صلاۃ و سلام کے ساتھ آل و اصحاب یا تمام مؤمنین کو شریک کر لے اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ (مثلاً اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ سَلِّمْ)۔ (ردالمحتار شامی: ۳/۶۲۲)

۹..... جو حکم لفظ صلاۃ کا ہے وہی لفظ سلام کا بھی ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے علاوہ کسی اور کے لئے اس کا استعمال درست نہیں، البتہ کسی کو مخاطب کرتے وقت بطور تحیہ کے "السلام علیکم" کہے، یہ جائز اور مسنون ہے۔ مگر کسی غائب کے نام کے ساتھ "علیہ السلام" کہنا اور لکھنا نبی کے علاوہ کسی کے لئے درست نہیں۔ (ردالمحتار شامی: ۱/۵۱۴-۵۱۵)

۱۰..... بالغ ہونے کے بعد پوری زندگی میں کم از کم ایک بار درود پڑھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (ردالمحتار شامی: ۱/۵۱۴-۵۱۵)

۱۱..... بہتر یہ ہے کہ درود و سلام میں صرف اسم مبارک ہی پر اکتفاء نہ کرے بلکہ آپ ﷺ کی مبارک صفات میں سے کوئی صفت بھی ذکر کرے۔ مثلاً یوں کہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ۔ (الصلات والبشر، ص: ۱۰۳)

۱۲..... جب آنحضرت ﷺ پر درود بھیجے تو مستحب ہے کہ دیگر انبیاء علیہم السلام کا بھی اجمالاً ذکر کر دے تا کہ ان کے لئے بھی دعا ہو جائے مثلاً: "مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَ سَلَّمْ۔" اور جب کسی اور نبی یا رسول پر درود و سلام پڑھے تو اس وقت مستحب یہ ہے کہ ہمارے پیارے رسول ﷺ پر بھی درود و سلام کہے۔

مثلاً ''حضرت عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ. ان دونوں باتوں کا حکم احادیث میں موجود ہے۔ (الصلات والبشر، ص:۵۹)

۱۳... کئی ساری احادیث اور آثار صحابہ میں نبی کریم ﷺ کے لئے ''سید'' کا لفظ استعمال ہوا ہے اس لئے درود وسلام میں ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے آپ ﷺ کے لئے ''سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ'' یا ''سَیِّدِنَا'' وغیرہ الفاظ کا اضافہ مستحب ہے۔ (ردالمحتار: ۱/۵۱۳-۵۱۴)

۱۴... صلاۃ وسلام میں ایک جگہ خطاب کے اور دوسری جگہ غائب کے الفاظ کہہ لینا بھی درست ہے۔ مثلاً اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَالسَّلَامُ عَلَیْہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ۔ (سعادۃ الدارین، ص:۵۳)

۱۵... احادیث میں کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھنے کا حکم ہے، راجح قول کے مطابق ''کثرت'' کی کوئی مقدار مقرر نہیں، اس لئے جتنا ہو سکے مقدور بھر زیادہ سے زیادہ درود پڑھتا رہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ ''کثرت'' کی مقدار کم از کم ۳۵۰ بار دن میں اور ۳۵۰ بار رات میں درود پڑھنا ہے۔ (حوالہ بالا، ص:۵۴)

۱۶... درود وسلام میں صرف نبی کریم ﷺ کے ذکر پر اکتفاء کرنا درست ہے البتہ اگر آل واصحاب پر بھی درود بھیج دیا جائے تو یہ علیحدہ سنت اور مستحب ہونے کی وجہ سے زیادہ اجر وثواب کا باعث ہوگا۔ (حوالہ بالا، ص:۵۵)

تمام درودوں میں افضل درود (پندرہ اقوال)

اس سلسلے میں اکابرین اور علمائے کرام سے مختلف اقوال ہیں۔ ہر ایک نے اپنے اپنے ذوق، عقیدت ومحبت اور تحقیق کے مطابق درود شریف کے کسی خاص صیغہ کو افضل قرار دیا ہے۔ ؎ عِبَارَاتُنَا شَتّٰی وَحُسْنُکَ وَاحِدٌ وَکُلٌّ اِلٰی ذَاکَ الْجَمَالِ یُشِیْرُ

؎ ہماری تعبیریں مختلف مگر آپ کا حسن وجمال یکتا ہے... ہر تعبیر اسی حسن وجمال کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔

ذیل میں چند اقوال درج کیے جاتے ہیں:

پہلا قول:

تمام درودوں میں سب سے افضل درود وہ ہے جس کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پوچھنے پر اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ نے اپنی زبانِ مبارک سے خود بیان کیا، اس قسم کے درود عموماً درودِ ابراہیمی کہلاتے ہیں جو مختلف کیفیتوں اور الفاظ کی معمولی کمی بیشی کے ساتھ صحیح حدیثوں میں وارد ہوئے ہیں۔ ان میں سے دو صیغے یہ ہیں: (المطول المجموعہ، ص ۲۴۲)

(۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

(۲) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (سعادۃ الدارین، ص ۲۲۳)

دوسرا قول:

ابوالحسن کرخی رحمۃ اللہ علیہ اس درود کو زیادہ پسند کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مِلْءَ الدُّنْیَا وَمِلْءَ الْاٰخِرَۃِ، وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ مِلْءَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔ (الصلات والبشر، ص ۱۳۷)

تیسرا قول: سب سے افضل درود یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی کُلِّ نَبِیٍّ وَّمَلَکٍ وَّوَلِیٍّ، عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ، وَعَدَدَ کَلِمَاتِ رَبِّنَا التَّامَّاتِ الْمُبَارَکَاتِ۔ (الصلات والبشر، ص ۱۳۷)

چوتھا قول: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا منتخب درود جو دو طرح منقول ہے:

(۱) وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ ذَاكِرٌ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ غَافِلٌ.

(۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ، وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ. (الصلات والبشر ص:۱۴۷)

پانچواں قول:

بعض بزرگانِ دین نے اس درود کو افضل قرار دیا ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَسَلِّمْ، عَدَدَ خَلْقِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ، وَرِضَا نَفْسِكَ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ. (الصلات والبشر ص:۱۴۷)

چھٹا قول:

ابراہیم مروزی رحمۃ اللہ علیہ مندرجہ ذیل درود کو افضل قرار دیتے تھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ، وَكُلَّمَا سَهَا عَنْهُ الْغَافِلُوْنَ. (الصلات والبشر ص:۱۴۷)

ساتواں قول:

امام رافعی رحمۃ اللہ علیہ اس درود کو افضل قرار دیتے تھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (الصلات والبشر ص:۱۴۸)

آٹھواں قول:

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے "کتاب الاذکار" میں اس درود کو افضل قرار دیا ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ، وَعَلٰى

آلِ مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (الصلات والبشر، ص ۱۴۸)

نواں قول:

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "شرح المھذب" میں اس درود کو افضل قرار دیا ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (الصلات والبشر، ص ۱۴۸-۱۴۹)

دسواں قول:

بعض نیک لوگوں نے اس درود کو افضل بتایا ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِكَ. (الصلات والبشر، ص: ۱۵۰)

گیارہواں قول:

بعض حضرات نے اس درود کو افضل قرار دیا ہے:

اَللّٰهُمَّ يَارَبَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاجْزِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاهُوَ اَهْلُهٗ. (الصلات والبشر، ص ۱۵۰)

بارہواں قول:

علامہ مرزوقی رحمۃ اللہ علیہ اس درود شریف کو افضل قرار دیتے تھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ. (ردالمحتار: ۱/۱۳)

تیرہواں قول:

علامہ صاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس درود کو افضل درودوں میں شمار کیا ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الرَّؤُفِ الرَّحِیْمِ، ذِی الْخُلُقِ الْعَظِیْمِ، وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ فِیْ کُلِّ لَحْظَۃٍ عَدَدَ کُلِّ حَادِثٍ وَّقَدِیْمٍ. (جامع الصلوات ص ۱۰۸۰)

چودہواں قول:

قاضی حسین شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس درود کو افضل قرار دیا ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَمُسْتَحِقُّہٗ. (سعادۃ الدارین ص ۲۳۰)

پندرہواں قول:

علامہ بارزی مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو افضل درود قرار دیا ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوَاتِکَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِکَ. (سعادۃ الدارین ص ۲۳۰، ۲۳۱)

فائدہ: اصل مقصود درود شریف زیادہ سے زیادہ پڑھنا ہے۔

نیک مقاصد میں کامیابی اور مشکلات کا حل

۱...... چھ لاکھ درودوں کا ثواب والا درود شریف:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ.

اس درود پاک کا ایک دفعہ پڑھنا چھ لاکھ دفعہ درود پڑھنے کے برابر ہے۔ (جامع الصلوات ص ۱۰۸۰)

۲......دس ہزار درودوں کا ثواب اور دوزخ سے نجات:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ کَمَا لَانِھَایَۃَ لِکَمَالِکَ عَدَدَ کَمَالِہٖ.

اس درود کا ایک بار پڑھنا دس ہزار درودوں کا ثواب رکھتا ہے اور سات سو(۷۰۰) بار پڑھنا دوزخ سے نجات کا ذریعہ ہے۔(حوالہ بالا،ص:۹، ۶۰)

۳...... نبی کریم ﷺ کا محبوب رہنے کے لئے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ
صَلَاةً اَنْتَ لَهَا اَهْلٌ وَّهُوَ لَهَا اَهْلٌ.

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس درود کا ایک بار پڑھنا گیارہ ہزار بار درود پڑھنے کے برابر ہے اور جو شخص اس کو کثرت سے پڑھتا ہے وہ دربارِ رسالت میں محبوب ہو جاتا ہے۔(حوالہ بالا،ص:۹، ۶۲)

۴...... بے چینی و بے قراری کے خاتمے اور نیک مقاصد میں کامیابی کے لئے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَاَجْرِ صَلَاةَ اَهْلِ
السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِيْنَ عَلَيْهِ، وَاَجْرِ يَامَوْلَانَا لُطْفَكَ الْخَفِيَّ فِيْ
اَمْرِيْ وَاَرِنِيْ سِرَّ جَمِيْلِ صُنْعِكَ فِيْمَا آمُلُهٗ مِنْكَ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ

کہا جاتا ہے کہ یہ درود حضور اکرم ﷺ کا تلقین کردہ ہے۔ جو شخص مشکل حالات اور دشوار معاملات میں گھرا ہو وہ روزانہ ایک ہزار بار اس درود کو پڑھے انشاء اللہ جلد مشکلات کا خاتمہ اور امیدوں کو پورا ہوتا ہوا پائے گا۔(حوالہ بالا،ص:۱۳، ۱۷۵)

۵...... چالیس بار ”دلائل الخیرات“ پڑھنے کا ثواب:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ عَدَدَ مَافِيْ عِلْمِكَ،
صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِكَ.(حوالہ بالا،ص:۲۳، ۳۱۷)

جو کوئی چالیس بار ”دلائل الخیرات“ پڑھنے کا ثواب حاصل کرنا چاہتا ہو وہ ایک بار اس درود کو پڑھے۔ ”دلائل الخیرات“ سینکڑوں درود و سلام کے ایک مجموعہ کا نام ہے۔

۶.....ایمان پر خاتمے کے لئے درود شریف:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ کُلِّ حَرْفٍ جَرٰی بِہِ الْقَلَمُ.

جو شخص مغرب کی نماز کے بعد کسی سے گفتگو کیے بغیر اس درود کو پڑھے انشاء اللہ اسے ایمان کی حالت میں موت آئے گی۔ (حوالہ بالا ص: ۳۱۸،۲۲)

۷.....ہمیشہ کی مالداری حاصل ہو اور لوگوں میں محبوب ہو جائے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ قَدْرَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاَغْنِنَا وَاحْفَظْنَا وَوَفِّقْنَا لِمَا تَرْضَاہُ، اِصْرِفْ عَنَّا السُّوْءَ، وَارْضَ عَنِ الْحَسَنَیْنِ رَیْحَانَتَیْ خَیْرِ الْاَنَامِ، وَعَنْ سَائِرِ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَئِمَّۃِ الْھُدٰی وَمَصَابِیْحِ الظَّلَامِ، وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ دَارَ السَّلَامِ، یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَا اَللّٰہُ.

جائز مقصد میں بامراد ہونے کے لئے کم از کم سو بار پڑھے۔ اور اگر کوئی روزانہ ایک ہزار بار پڑھنے کا معمول بنا لے تو اللہ تعالیٰ اُسے ہمیشہ کی مالداری نصیب فرمائیں گے اور تمام مخلوقات میں اسے محبوب بنا دیں گے اور ہر نقصان دہ امر سے اس کی حفاظت فرمائیں گے۔ (حوالہ بالا ص ۲۲، ۳۱۸)

۸.....طاعون جیسی وباؤں سے حفاظت کے لئے:

(۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ دَاءٍ وَّدَوَاءٍ، وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ کَثِیْرًا.

جس بستی یا شہر میں طاعون یا کوئی وبا پھیل جائے تو اس کے دفع کرنے اور اس سے حفاظت کے لئے ہر فرض نماز کے بعد تین بار اس درود کو پڑھا جائے اور ہر بار لفظ "کَثِیْرًا" کو دو مرتبہ پڑھیں اور تیسری بار "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" بھی پڑھ لیں۔ (حوالہ بالا ص: ۲۷، ۳۳۳)

(۲).....اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ صَلَاۃً تَعْصِمُنَا

بِهَا مِنَ الْاَهْوَالِ وَالْآفَاتِ ، وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ۔

مذکورہ بالا مقصد کے لئے اس درود پاک کا کثرت کے ساتھ پڑھنا بھی مفید ہے۔

(سعادۃ الدارین ص:۳۰۳)

۹...... ہر سختی اور پریشانی کو دور کرنے کے لئے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اَنْ تَكْفِيَنِيْ شَرَّ مَا اَخَافُ وَاَحْذَرُ۔

رسول خدا ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ہر مشکل اور پریشانی کے دفعیہ کے لئے یہ درود اور دعا سکھائی۔ (حوالہ بالا، ص:۴۸۲)

۱۰...... دعائیں قبول ہونے کے لئے درود شریف:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةَ الرِّضَا وَارْضَ عَنْ اَصْحَابِهِ رِضَاءَ الرِّضَا۔

اس درود کو اخلاص نیت سے ستر (۷۰) بار پڑھ کر دعا کرنے سے دعا قبول ہو جاتی ہے اور جو مراد مانگی جائے گی دیر سویر ضرور مل کر رہے گی۔

۱۱...... ہر قسم کے مرض سے شفاء دلانے والا درود شریف:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَائِهَا، وَعَافِيَةِ الْاَبْدَانِ وَشِفَائِهَا، وَقُوْتِ الْاَرْوَاحِ وَغِذَائِهَا، وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِيَائِهَا، وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔

کسی بھی قسم کے روحانی یا جسمانی مرض سے شفاء کے لئے چار سو (۴۰۰) سے دو ہزار بار تک پڑھا جائے انشاء اللہ شفاء حاصل ہوگی۔ (حوالہ بالا، ص:۲۳۳)

۱۲...... باطنی طہارت کے حصول اور پاکیزہ رہنے کے لئے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔

خوش وخرم رہنے اور دل ودماغ کی تازگی پانے اور پاکیزہ اخلاق ہونے کے لئے بکثرت اس درود کو پڑھے۔ (حوالہ بالا ص:۲۲۶،۲۲۳)

۱۳......ایک ہزار دن تک ثواب ملتا ہے:

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ.

جو شخص یہ درود پڑھے تو ستر ہزار فرشتے ایک ہزار دن تک اس کا ثواب لکھتے رہیں گے۔ (سعادۃ الدارین بروایت ابن عباسؓ ص:۲۳۶-۲۳۷)

۱۴......سو ضرورتیں پوری ہو جائیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ.

جو شخص اس درود پاک کو سو دفعہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی سو ضرورتیں پوری فرمائیں گے۔ ستر دنیا میں اور تیس آخرت میں۔ (سعادۃ الدارین ص:۲۳۳)

۱۵......اسی (۸۰) سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا

جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اسی مرتبہ یہ درود شریف پڑھنے سے اسی سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (حوالہ بالا)

فائدہ: اس سلسلے میں درود شریف کے مختلف کلمات وارد ہوئے ہیں سہولت کے مطابق کوئی سا پڑھ لیں۔

۱۶......بندے اور حضور ﷺ کی قبر کے درمیان پردے کھول دینے والا درود:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلَاةً تَكُوْنُ لَكَ رِضَاءً وَلِحَقِّهٖ اَدَاءً.

جو شخص روزانہ تینتیس (۳۳) بار یہ درود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کی قبر اور آنحضرت ﷺ کی قبر مبارک کے درمیان پردے کھول دیں گے۔ (حوالہ بالا ص ۲۴۳-۲۴۵)

۱۷......ہر نیک تمنا پوری ہونے کے لئے درود شریف:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُكْتَبُ بِهَا السُّطُوْرُ،

وَتَنْشَرِحُ بِهَا الصُّدُوْرُ، وَتَهُوْنُ بِهَا جَمِيْعُ الْاُمُوْرِ، بِرَحْمَتِكَ يَاعَزِيْزُ يَاغَفُوْرُ، وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔

جو شخص چالیس روز تک کثرت کے ساتھ پڑھتا رہے اس کی ہر مشکل آسان ہو جائے گی اور جس نیک مقصد کے لئے پڑھے گا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس میں بامراد ہوگا۔

(حوالہ بالا،ص ۲۵۳)

۱۸...... فصل کی آسمانی اور زمینی آفات سے حفاظت کے لئے درود شریف:

"اَفَرَاَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ، ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الزَّارِعُوْنَ"
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَّارْزُقْنَا ثَمَرَهٗ، وَجَنِّبْنَا ضَرَرَهٗ، وَاجْعَلْنَا لِاَنْعُمِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ۔

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فصل میں بیج بوتے وقت یہ دعا و درود پڑھ لینا چاہیے۔ اس کی برکت سے فصل ہر طرح کی آفت اور کیڑے سے محفوظ رہے گی۔

(حوالہ بالا،ص ۲۰۱)

۱۹...... بآسانی جان کنی اور آشوب چشم کے لئے مفید درود شریف:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النُّوْرِ الْكَامِلِ، وَعَلٰى سَيِّدِنَا جِبْرِيْلَ الْمُطَوَّقِ بِالنُّوْرِ، رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، يَاقَرِيْبُ يَامُجِيْبُ يَاسَمِيْعَ الدُّعَاءِ، يَالَطِيْفًا بِمَايَشَاءُ، نَوِّرِ اللّٰهُمَّ عَلَيْنَا قُلُوْبَنَا وَقُبُوْرَنَا وَاَبْصَارَنَا وَبَصَائِرَنَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

بعض صالحین کا بیان ہے کہ یہ درود شریف آشوب چشم اور جان کنی میں آسانی کے لئے نہایت مفید اور مجرب ہے۔ کثرت سے پڑھتا رہے۔ (حوالہ بالا،ص ۲۰۳)

۲۰...... دفع نسیان اور قوت حافظہ میں اضافہ کے لئے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ كَمَا لَانِهَايَةَ لِكَمَالِكَ وَعَدَدَ كَمَالِهٖ۔

مغرب اور عشاء کے درمیان بغیر کسی متعین عدد کے اس درود مبارک کا پڑھتے رہنا دفع نسیان اور قوت حافظہ میں اضافہ کے لئے مفید ہے۔ (حوالہ بالا،۳۰۹)

۲۱......بحران اور کٹھن حالات سے خلاصی کے لئے درود شریف:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الطَّيِّبِ الطَّاهِرِ، رَحْمَةِ اللّٰهِ لِلْعَالَمِيْنَ، وَعَلٰى آلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ، وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا.

سخت مصیبت اور بحرانوں سے نجات کے لئے درود شریف زیادہ سے زیادہ پڑھتے رہنا چاہئے۔ (سعادۃ الدارین ص:۳۱۲-۳۱۳)

۲۲......اللہ تعالیٰ کی دوستی، نکاح کے پیغامات، خریداروں کی کثرت اور گمشدہ چیزوں کی واپسی کے لئے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُکَ بِاسْمِکَ الْاَعْظَمِ الْمَكْتُوْبِ مِنْ نُوْرِ وَجْهِکَ الْاَعْلَى الْمُؤَبَّدِ، الدَّائِمِ الْبَاقِي الْمُخَلَّدِ، فِيْ قَلْبِ نَبِيِّکَ وَرَسُوْلِکَ مُحَمَّدٍ، وَاَسْاَلُکَ بِاسْمِکَ الْاَعْظَمِ الْوَاحِدِ بِوَحْدَةِ الْاَحَدِ، الْمُتَعَالِيْ عَنْ وَحْدَةِ الْكَمِّ وَالْعَدَدِ، الْمُقَدَّسِ عَنْ كُلِّ اَحَدٍ، وَبِحَقِّ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، اَللّٰهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ" اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سِرِّ حَيَاةِ الْوُجُوْدِ، صَلَاةً تُثَبِّتُ فِيْ قَلْبِيَ الْاِيْمَانَ، وَتُحَفِّظُنِيَ الْقُرْآنَ، وَتُفَهِّمُنِيْ مِنْهُ الْآيَاتِ، وَتَفْتَحُ لِيْ بِهَا نُوْرَ الْجَنَّاتِ وَنُوْرَ النَّعِيْمِ، وَنُوْرَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِکَ الْكَرِيْمِ، وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ.

یہ درود شریف عظیم الشان فوائد کے حصول کا ذریعہ ہے مثلاً:

(۱) اگر کوئی روزانہ سو مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ کی ولایت اور دوستی حاصل ہو جائے۔

(۲) مسروقہ چیز، گمشدہ شخص کی واپسی اور قرضہ کی ادائیگی کے لئے روزانہ سات مرتبہ

پڑھ کر اس کا ثواب جناب رسول اللہ ﷺ آل واصحاب اور تمام اولیائے کرام کی ارواح کو ایصالِ ثواب کردے انشاء اللہ مقصود حاصل ہوگا۔

(۳) گاہکوں کی کثرت اور حصولِ منافع اور دکان میں برکت کے لئے کسی کاغذ میں لکھ کر دکان میں رکھدے۔

(۴) جس کو نکاح کے لئے رشتہ کی ضرورت ہو پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتا رہے انشاء اللہ بکثرت پیغامات آئیں گے۔ (سعادۃ الدارین ص:۳۱۲)

۲۳.... حضور اکرم ﷺ سے روحانی تعلق اور تربیت حاصل کرنے کے لئے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ.

روزانہ رات کو سونے سے پہلے ایک بار آیت الکرسی پڑھ کر طاق عدد (مثلاً پانچ، سات، نو یا گیارہ) میں پڑھنے والے کو براہِ راست حضور اکرم ﷺ کی تربیت حاصل ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے۔ اور مختلف علوم اور حکمتیں حاصل ہوتی ہیں۔ (حوالہ بالا ص:۴۲۸)

۲۴ ..... صدقہ کے قائم مقام درود شریف:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ، وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ.

حضور اکرم ﷺ کے ارشاد کے مطابق جس شخص کے پاس صدقہ دینے کے لئے کوئی چیز نہ ہو وہ یہ درود شریف پڑھا کرے یہ اس کے لئے صدقہ کے قائم مقام ہے۔ (حوالہ بالا ص:۸۲)

۲۵..... مال میں برکت اور زیادتی کے لئے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ.

جس شخص کو یہ منظور ہو کہ میرا مال بڑھ جائے تو اس کو چاہیے کہ ان الفاظ کے ساتھ درود پڑھا کرے۔ (اعمالِ قرآنی ص:۲۲۹)

۲۶......رحمت کے ستر دروازے کھول دینے والا درود شریف:

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ.

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو اس درود کو پڑھتا ہے وہ اپنے اوپر رحمتِ خداوندی کے ستر دروازے کھول دیتا ہے۔ (الصلات والبشر، ص:۹۳)

۲۷......مجلس کے اندر اور مجلس سے باہر غیبت سے محفوظ رہنے کے لئے:

(۱) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ.

مجلس میں آنے کے بعد اس درود کو پڑھنے والا دوسروں کی غیبت سے محفوظ رہے گا۔

(۲) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ.

جو مجلس سے نکلتے وقت اس درود کو پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کر دیتے ہیں جو لوگوں کی غیبت سے اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے۔ (حوالہ بالا، ص:۹۲)

۲۸......امتحان میں کامیابی اور قبر کے سوال و جواب میں آسانی کے لئے:

رَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ اَجَلَّھَا، وَاقْضِ لِیْ بِجَاھِہٖ حَوَائِجِیْ کُلَّھَا، وَصَلِّ عَلَیْہِ کَمَا اَنْتَ اَھْلُھَا، وَسَلِّمْ وَشَرِّفْ وَکَرِّمْ دَائِمًا.

اگر کوئی طالبعلم امتحان میں کامیابی کی نیت سے تین مرتبہ ہر نماز کے بعد یہ درود شریف پڑھے تو اسے بفضلِ خداوندی امتحان میں کامیابی حاصل ہو جائے گی۔ انٹرویو سے قبل گیارہ مرتبہ پڑھ کر سینے پر پھونک مارے تو جوابات دینے میں ان شاء اللہ آسانی ہوگی۔ اور اگر کوئی شخص ہر نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھ لیا کرے تو اس پر قبر میں منکر نکیر کا جواب آسان ہو جائے، اور عاجز نہ ہو۔ انشاء اللہ (ذریعۃ الوصول، ص:۲۰۲ مع استفادہ از اکابر)

۲۹......قرض کی ادائیگی کے لئے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ اَبَدًا اَفْضَلَ صَلَوَاتِکَ، عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ

وَنَبِیِّکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَآلِهٖ وَسَلِّمْ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

اگر کوئی قرضدار اس درود شریف کو روزانہ سو مرتبہ پڑھا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے قرض کی ادائیگی کا بندوبست فرمادیں گے۔

۳۰...... بحری سفر کی بخیر وعافیت تکمیل اور ہر مہم اور حادثہ سے حفاظت کے لئے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ، صَلَاةً تُنْجِیْنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَهْوَالِ وَالْآفَاتِ، وَتَقْضِیْ لَنَا بِهَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ، وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ، وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ، وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَی الْغَایَاتِ، مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ.

یہ درود شریف بخیر وعافیت بحری سفر کی تکمیل اور کشتی کے غرق ہونے سے حفاظت کا ذریعہ ہے، اس مقصد کے لئے ہزار بار پڑھا جائے۔ جو شخص کسی غم وفکر، کسی حادثہ ومصیبت میں اس کو صدقِ دل سے ہزار بار پڑھے، تو اس سے نجات پائے اور اپنے مقصود کو پہنچے۔

(الصلوات والبشر، ص: ۱۳۶)

۳۱...... بلڈ پریشر، دل کی گھبراہٹ اور پریشانی کو دور کرنے کے لئے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الطَّاهِرِ الزَّکِیِّ، صَلَاةً تُحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَتُفَکُّ بِهَا الْکُرَبُ.

جو شخص تنگی اور پریشانی میں مبتلا ہو اسے چاہئے کہ یہ درود شریف پڑھے اور کثرت کے ساتھ اس کا ورد کرے، اللہ تعالیٰ اس کی پریشانی زائل فرمادیں گے۔ بعض اکابر نے فرمایا کہ بلڈ پریشر اور دل کی گھبراہٹ کے لئے فجر اور شام کی نماز کے بعد اکہتر (۷۱) مرتبہ درود شریف پڑھ کر پھونکے اور پانی پر دم کرکے پیئے۔

(جامع الصلوات، ص: ۲۰۵، ذریعۃ الوصول، ص: ۱۳۸)

۳۲.....رزق میں برکت اور بلند رتبوں کے حصول کے لئے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلَاةً كَامِلَةً وَسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا، عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَنْحَلُّ بِهِ الْعُقَدُ، وَتَنْفَرِجُ بِهِ الْكُرَبُ، وَتُقْضٰى بِهَا الْحَوَائِجُ، وَتُنَالُ بِهَا الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِمِ، وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ، وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفْسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ.

حضرت شیخ محمد تونسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اس درود کو ہر روز گیارہ (۱۱) بار پڑھے گا تو گویا آسمان سے رزق اترتا ہے اور زمین سے رزق اگتا ہے۔

حضرت امام دینوری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ہر روز گیارہ (۱۱) بار پڑھنے سے بلند رتبے اور خوب تونگری حاصل ہوگی۔ (از منزل مرتب "مولانا عزیز الرحمٰن رحمانی صاحب" ص:۲۳-۲۴)

۳۳......اجر وثواب کا پیانہ پورا بھر کر لینا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص یہ چاہے کہ اس کو اجر وثواب کا پورا پیانہ بھر کر دیا جائے یہ درود شریف پڑھے۔ (سعادۃ الدارین ص:۹۸)

۳۴.....مغفرت کا ذریعہ بننے والا درود شریف:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ، وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ.

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو ان کی وفات کے بعد ایک شخص نے خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ تو فرمایا کہ اس درود کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور عزت واحترام سے جنت میں لے جانے کا حکم دیا۔ (حوالہ بالا ص:۲۳۳)

۳۵......اولاد کی کامیابی اور عزت کے لئے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الْعَالَمِیْنَ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ، صَلَاۃً اَنْتَ لَھَا اَھْلٌ، وَبَارِکْ وَسَلِّمْ کَذٰلِکَ.

اگر صبح وشام سات سات باراس درود شریف کا وِرد اپنے اوپر لازم کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اس کی اولاد کو باعزت رکھے گا۔ محض اپنے فضل وکرم سے۔

(ذریعۃ الوصول،ص:۲۰۱)

۳۶......دشمن کے مقابلے میں کامیابی پانے کے لئے:

صَلَّی اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَبِحَمْدِہٖ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِہٖ وَرَسُوْلِہٖ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ، وَآلِہٖ، وَبَارِکْ وَسَلِّمْ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ.

اگر ہر فرض نماز کے بعد اس درود شریف کا سات مرتبہ ورد کرے تو کوئی دشمن اس کے مقابلے میں کامیاب نہ ہو، مثلاً شیطان ونفس، جن وانس اور سانپ اور بچھو، حاسدین اور کینہ پرور انسان وغیرہ۔ (ذریعۃ الوصول،ص:۲۰۱)

۳۷......تمام اوقات میں درود شریف بھیجتے رہنا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِیْ اَوَّلِ کَلَامِنَا، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِیْ اَوْسَطِ کَلَامِنَا، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِیْ آخِرِ کَلَامِنَا.

شیخ الاسلام ابو العباس بونی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص دن اور رات میں تین تین مرتبہ یہ درود شریف بھیجے گا تو گویا وہ دن یا رات کے تمام اوقات میں درود شریف بھیجتا رہا۔ (ذریعۃ الوصول،ص:۲۲۷)

۳۸......دنیا وآخرت کی بھلائی کے لئے سات عظیم الشان فائدے والا درود شریف:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِیْ

الْاَوَّلِیْنَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی النَّبِیِّیْنَ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْمُرْسَلِیْنَ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ، وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ، اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَالشَّرَفَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ، اَللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِمُحَمَّدٍ وَلَمْ اَرَهٗ، فَلَاتَحْرِمْنِیْ فِی الْجِنَانِ رُؤْیَتَهٗ، وَارْزُقْنِیْ مَحَبَّتَهٗ، وَتَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِهٖ، وَاسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِهٖ شَرَابًا مَرِیْئًا سَائِغًا هَنِیْئًا لَانَظْمَأُ فِیْهِ بَعْدَهَا اَبَدًا، اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ مِنِّیْ تَحِیَّةً وَسَلَامًا، اَللّٰهُمَّ وَکَمَا اٰمَنْتُ بِهٖ وَلَمْ اَرَهٗ فَلَاتَحْرِمْنِیْ فِی الْجِنَانِ رُؤْیَتَهٗ، بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

فائدہ: اگر نمازِ فجر اور نمازِ مغرب کے بعد اس درود شریف کا تین تین بار ورد کیا کرے تو کتاب "حسن التوسل" میں اس کے سات فائدے ذکر کیے گئے ہیں: (۱) گناہ معاف ہوں۔ (۲) درجات بلند ہوں۔ (۳) غم واندوہ سے خلاصی نصیب ہو۔ (۴) آنحضرت ﷺ کی محبت نصیب ہو۔ (۵) ایمان والی موت نصیب ہو۔ (۶) دشمنوں کے مقابلے میں مدد ہو۔ (۷) اور جنت میں حضور اکرم ﷺ کی رفاقت نصیب ہو اور اگر شبِ جمعہ میں گیارہ مرتبہ ورد کرے تو بہت نفع ہو۔ (حوالہ بالا ص: ۱۹۱-۱۹۳)

۳۹...... قبر وحشر کے معاملات میں آسانی اور آنکھوں کی تکلیف کے لئے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُهٗ، وَالرَّحْمَةِ لِلْعَالَمِیْنَ ظُهُوْرُهٗ، عَدَدَ مَنْ مَضٰی مِنْ خَلْقِکَ وَمَنْ بَقِیَ، وَمَنْ سَعِدَ مِنْهُمْ وَمَنْ شَقِیَ، صَلَاةً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ وَتُحِیْطُ بِالْحَدِّ، صَلَاةً لَاغَایَةَ

لَهَا وَلَا انْتِهَاءَ، وَلَا اَمَدَ لَهَا وَلَا انْقِضَاءَ، صَلَوَاتِکَ الَّتِیْ صَلَّیْتَ عَلَیْهِ، صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِکَ، وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ کَذٰلِکَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِکَ.

اس درود شریف کا ایک بار پڑھنا دس ہزار کے برابر ہے، اور دس بار پڑھنا ایک لاکھ کے برابر ہے، اگر صبح شام تین تین بار ورد کرے تو قبر وحشر میں تمام معاملات آسان ہو جائیں گے، اور اگر ہر نماز کے بعد تین بار پڑھ کر انگلیوں پر دم کر کے دونوں آنکھوں پر پھیرے تو نظر تیز ہو اور آنکھوں کی تکلیف کے لئے جو کسی دوائی سے ٹھیک نہ ہو، سات بار پڑھ کر دم کرے تو درود شریف کی برکت سے صحت بلیغ نصیب ہو، اور اگر شب جمعہ میں ہزار بار پڑھے تو حضرت سرور دو عالم ﷺ کے جمال کی خواب میں زیارت کرے۔

(حوالہ بالا ص: ۱۹۳-۱۹۴)

• ۴...... ہر قسم کی آفات و بلیات، چور اور ڈاکو اور قتل و غارت سے حفاظت کے لئے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْهِ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ کَمَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْهِ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْهِ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْهِ.

اس درود شریف کا نام حصن حصین (یعنی مضبوط قلعہ) ہے، اور اس کو مضبوط قلعہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو پڑھنے والا ہر قسم کی آفات و بلیات، مصائب اور مشکلات سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ نیز چوروں، ڈاکوؤں اور قتل و غارت سے امن میں آ جاتا ہے۔

صبح و شام کم از کم دس دس دفعہ اس کا ورد ضرور کریں، انشاء اللہ تعالیٰ خود کو ایک مضبوط قلعہ کے حصار میں پائیں گے۔ اور یہ درود شریف آپ کو دار الامان (پناہ گاہ) کی حیثیت سے پناہ میں رکھے گا۔ (حوالہ بالا ص: ۲۰۷-۲۱۰)

۴۱..... حضور اکرم ﷺ کا سلام حاصل کرنے کے لئے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ، وَرَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ، وَرَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، وَرَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ، بِحَقِّ كُلِّ آيَةٍ اَنْزَلْتَهَا فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، اَبْلِغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّيْ تَحِيَّةً وَسَلَامًا.

حدیث شریف کے مطابق جو شخص رات کو سونے سے پہلے ایک مرتبہ سورۃ الملک پڑھنے کے بعد چار بار یہ درود شریف پڑھے تو ایک فرشتہ اس کی طرف سے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں سلام پہنچاتا ہے جس پر آپ ﷺ فرماتے ہیں:

"وعلی فلان بن فلان (یعنی پڑھنے والے کا نام لیکر فرماتے ہیں)
السلام ورحمة الله وبركاته"۔ (اصلاحات والبشر، ص۵۴-۵۵)

خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کا طریقہ اور ہدایات

کوئی شخص اس وقت تک کامل الایمان نہیں ہوسکتا جب تک اُسے نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ گرامی سے محبت نہ ہو جائے اور محبت بھی اس درجہ کی کہ آپ ﷺ اُسے اپنے ماں باپ اور بیوی بچوں بلکہ اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہو جائیں۔

ظاہر ہے کہ جس کو آنحضرت ﷺ کی ذاتِ گرامی سے اس حد تک محبت ہوگی اُسے آپ ﷺ کی زیارت کا اشتیاق بھی ضرور ہوگا اگرچہ اپنی جان و مال اور کل کائنات کی قربانی ہی کیوں نہ دینا پڑے۔

مگر سوال یہ ہے کہ پیارے رسول ﷺ کی زیارت سے مشرف ہو کر اپنی ایک دیرینہ آرزو کو کس طرح پورا کیا جائے؟

ہمارے خیال میں حضور اکرم ﷺ کی زیارت کی سعادت حاصل کرنے کیلئے فرائض کی پابندی، سنت رسول اللہ ﷺ کی اتباع اور پیروی، قول و عمل میں ضروری اور

واجب امور کا لحاظ رکھنے اور رسول اللہ ﷺ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجنے سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں بشرطیکہ اخلاص اور صبر کے ساتھ یہ اعمال اختیار کیے جائیں۔

ان سب باتوں کے باوجود اگر حضور اکرم ﷺ کی زیارت کی سعادت حاصل نہ ہو تو بے صبری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے کیونکہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل و کرم ہے کہ اس نے اپنے ذکر کرنے، قرآن مجید کی تلاوت اور پیارے رسول ﷺ پر درود بھیجنے کی اور مزید یہ کہ حضور ﷺ کی زیارت کا شوق اور حصول کی خاطر اسباب اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائی، اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے، ممکن ہے کسی خاص شخص کو آپ ﷺ کی زیارت نصیب نہ ہونے میں اس شخص کے متعلق کوئی مصلحت اور فائدہ کی بات پوشیدہ ہو۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اور آپ کو آخرت سے قبل دنیا میں بھی دلی جذب و شوق کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے سرفراز فرمائے۔ آمین

حضور ﷺ کی زیارت کے لئے چوبیس (۲۴) وظائف

بعض احادیث میں اور حضرات اولیائے کرام اور بزرگانِ دین سے درود شریف کے ایسے بہت سارے وظائف منقول ہیں کہ جن کو اختیار کرنے کی برکت سے اللہ تعالیٰ اپنے پیارے رسول ﷺ کی خواب میں زیارت نصیب فرماتے ہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ پورے یقین، اخلاص اور محبت و عقیدت کے ساتھ کیے جائیں۔ ذیل میں ایسے ہی چند وظائف بیان کیے جاتے ہیں:

پہلا وظیفہ:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ،
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِى الْاَجْسَادِ،
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِى الْقُبُوْرِ.

جو شخص اس درود شریف کو پڑھنے کی پابندی کرے اس کو سردارِ دو عالم ﷺ کی زیارت و ملاقات نصیب ہوگی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ (سعادۃ الدارین ص ۴۴۳)

دوسرا وظیفہ:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّىَ عَلَيْهِ،
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ،
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ.

جو شخص آنحضرت ﷺ کی خواب میں زیارت کرنا چاہتا ہو وہ یہ درود شریف اور اس کے ساتھ وظیفہ نمبر اوال درود شریف طاق عدد میں پڑھا کرے، انشاء اللہ زیارت سے مشرف ہوگا۔ (الصلات والبشر ص ۱۴۶-۱۴۷)

تیسرا وظیفہ:

علامہ یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی خواب میں آنحضرت ﷺ کی زیارت کرنا چاہتا ہو وہ اسلامی مہینے کی پہلی شب جمعہ کو نماز عشاء سے پہلے غسل کر کے اچھے سفید اور پاک وصاف کپڑے پہنے۔ نماز عشاء کے بعد دو دو رکعت کر کے بارہ رکعات نفل نماز پڑھے اور ہر رکعت میں ایک ایک مرتبہ سورۃ الفاتحہ اور سورۃ المزمل پڑھے۔ نفل نمازوں سے فارغ ہو کر ایک ہزار بار درود شریف اور ایک ہزار بار استغفار (مثلاً اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ) پڑھے اُسے آنحضرت ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔ (سعادۃ الدارین ص ۴۴۴)

چوتھا وظیفہ: رات کو سونے سے پہلے سورۃ الفیل ایک ہزار مرتبہ اور درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر سو جائے تو انشاء اللہ خواب میں زیارت سے مشرف ہوگا۔

پانچواں وظیفہ:

شب جمعہ میں نماز عشاء کے بعد ایک ہزار مرتبہ سورۃ الکوثر اور ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے زیارت کے حصول کی دعا کرتا ہوا سو جائے تو انشاء اللہ زیارت نصیب ہوگی۔ (حوالہ بالا ص ۴۴۵)

چھٹا وظیفہ:

بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ جو شخص حضور اکرم ﷺ کے چہرۂ انور کی زیارت

کرنا چاہتا ہو وہ رات کو سونے سے پہلے وضو کرے اور پاک صاف بستر پر بیٹھ کر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ ملا کر سورۃ الشمس، سورۃ اللیل، اور سورۃ التین سات دن تک پڑھتا رہے اور اس دوران کثرت کے ساتھ درود شریف اور یہ دعا پڑھے یعنی:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَالْحِلِّ وَالْحَرَامِ، وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، اِقْرَأْ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ مِنَّا السَّلَامَ. (حوالہ بالا، ص:۳۳۶)

سا تواں وظیفہ:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ حَقَّ قَدْرِهٖ وَمِقْدَارِهٖ.

ایک شخص اس درود کو روزانہ سولہ ہزار مرتبہ پڑھا کرتا تھا اور اکثر حضور ﷺ کی زیارت سے فیضیاب ہوا کرتا تھا۔ (حوالہ بالا، ص:۳۳۶)

آٹھواں وظیفہ:

جمعہ کے دن نماز جمعہ کے بعد سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھے اور نمازِ عصر کے بعد ایک ہزار مرتبہ "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ." " پڑھے انشاء اللہ زیارت سے مشرف ہوگا۔ (حوالہ بالا، ص:۳۳۷)

نواں وظیفہ:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ.

جو شخص روزانہ اہتمام کے ساتھ رات یا دن میں پانچ سو ۵۰۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے اسے اس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک کہ نبی کریم ﷺ کی زیارت نہ کرلے۔ (حوالہ بالا، ص:۳۳۷)

دسواں وظیفہ:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ.

کتاب "بستان الفقراء" میں حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ جو شخص جمعہ

کے روز یہ درود شریف پڑھے گا اُسے اُس رات اللہ تعالیٰ کی یا اپنے نبی یعنی خود حضور اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی یا پھر جنت میں اپنا مقام دیکھ لے گا۔ بہت سارے مشائخ نے اس کا تجربہ بھی کیا اور اپنے مطلوب کو پایا۔ (حوالہ بالا، ص: ۳۴۶)

گیارہواں وظیفہ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص شب جمعہ کو دو رکعت (نفل) پڑھے اور ان میں سے ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد ایک بار آیۃ الکرسی اور پندرہ بار سورۃ الاخلاص اور نماز کے آخر میں (التحیات پڑھنے کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے یا سلام پھیرنے کے بعد) ایک ہزار بار یہ درود شریف پڑھے تو وہ اگلا جمعہ آنے سے پہلے خواب میں میری زیارت کرے گا، اور جس نے میری زیارت کر لی اس کے لئے جنت ہے اور اس کے اگلے پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (حوالہ بالا، ص: ۳۴۷)

بارہواں وظیفہ:

شیخ مصطفیٰ ہندی رحمۃ اللہ علیہ اللہ کے تقرب اور نبی کریم ﷺ کی خواب میں زیارت اور آپ ﷺ کی روحانی تربیت حاصل کرنے کے لئے فرماتے تھے کہ رات کو سونے سے پہلے ایک بار آیت الکرسی پڑھ کر یہ درود شریف کثرت کے ساتھ پڑھتا رہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَنَفَسٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ.

یہ عمل بھی مجرب ہے۔ (حوالہ بالا، ص: ۳۴۸)

تیرہواں وظیفہ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْجَامِعِ لِاَسْرَارِکَ، وَالدَّالِّ عَلَیْکَ، وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ.

جو کوئی خواب میں حضور اکرم ﷺ کی زیارت اور ملاقات کرنا چاہتا ہو اس کے

لئے یہ درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھنا مجرب عمل ہے۔ (حوالہ بالا،ص ۴۴۸)

چودھواں وظیفہ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

یہ درود ابراہیمی کے مشہور کلمات ہیں، پیر یا جمعہ کی رات ایک ہزار بار اس درود پاک کا ورد نبی کریم ﷺ کی زیارت کے لئے قوی ذریعہ ہے۔ (حوالہ بالا،ص:۴۴۹)

پندرھواں وظیفہ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ، وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ، وَالنَّاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ، وَالْھَادِیْ اِلٰی صِرَاطِکَ الْمُسْتَقِیْمِ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ حَقَّ قَدْرِهٖ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِیْمِ.

یہ درود شریف حضرت محمد بکری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے۔ شیخ صاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی جمعرات، جمعہ یا پیر کی رات چار رکعت نفل نماز پڑھے، پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ القدر، دوسری میں سورۃ الزلزال، تیسری میں سورۃ الکافرون اور چوتھی میں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس ایک ایک بار پڑھے، پھر اچھی سی خوشبو لگا کر یہ درود شریف ایک ہزار بار پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اُسے نبی کریم ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔ (حوالہ بالا،ص:۴۴۹)

سولھواں وظیفہ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْقُرَشِیِّ بَحْرِ اَنْوَارِکَ، وَمَعْدِنِ اَسْرَارِکَ، وَعَیْنِ عِنَایَتِکَ،

وَلِسَانِ حُجَّتِکَ، وَخَيْرِ خَلْقِکَ، وَاَحَبِّ الْخَلْقِ اِلَيْکَ، عَبْدِکَ وَنَبِيِّکَ الَّذِیْ خَتَمْتَ بِهِ الْاَنْبِيَاءَ وَالْمُرْسَلِيْنَ، وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ. سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ، وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِيْنَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

یہ درود شریف سید احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے۔ جو شخص بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) بار اسے پڑھے گا انشاء اللہ نبی کریم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوگا۔ (حوالہ بالا، ص: ۴۵۰)

سترہواں وظیفہ:

جو شخص نبی کریم ﷺ کی زیارت سے فیض یاب ہونے کے لئے رات کو سونے سے پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ ایک مرتبہ اور سورۃ الضحیٰ پچیس ۲۵ بار اور سورۃ الم نشرح پچیس ۲۵ بار پڑھے اور نماز کے بعد بستر پر لیٹ جائے اور نیند آنے تک درود و سلام پڑھتا رہے، اُسے نبی کریم ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔

(حوالہ بالا، ص: ۴۵۱)

اٹھارہواں وظیفہ:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِهٖ قَدْرَ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" وَاَغِثْنَا وَاحْفَظْنَا وَوَفِّقْنَا لِمَا تَرْضَاهُ، وَاصْرِفْ عَنَّا السُّوْءَ، وَارْضَ عَنِ الْحَسَنَيْنِ رَيْحَانَتَیْ خَيْرِ الْاَنَامِ، وَعَنْ سَائِرِ آلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْکِرَامِ، وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ دَارَ السَّلَامِ، يَاحَیُّ يَاقَيُّوْمُ يَااَللّٰهُ.

ایک ہزار مرتبہ پڑھنا نبی کریم ﷺ کی زیارت کا ذریعہ ہے۔ (حوالہ بالا، ص ۳۳۴)

انیسواں وظیفہ:

مُحَمَّدٌ (صلی اللہ علیہ وسلم)

جو کوئی روزانہ رات کو سوتے وقت بائیس ۲۲ مرتبہ اسم گرامی کو پڑھے گا، اسے کثرت کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔ (حوالہ بالا، ص ۳۵۰)

بیسواں وظیفہ:

(۱) نَعَمْ سَرٰی طَیْفُ مَنْ اَھْوٰی فَاَرَّقَنِیْ وَالْحُبُّ یَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْاَلَمِ

(۲) یَالَائِمِیْ فِی الْھَوَی الْعُذْرِیِّ مَعْذِرَۃً مِنِّیْ اِلَیْکَ وَلَوْ اَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ

(۳) مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

ترجمہ۔ (۱)۔۔ ہاں میں جس سے محبت کرتا ہوں اُس کی تصویر خیال، خواب کے عالم میں سامنے آئی جس کی وجہ سے میں جاگ گیا، اور محبت لذتوں اور رنج کے درمیان حائل ہو جاتی ہے (یعنی محبت لذت و سرور کو رنج والم سے بدل دیتی ہے)۔

(۲)۔۔ اے سچی محبت پر مجھے ملامت کرنے والے، مجھے معذور سمجھو اور اگر تم نے انصاف کیا ہوتا تو مجھے ملامت نہ کرتے۔

(۳) اے میرے مالک! درود و سلام بھیج ہمیشہ ہمیشہ اپنے محبوب پر جو آپ کی ساری مخلوق میں بہتر ہیں۔ (ترجمہ از بردۃ المدیح)

یہ اشعار "قصیدہ بردہ" کے ہیں، سوتے وقت نیند کے غالب ہو جانے تک ان اشعار کا پڑھتے رہنا بھی مجرب ہے، آخری بند درود و سلام پر مشتمل ہے۔ ("اکسیر اعمال" ص ۹۳)

اکیسواں وظیفہ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ۔

شب جمعہ میں دو رکعت نفل نماز پڑھے اور ہر رکعت میں ایک بار سورۃ الفاتحہ اور گیارہ بار آیۃ الکرسی اور گیارہ بار "قل ھو اللہ احد" یعنی سورۃ الاخلاص اور سلام پھیرنے کے بعد سو بار درود شریف پڑھے، ان شاء اللہ تین جمعے نہ گزرنے پائیں گے کہ زیارت نصیب ہوگی۔

بائیسواں وظیفہ:

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔

جو شخص دو رکعت نماز پڑھے، ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد پچیس ۲۵ بار سورۃ الاخلاص (قل ہو اللہ احد) اور سلام پھیرنے کے بعد ایک ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھے، زیارت کی دولت نصیب ہوگی۔ (از "خواص درود شریف" ملحقہ با اعمال قرآنی، ص: ۳۳۰)

تیئیسواں وظیفہ:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَسَلِّمْ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ.

طہارت اور پاک حالت میں باوضو ہو کر کثرت کے ساتھ اس درود شریف کا ورد زیارت نبوی ﷺ کے لئے مجرب ہے۔

چوبیسواں وظیفہ:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ.

شب جمعہ میں دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۃ الاخلاص گیارہ بار پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد اس درود پاک کا ورد کرتے کرتے سو جائے۔ انشاء اللہ زیارت سے مشرف ہوگا۔

("وسیلہ زیارت" مؤلفہ مولانا نور محمد رحمۃ اللہ علیہ، اعظم گڑھ، ص: ۵)

حالتِ بیداری میں حضور اکرم ﷺ کی زیارت

شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے چند بزرگوں کی حکایات لکھی ہے کہ ان کو بار بار رسول اللہ کی زیارت بیداری میں کھلی آنکھوں ہوئی ہے۔ شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ صاحب جلالین کو پینتیس ۳۵ مرتبہ یہ دولتِ عظمیٰ بیداری میں نصیب ہوئی، ان بزرگوں سے اس کا سبب پوچھا گیا تو بتلایا کہ درود شریف کی کثرت اس کا سبب ہے۔

(از "خواص درود شریف" ملحقہ با اعمال قرآنی، ص: ۳۳۰)

یومیہ درود و سلام کا وظیفہ

عارف ربانی شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "جامع الصلوات" سے منتخب درود و سلام کا حسین گلدستہ پیش کیا جاتا ہے، جو سب کے سب نہایت بابرکت اور روحانی طور پر مؤثر ہیں، اس لئے اگر روزانہ گیارہ گیارہ کر کے ان درود و سلام کو اپنے معمولات یومیہ میں شامل کر لیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قوی امید ہے کہ پڑھنے والے کی زندگی صرف مزیدار ہی نہیں بلکہ بالطف ہو جائے گی، روحانی سکون حاصل ہوگا اور انشاء اللہ اس کی برکت سے شریعت عادت بن جائے گی اور دونوں جہان کی راحت نصیب ہوگی۔

بہتر ہے کہ روزانہ درود و سلام پڑھنے سے قبل اس آیت مبارکہ کی ایک بار تلاوت فرمالیں:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (سورہ احزاب، آیت:۵۶)

پہلا دن:

۱ ...... اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (ص:۳۸)

۲ ...... اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ، وَصَلِّ عَلَيْهِ كَمَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ. (ص:۳۸)

۳ ...... اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضَاءً وَلِحَقِّهٖ اَدَاءً، وَاَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْمَقَامَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ،

وَاجْزِهِ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهُ، وَاجْزِهِ عَنَّا مِنْ اَفْضَلِ مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهِ، وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهِ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصَّالِحِيْنَ، يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. (ص: ۳۹)

۴...... اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ، وَعَلٰى جَسَدِهٖ فِي الْاَجْسَادِ، وَعَلٰى قَبْرِهٖ فِي الْقُبُوْرِ، جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ. (ص: ۳۹)

۵...... اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ، وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ. (ص: ۴۰)

۶...... اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآدَمَ وَنُوْحٍ وَاِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَا بَيْنَهُمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ، صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ. (ص: ۴۳)

۷...... اَللّٰهُمَّ يَا دَائِمَ الْفَضْلِ عَلَى الْبَرِيَّةِ، يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالْعَطِيَّةِ، يَا صَاحِبَ الْمَوَاهِبِ السَّنِيَّةِ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْوَرٰى سَجِيَّةً، (وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ ذَوِي الْفَضَائِلِ الْعَلِيَّةِ) وَاغْفِرْ لَنَا يَا ذَا الْعُلَا فِيْ هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ. (ص: ۴۷ مع اضافہ از مؤلف)

۸...... اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَسَدِهٖ فِي الْاَجْسَادِ، وَعَلٰى رُوْحِهٖ فِي الْاَرْوَاحِ، وَعَلٰى مَوْقِفِهٖ فِي الْمَوَاقِفِ، وَعَلٰى مَشْهَدِهٖ فِي الْمَشَاهِدِ، وَعَلٰى ذِكْرِهٖ اِذَا ذُكِرَ صَلَاةً مِنَّا عَلٰى نَبِيِّنَا. (ص: ۵۲)

۹...... اَللّٰهُمَّ اَبْلِغْهُ عَنَّا السَّلَامَ كُلَّمَا ذُكِرَ السَّلَامُ، وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ. (ص: ۵۳)

۱۰...... اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ، وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَصْهَارِهٖ، وَاَنْصَارِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ

وَمُحِبِّيهِ وَأُمَّتِهِ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ أَجْمَعِينَ بِأَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. (ص: ۵۳)

۱۱ ...... اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا أَمَرْتَ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ أَنْ يُصَلّٰى عَلَيْهِ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تَنْبَغِي الصَّلَاةُ عَلَيْهِ. (ص: ۵۴)

دوسرا دن:

۱۲ ...... صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ، وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُونَ. (ص: ۵۴)

۱۳ ...... اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِي الْأَرْوَاحِ، وَصَلِّ عَلٰى جَسَدِهِ فِي الْأَجْسَادِ، وَاجْعَلْ شَرَائِفَ صَلَوَاتِكَ، وَنَوَامِيَ بَرَكَاتِكَ، وَرَأْفَةَ تَحَنُّنِكَ، وَرِضْوَانَكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ، وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا. (ص: ۵۸، ۵۹)

۱۴ ...... اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْأَوَّلِيْنَ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْآخِرِيْنَ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي النَّبِيِّيْنَ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْمُرْسَلِيْنَ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْمَلَإِ الْأَعْلٰى إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ (ص: ۵۹)

۱۵ ...... اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْأَهْوَالِ وَالْآفَاتِ، وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ، وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ، وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ أَعْلَى الدَّرَجَاتِ، وَتُبَلِّغُنَا بِهَا أَقْصَى الْغَايَاتِ، مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ. (ص: ۵۹، ۶۰)

۱۶ ...... اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلَاةً كَامِلَةً وَسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا

مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ تَنْحَلُّ بِهِ الْعُقَدُ، وَتَنْفَرِجُ بِهِ الْكُرَبُ، وَتُقْضٰی بِهِ الْحَوَائِجُ، وَتُنَالُ بِهِ الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِمِ، وَيُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ، وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ فِیْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ. (ص: ۶۰)

۱۷ ..... اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِیْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ. (ص: ۶۰)

۱۸ ..... اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الرَّؤُوْفِ الرَّحِيْمِ، ذِی الْخُلُقِ الْعَظِيْمِ، وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ، فِیْ كُلِّ لَحْظَةٍ عَدَدَ كُلِّ حَادِثٍ وَّقَدِيْمٍ. (ص: ۶۰)

۱۹ ..... اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ. (ص: ۶۱)

۲۰ ..... اَللّٰهُمَّ جَدِّدْ وَجَرِّدْ فِیْ هٰذَا الْوَقْتِ وَفِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ مِنْ صَلَوَاتِكَ التَّامَّاتِ، وَتَحِيَّاتِكَ الزَّاكِيَاتِ، وَرِضْوَانِكَ الْاَكْبَرِ الْاَتَمِّ الْاَدْوَمِ، اِلٰی اَكْمَلِ عَبْدٍ لَّكَ فِیْ هٰذَا الْعَالَمِ. (ص: ۶۱-۶۲)

۲۱ ..... اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْهُ بِیْ لِيَذْكُرَنِیْ عِنْدَكَ بِمَا اَنْتَ اَعْلَمُ اَنَّهٗ نَافِعٌ لِّیْ عَاجِلًا وَّآجِلًا عَلٰی قَدْرِ مَعْرِفَتِهٖ بِكَ، وَمَكَانَتِهٖ لَدَيْكَ، لَا عَلٰی مِقْدَارِ عِلْمِیْ، وَمُنْتَهٰی فَهْمِیْ، اِنَّكَ بِكُلِّ فَضْلٍ جَدِيْرٌ، وَعَلٰی مَاتَشَاءُ قَدِيْرٌ. وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. (ص: ۶۲)

۲۲ ..... اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِهٖ صَلَاةً اَنْتَ لَهَا

أَفْضَلَ وَهُوَ لَهَا أَهْلٌ. (ص: ۶۲)

تیسرا دن:

۲۳.....اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ. (ص: ۶۳)

۲۴.....اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ صَلَاةَ أَهْلِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرَضِيْنَ عَلَيْهِ، وَأَجْرِ يَارَبِّ لُطْفَكَ الْخَفِيَّ فِيْ أَمْرِيْ وَالْمُسْلِمِيْنَ. (ص: ۶۳)

۲۵.....اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَسُوْلِكَ الْأَمِيْنِ وَعَلٰى آلِهٖ، كَمَا لَا نِهَايَةَ لِكَمَالِكَ وَعَدَدَ كَمَالِهٖ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ. (ص: ۶۳)

۲۶.....اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُهٗ، وَالرَّحْمَةِ لِلْعَالَمِيْنَ ظُهُوْرُهٗ، عَدَدَ مَنْ مَضٰى مِنْ خَلْقِكَ وَمَنْ بَقِيَ، وَمَنْ سَعِدَ مِنْهُمْ وَمَنْ شَقِيَ، صَلَاةً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ وَتُحِيْطُ بِالْحَدِّ، صَلَاةً لَا غَايَةَ لَهَا وَلَا انْتِهَاءَ، وَلَا أَمَدَ لَهَا وَلَا انْقِضَاءَ، صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِكَ، بَاقِيَةً بِبَقَائِكَ، لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ، وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا مِثْلَ ذٰلِكَ. (ص: ۶۸)

۲۷.....اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ، وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ. (ص: ۶۸)

۲۸.....اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَحُلُّ بِهَا عُقْدَتِيْ، وَتُفَرِّجُ بِهَا كُرْبَتِيْ، وَتُنْقِذُنِيْ بِهَا مِنْ وَحْلَتِيْ، وَتُقِيْلُ بِهَا عَثْرَتِيْ، وَتَقْضِيْ بِهَا حَاجَتِيْ، وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ.

۲۹.....اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى

آلِه عَدَدَ كَمَالِ اللّٰهِ وَكَمَا يَلِيْقُ بِكَمَالِه۔ (ص:٨٠)

٣٠ ...... اَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَدْعُوْكَ بِاَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى كُلِّهَا، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، سُبْحَانَكَ، اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ۔ (ص:٨١)

٣١ ...... اَللّٰهُمَّ يَارَبَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، وَاجْزِ مُحَمَّدًا مَاهُوَ اَهْلُهٗ۔ (ص:٨١)

٣٢ ...... اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَايَبْقٰى مِنْ صَلَاتِكَ شَيْءٌ، وَارْحَمْ مُحَمَّدًا حَتّٰى لَاتَبْقٰى مِنْ رَحْمَتِكَ شَيْءٌ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَايَبْقٰى مِنْ بَرَكَاتِكَ شَيْءٌ۔ (ص:٨٢)

٣٣ ...... اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْمِحَنِ وَالْاِحَنِ، وَالْاَهْوَالِ وَالْبَلِيَّاتِ، وَتُسَلِّمُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْفِتَنِ وَالْاَسْقَامِ وَالْآفَاتِ وَالْعَاهَاتِ، وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْعُيُوْبِ وَالسَّيِّئَاتِ، وَتَغْفِرُلَنَا بِهَا جَمِيْعَ الذُّنُوْبَاتِ، وَتَمْحُوْ بِهَا عَنَّا جَمِيْعَ الْخَطِيْئَاتِ، وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ مَا نَطْلُبُهٗ مِنَ الْحَاجَاتِ، وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ، وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ، مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ۔ (ص:٨٣)

چوتھا دن:

٣٤ ...... يَارَبِّ يَااَللّٰهُ مُجِيْبَ الدَّعْوَاتِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ لِيْ فِيْ مُدَّةِ حَيَاتِيْ وَبَعْدَ مَمَاتِيْ اَضْعَافَ اَضْعَافِ ذٰلِكَ اَلْفَ اَلْفِ صَلَاةٍ وَسَلَامٍ مَضْرُوْبَيْنِ فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ، وَاَمْثَالَ اَمْثَالِ

ذٰلِکَ، عَلٰی عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَالرَّسُوْلِ الْعَرَبِیِّ، وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلَادِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ، وَذُرِّیَّاتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَصْھَارِہٖ، وَاَنْصَارِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ وَمَوَالِیْہِ وَخُدَّامِہٖ وَحُجَّابِہٖ۔

اِلٰھِی اجْعَلْ کُلَّ صَلَاۃٍ مِنْ ذٰلِکَ تَفُوْقُ وَتَفْضُلُ صَلَاۃَ اَھْلِ الْمُصَلِّیْنَ عَلَیْہِ مِنْ اَھْلِ السَّمٰوَاتِ وَاَھْلِ الْاَرْضِیْنَ اَجْمَعِیْنَ، کَفَضْلِہِ الَّذِیْ فَضَّلْتَہٗ عَلٰی کَافَّۃِ خَلْقِکَ یَااَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ وَیَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ، وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔ (ص: ۸۴، ۸۵)

۳۵..... اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ کَمَا لَانِھَایَۃَ لِکَمَالِکَ عَدَدَ کَمَالِہٖ۔ (ص: ۲۰)

۳۶..... اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ عَدَدَ اِنْعَامِ اللّٰہِ وَاَفْضَالِہٖ۔ (ص: ۲۱)

۳۷..... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاۃً تُکْتَبُ بِھَا السُّطُوْرُ، وَتُشْرَحُ بِھَا الصُّدُوْرُ، وَتَھُوْنُ بِھَا الْاُمُوْرُ، بِرَحْمَۃٍ مِنْکَ یَاعَزِیْزُ یَاغَفُوْرُ، وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔ (ص: ۱۲۰)

۳۸..... اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَی الذَّاتِ الْمُکَمَّلَۃِ، وَالرَّحْمَۃِ الْمُنَزَّلَۃِ، عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَحَبِیْبِکَ وَصَفِیِّکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَوْلَادِہٖ وَجِیْرَانِہٖ، عَدَدَ مَاذَکَرَکَ الذَّاکِرُوْنَ، وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِکَ الْغَافِلُوْنَ۔ (ص: ۲۲۰)

۳۹..... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَمَنْ وَالَاہُ، عَدَدَ مَا تَعْلَمُہٗ مِنْ بَدْءِ الْاَمْرِ اِلٰی مُنْتَھَاہُ، وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔

۴۰..... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ

وَخَلِيلِكَ، صَلَاةً اَرْقٰى بِهَا مَرَاقِيَ الْاِخْلَاصِ، وَاَنَالُ بِهَا غَايَةَ الْاِخْتِصَاصِ، وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا، عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ، وَاَحْصَاهُ كِتَابُكَ، كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ، وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ. (ص:۱۲۰-۱۲۱)

۴۱......اَللّٰهُمَّ صَلِّ اَبَدًا، اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ عَلٰى عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا، وَزِدْهُ شَرَفًا وَتَكْرِيْمًا، وَاَنْزِلْهُ الْمُنْزَلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۴۲......اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ، فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ، وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ؛ فَاِنَّكَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ. (ص:۱۲۳)

۴۳......اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ، وَعَلٰى كُلِّ نَبِيٍّ وَمَلَكٍ وَوَلِيٍّ، عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ، وَعَدَدَ كَلِمَاتِ رَبِّنَا التَّامَّاتِ الْمُبَارَكَاتِ. (ص:۱۲۳)

۴۴......اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ، وَعَلٰى آلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَسَلِّمْ، عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضَا نَفْسِكَ، وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ. (ص:۱۲۳)

پانچواں دن:

۴۵......اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا، بِقَدْرِ عَظَمَةِ ذَاتِكَ فِيْ كُلِّ وَقْتٍ وَحِيْنٍ. (ص:۱۲۴)

۴۶......اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ صَلَاةً تَزِنُ الْاَرَضِيْنَ وَالسَّمَاوَاتِ، عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِكَ، وَعَدَدَ جَوَاهِرِ

افراد کرۃ العالم، واضعاف اضعاف ذٰلک انک حمید مجید

۴۷۔۔۔ اللّٰھم صل علی سیدنا محمد وعلی آلہ صلاۃ اھل السماوات والارضین علیہ، واجر یامولانا لطفک الخفی فی امری، وارنی سر جمیل صنعک فیما آملہ منک یارب العالمین۔

۴۸۔۔۔ اللّٰھم صل علی سیدنا محمد ن الفاتح الطیب الطاھر رحمۃ اللّٰہ للعالمین، وعلی آلہ الطیبین الطاھرین، وسلم تسلیما۔

۴۹۔ اللّٰھم صل وسلم علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد فی کل لمحۃ ونفس بعدد کل معلوم لک۔ (ص۔۱۷۵)

۵۰ ۔۔۔۔ اللّٰھم صل علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم، عدد ما احاط بہ علمک، وجری بہ قلمک، ونفذ بہ حکمک فی خلقک، واجر یامولانا لطفک فی امورنا والمسلمین۔

۵۱ ۔۔۔۔ اللّٰھم صل وسلم علی سیدنا محمد، عدد القرآن حرفا حرفا، وصل وسلم علی سیدنا محمد عدد کل حرف الفاالفا، وصل وسلم علی سیدنا محمد عدد کل الف ضعفا ضعفا۔

۵۲ ۔۔۔ اللّٰھم صل وسلم علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ، عدد الثری والوری، وعدد ما کان وما یکون وما ھو کائن فی علم اللّٰہ الی یوم القیامۃ۔ (ص:۱۴۷-۱۸۱)

۵۳ ۔۔۔۔ اللّٰھم صل وسلم علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ عدد الرمال ذرۃ ذرۃ، اللّٰھم صل وسلم علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ عدد کل ذرۃ الف مرۃ۔ (ص:۱۸۱)

۵۴ ۔۔۔۔ اللّٰھم صل وسلم علی سیدنا محمد ن النور الکامل، وعلی سیدنا جبریل المطوق بالنور، رسول رب العالمین، یا

قَرِیْبٌ یَامُجِیْبُ یَاسَمِیْعَ الدُّعَاءِ، نَوِّرِ اللّٰھُمَّ عَلَیْنَا قُلُوْبَنَا وَقُبُوْرَنَا وَاَبْصَارَنَا وَبَصَائِرَنَا، بِرَحْمَۃٍ مِّنْکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ. (ص:۱۸۱)

چھٹا درن:

۵۵..... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ، الطَّاھِرِ الزَّکِیِّ، صَلَاۃً تَحُلُّ بِھَا الْعُقَدُ، وَتَفُکُّ بِھَا الْکُرَبُ. (ص:۲۰۵)

۵۶..... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا اتَّصَلَتِ الْعُیُوْنُ بِالنَّظَرِ، وَتَزَخْرَفَتِ الْاَرَضُوْنَ بِالْمَطَرِ، وَحَجَّ حَاجٌّ وَاعْتَمَرَ، وَلَبّٰی وَحَلَقَ وَنَحَرَ، وَطَافَ بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ وَقَبَّلَ الْحَجَرَ. (ص:۱۵۵)

۵۷..... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْمَبْعُوْثِ رَحْمَۃً لِّکُلِّ الْاُمَمِ. (ص:۲۰۴)

۵۸..... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْمُخْتَارِ لِلسِّیَادَۃِ وَالرِّسَالَۃِ قَبْلَ خَلْقِ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ. (ص:۲۰۴)

۵۹..... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ صَلّٰی عَلَیْہِ رَبُّنَا فِیْ مُحْکَمِ کِتَابِہٖ، وَاَمَرَ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَیُسَلَّمَ. (ص:۲۰۴)

۶۰..... صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ، مَا انْھَلَّتِ الدِّیَمُ، وَمَاجَرَتْ عَلَی الْمُذْنِبِیْنَ اَذْیَالُ الْکَرَمِ، وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا وَشَرَّفَ وَکَرَّمَ. (ص:۲۰۴-۲۰۵)

۶۱..... یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ، یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ، صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ، وَاَحْیِ قَلْبِیْ وَاَمِتْ نَفْسِیْ، حَتّٰی اَحْیَابِکَ حَیَاۃً طَیِّبَۃً فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ، اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

۶۲..... اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ

اَجْمَعِیْنَ، صَلَاۃً دَائِمَۃً بَاقِیَۃً اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ، حَتّٰی نَجِدُھَا وِقَایَۃً لَنَا مِنْ نَارِ الْجَحِیْمِ، وَمُوْصِلَۃً لِاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا مَعْشَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِلٰی دَارِ النَّعِیْمِ، وَرُؤْیَۃِ وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ یَا عَظِیْمُ. (ص:۲۹۹)

۲۳..... اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ، صَلَاۃً تَلِیْقُ بِجَمَالِہٖ وَجَلَالِہٖ وَکَمَالِہٖ، وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ، وَاَذِقْنَا بِالصَّلَاۃِ عَلَیْہِ لَذَّۃَ وِصَالِہٖ.

۲۴..... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَائِھَا، وَعَافِیَۃِ الْاَبْدَانِ وَشِفَائِھَا، وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِیَائِھَا، وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ. (ص:۳۰۱،۳۰۲)

۲۵..... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا، وَاَجْرِ یَارَبِّ لُطْفَکَ الْخَفِیَّ فِیْ اُمُوْرِنَا وَالْمُسْلِمِیْنَ اَجْمَعِیْنَ.

۲۶..... اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی نَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اِخْوَانِہٖ وَآلِہٖ، صَلَاۃً وَسَلَامًا تَفْتَحُ بِھِمَا اَبْوَابَ جِنَانِکَ، وَتَسْتَجْلِبُ بِھِمَا اَسْبَابَ رِضْوَانِکَ، وَنُؤَدِّیْ بِھِمَا بَعْضَ حَقِّہٖ عَلَیْنَا، بِفَضْلِکَ وَاِحْسَانِکَ. آمِیْن (ص:۳۰۶،۳۱۴)

ساتواں دن:

۲۷..... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِکُلِّ صَلَاۃٍ تُحِبُّ اَنْ یُصَلّٰی بِھَا عَلَیْہِ، فِیْ کُلِّ وَقْتٍ یُحِبُّ اَنْ یُصَلّٰی بِہٖ عَلَیْہِ. اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِکُلِّ سَلَامٍ تُحِبُّ اَنْ یُسَلَّمَ بِہٖ عَلَیْہِ، فِیْ کُلِّ وَقْتٍ یُحِبُّ اَنْ یُسَلَّمَ بِہٖ عَلَیْہِ، صَلَاۃً وَسَلَامًا دَائِمَیْنِ بِدَوَامِکَ، عَدَدَ مَا عَلِمْتَ، وَزِنَۃَ مَا عَلِمْتَ، وَمِلْءَ مَا عَلِمْتَ،

وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ، وَاَضْعَافَ اَضْعَافِ ذٰلِكَ. اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ كَذٰلِكَ عَلٰى ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ ذٰلِكَ، وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاِخْوَانِهٖ. (ص:۳۱۵)

۶۸ ......اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ، عَدَدَ مَافِيْ عِلْمِكَ، صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِكَ. (ص:۳۱۷-۳۱۸)

۶۹ ......اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ، بِعَدَدِ كُلِّ حَرْفٍ جَرٰى بِهِ الْقَلَمُ. (ص:۳۱۸)

۷۰......اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ قَدْرَ "لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" وَاَغِثْنَا وَاحْفَظْنَا وَوَفِّقْنَا لِمَا تَرْضَاهُ، وَاصْرِفْ عَنَّا السُّوْءَ، وَارْضَ عَنِ الْحَسَنَيْنِ رَيْحَانَتَيْ خَيْرِ الْاَنَامِ، وَعَنْ سَائِرِ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَئِمَّةِ الْهُدٰى وَمَصَابِيْحِ الظَّلَامِ، وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ دَارَ السَّلَامِ، يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ يَااَللّٰهُ. (ص:۳۱۸)

۷۱......اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ صَلَاةً تَعْدِلُ جَمِيْعَ صَلَوَاتِ اَهْلِ مَحَبَّتِكَ، وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ سَلَامًا يَعْدِلُ سَلَامَهُمْ. (ص:۳۱۹)

۷۲......اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، صَلَاةً اَنَالُ بِبَرَكَتِهَا التَّسْلِيْمَ فِيْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً اُدْرِكُ بِبَرَكَتِهَا الْاِخْلَاصَ فِيْ سَائِرِ الْاَعْمَالِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُصْلِحُ بِبَرَكَتِهَا الْاَقْوَالَ وَالْاَفْعَالَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً اُحْفَظُ بِهَا مِنْ جَمِيْعِ

السَّیِّئَاتِ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ، صَلَاۃً اَعْصِمُ بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الشَّھَوَاتِ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاۃً اُعَاذُ بِھَا مِنْ کُلِّ الْغَفَلَاتِ.

(ص: ۳۲۵-۳۲۶)

۷۳۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ دَاءٍ وَدَوَاءٍ، وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ کَثِیْرًا.

۷۴۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ، صَلَاۃً تَکُوْنُ عَلَی اللّٰہِ بَابًا مَشْھُوْدًا، وَعَنْ اَعْدَائِہٖ حِجَابًا مَسْدُوْدًا، وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ. (ص ۳۳۳)

۷۵۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاۃً تَھَبُ لَنَا اَکْمَلَ الْمُرَادِ وَفَوْقَ الْمُرَادِ، فِیْ دَارِ الدُّنْیَا وَدَارِ الْمَعَادِ، وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ، وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَدَدَ مَاعَلِمْتَ، وَزِنَۃَ مَاعَلِمْتَ، وَمِلْءَ مَاعَلِمْتَ. (ص: ۳۳۵)

۷۶۔ اَللّٰھُمَّ یَامَنْ بِیَدِہٖ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَمَنْ یَقُوْلُ لِلشَّیْءِ کُنْ فَیَکُوْنُ، اَسْاَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُعَافِیَنِیْ مِنَ الدَّیْنِ، وَتُغْنِیَنِیْ مِنَ الْفَقْرِ، وَاَنْ تَرْزُقَنِیْ رِزْقًا حَلَالًا وَاسِعًا مُبَارَکًا فِیْہِ، وَصَلِّ اللّٰھُمَّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَسَلِّمْ.

۷۷۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَزَوْجَاتِہٖ، مُنْتَھٰی مَرْضَاۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَمَرْضَاتِہٖ. (ص ۳۵۱)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ،
وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

مدینہ منورہ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضری اور اس کے آداب

روضۂ اقدس کی زیارت:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حج کیا اور اس کے بعد میری قبر کی زیارت کی میری وفات کے بعد تو وہ (زیارت کی سعادت حاصل کرنے میں) انہی لوگوں کی طرح ہے جنھوں نے میری حیات میں میری زیارت کی۔ (بیہقی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ (ابن خزیمہ)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے بد سلوکی کی۔ (ابن عدی بسند حسن)

رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھتا ہے میں اس کو سنتا ہوں۔ (بیہقی)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور یہ بات اہل سنت کے عقائد میں سے ہے، اس لئے آپ ﷺ کے جو امتی قبر مبارک پر حاضر ہو کر سلام عرض کرتے ہیں آپ ﷺ ان کا سلام سنتے ہیں اور سلام کا جواب بھی دیتے ہیں، ایسی صورت میں وفات کے بعد آپ ﷺ کی قبر مبارک پر حاضر ہونا اور سلام عرض کرنا ایک طرح بالمشافہ (یعنی آمنے سامنے) سلام پیش کرنے کے برابر ہے تو بلاشبہ ایسی عظیم سعادت ہے جس کو تمام آداب کے ساتھ حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ وفقنا اللہ لزیارۃ الحبیب المصطفی ﷺ

عظیم سعادت:

حج کے بعد سب سے افضل اور سب سے بڑی سعادت سید الانبیاء رحمۃ للعالمین ﷺ کے روضۂ اقدس کی زیارت ہے، رسول اکرم ﷺ کی محبت و عظمت وہ چیز ہے جس کے

بغیر ایمان درست نہیں رہ سکتا۔ لہٰذا مقدس سرزمین میں پہنچنے کے بعد اب روضۂ اقدس کے سامنے خود حاضر ہو کر درود و سلام پڑھنے کی سعادت اور اس پر ملنے والے بے شمار ثمرات و برکات حاصل کریں، جو دور سے درود و سلام پڑھنے سے حاصل نہیں ہوتے۔

جن خواتین و حضرات پر حج فرض ہو ان کے لئے پہلے حج کر لینا اور زیارت مدینہ کے لئے بعد میں جانا بہتر ہے، اور جن پر حج فرض نہ ہو انہیں اختیار ہے کہ چاہے پہلے مدینہ منورہ حاضر ہوں اور بعد میں حج کریں یا حج پہلے کریں اور مدینہ منورہ بعد میں حاضر ہوں۔

جب رُخ طیبہ سفر ہو:

(۱)۔۔۔ جب مدینہ منورہ کا سفر شروع کریں تو حضور اقدس ﷺ کے روضۂ اقدس کی زیارت کی نیت کریں اور یوں نیت کریں:

"اے اللہ میں سرکار دو عالم ﷺ کے مزار مبارک کی زیارت کے لئے مدینہ منورہ کا سفر شروع کرتا ہوں، اے اللہ اسے قبول فرما لیجئے۔" آمین

(۲)۔۔۔ مدینہ منورہ جاتے وقت احرام کی ضرورت نہیں ہے البتہ واپسی پر اگر مکہ مکرمہ آنا ہو تو احرام باندھنا ہوگا اس لئے احرام کی متعلقہ ضروری اشیاء ساتھ رکھیں۔

(۳)۔۔۔ سفر مدینہ میں سنتوں پر عمل کرنے کا بہت ہی خیال رکھیں اس کے لئے مولانا عبدالحکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "علیکم بسنتی" یا حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم کی تالیف "پیارے نبی ﷺ کی پیاری سنتیں" بطورِ خاص مطالعہ میں رکھیں۔

(۴)۔۔۔ اس سفر میں ذوق و شوق اور پورے دھیان اور توجہ کے ساتھ کثرت سے درود شریف پڑھیں، نماز والا درود شریف سب سے افضل ہے۔

جب مدینہ منورہ کی آبادی اور مکانات نظر آئیں تو اپنے شوقِ دید (یعنی زیارت کے جذبے) کو اور زیادہ کریں اور خوب درود و سلام پڑھتے ہوئے مدینہ منورہ میں داخل ہوں۔

مسجد نبوی ﷺ میں حاضری:

(۱)۔۔۔ جب سبز گنبد پر نظر پڑے تو عاشقانہ نظروں سے دیکھیں۔ ہو سکے تو

آتشِ عشق کو اور تیز کرنے کے لئے یہ اشعار بھی پڑھ لیں:

ڈھونڈتی تھی گنبدِ خضریٰ کو تو　　　دیکھ وہ ہے اے نگاہِ بے قرار

ہوشیار اے جانِ مضطر ہوشیار　　　آ گیا شاہِ مدینہ کا دیار

(۲)...... معلم کے یہاں سامان رکھ کر غسل کرلیں تو بہتر ہے ورنہ وضو کریں، اچھا لباس پہنیں اور خوشبو لگائیں اور مسجد نبوی کی طرف ادب واحترام کے ساتھ چلیں، نفلی صدقہ کریں۔

(۳)...... "باب جبرئیل" معلوم ہو تو پہلی مرتبہ اس سے داخل ہونا افضل ہے یا "باب السلام" سے، ورنہ جس دروازے سے داخل ہوں درست ہے۔ داخل ہوتے وقت یہ کہیں: "بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ، وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ"۔

اور دایاں قدم مسجد کے اندر رکھیں اور نفلی اعتکاف کی نیت کرنے کو غنیمت سمجھیں۔

(۴)...... سیدھے "ریاض الجنۃ" آجائیں اگر باآسانی آسکیں ورنہ جہاں جگہ مل جائے اور مکروہ وقت نہ ہو تو وہاں دو رکعت نماز نفل "تحیۃ المسجد" پڑھیں۔

(۵)...... پھر محراب النبی ﷺ کے پاس آئیں اگر باآسانی آسکیں، یہاں حضور اکرم ﷺ کا مبارک منبر تھا، اس جگہ شکرانہ کی نفلیں پڑھیں اور نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ کا دل سے شکر کریں کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے یہاں تک پہنچا دیا اور دعا کریں کہ میں اب سلام عرض کرنے جارہا ہوں میرا سلام قبول ہوجائے۔

روضۂ اقدس پر سلام:

(۱)...... اب بڑے ادب واحترام کے ساتھ اور اپنی نالائقی اور روسیاہی کے استحضار کے ساتھ روضۂ اقدس کی طرف چلیں، جب آپ جالیوں کے سامنے جہاں جالیوں میں چاندی کی تختی لگی ہوئی ہے پہنچ جائیں تو اس جگہ بالکل سامنے ان جالیوں میں تین گول سوراخ نظر آئیں گے۔ پہلے سوراخ پر آنے کا مطلب یہ ہے کہ اس جگہ سے حضور اکرم ﷺ کا چہرۂ انور سامنے ہے۔ اس جگہ عربی میں "الصلاۃ والسلام علی رسول اللہ ﷺ" لکھا ہوا ہے، دیکھئے

(۲)..... یہ سوچیں کہ جو مقام عرشِ اعظم سے افضل ہے آپ وہاں کھڑے ہوئے ہیں۔ علما فرماتے ہیں کہ جس جگہ آپ ﷺ کا جسم مبارک ہے زمین کا وہ ٹکڑا عرشِ اعظم سے افضل ہے۔

یَاخَیْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظُمُہٗ فَطَابَ مِنْ طِیْبِہِنَّ الْقَاعُ وَالْاَکَمُ
نَفْسِی الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاکِنُہٗ فِیْہِ الْعَفَافُ وَفِیْہِ الْجُوْدُ وَالْکَرَمُ

اے زائرِ درگاہِ نبی ! جائے ادب ہے
آئے نہ تیرے دل کے دھڑکنے کی صدا
آہستہ قدم نیچی نگاہ، پست صدا ہو
خوابیدہ یہاں روحِ رسولِ عربی ﷺ ہے

(۳)..... جالیوں سے اندازاً تین چار ہاتھ کے فاصلے پر ادب سے کھڑے ہو جائیں، ہاتھ سیدھے کریں، نظر نیچی کریں، اور دھیان نبی کریم ﷺ کی طرف لگائیں، اور درمیانی آواز سے جو نہ تو بالکل بلند ہو نہ بالکل آہستہ، ادب کے ساتھ رسولِ کریم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کریں اور کہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اور یوں سمجھیں کہ میرا سلام رسولِ خدا ﷺ نے سن لیا ہے اور آپ ﷺ سلام کا جواب دیتے ہیں لہٰذا میرے سلام کا جواب بھی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

(۴)..... اب پورے ادب واحترام اور دھیان کے ساتھ جس قدر ہو سکے درود و سلام پڑھیں جو سا درود شریف چاہیں آپ پڑھ سکتے ہیں مگر ہمارے بزرگوں نے روضہ اقدس پر اس طرح درود و سلام پڑھنے کو لکھا ہے:

اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ، اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہِ، اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ.

آپ یہ الفاظ بار بار بھی دہرا سکتے ہیں، تاہم یہ الفاظ دل سے ادا کریں اور پوری

طرح دھیان حضور اکرم ﷺ کی طرف رہے اور نماز میں جو درود شریف پڑھا جاتا ہے وہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

(۵)......درود و سلام پڑھ کر یوں کہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے:

"وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ" (نساء: آیت نمبر ۶۴)

جن لوگوں نے اپنے اوپر ظلم کیا یعنی گناہ کیا "جَآءُوْكَ" "اے نبی! اگر وہ آپ کے پاس آتے، یہاں کہیں کہ اے اللہ! میں نے اپنے اوپر ظلم کیا لیکن میں آپ کے نبی ﷺ کے پاس آ گیا آپ کی توفیق و کرم سے۔ "فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ" اور وہ اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے تو اللہ تعالیٰ! میں اس آیت پر عمل کر رہا ہوں اور آپ سے معافی چاہ رہا ہوں۔ "وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ" اور ان کے لئے ہمارا رسول بھی معافی چاہتا ہو، "لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا" تو وہ اللہ تعالیٰ کو بہت توبہ کرنے والا اور رحم کرنے والا پاتے۔

یہاں کہیں: اے اللہ کے رسول ﷺ! دو کام میرے اختیار میں تھے، آپ ﷺ کے پاس آنا اور مغفرت مانگنا، تو میں اللہ تعالیٰ کی توفیق و کرم سے آپ ﷺ کے پاس آ گیا اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ رہا ہوں۔ اے اللہ کے رسول! اب آگے آپ کا کام ہے کہ میرے لئے آپ مغفرت مانگئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ" پس میرے لئے مغفرت مانگنا آپ ﷺ کے اختیار میں ہے اور آپ ﷺ کریم ہیں۔

؎ یا رب تو کریمی و رسول تو کریم
صد شکر کہ ما ایم میان دو کریم

یا اللہ تعالیٰ! آپ کریم ہیں آپ کا رسول بھی کریم ہے، سینکڑوں بار شکر ہے کہ ہم دو کریموں کے درمیان ہیں اور دو کریم کے درمیان جس کی کشتی ہوگی وہ انشاء اللہ تعالیٰ کیسے ڈوبے گی؟

پھر عرض کریں کہ اے نبی کریم ﷺ، اے رحمت للعالمین ﷺ، آپ سارے جہاں کے لئے رحمت ہیں اور میں آپ کا ادنیٰ امتی ہوں، ادنیٰ امتی ہونے کی حیثیت سے آپ سے درخواست کرتا ہوں کیونکہ آپ کریم (مہربان) ہیں کہ اپنا دست کرم میری طرف

بڑھائیے اور میرے لیے مغفرت مانگ کر "وَاسْتَغْفَرَلَهُمُ الرَّسُوْلُ" کا جز پورا کر دیجئے ،اس کے بعد خوب دیر تک اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہیں ،لیکن ہاتھ اٹھا کر نہیں ، ہاتھ گرائے ہوئے ہوں ،کیونکہ لوگوں کو غلط فہمی ہوگی کہ نعوذ باللہ حضور اکرم ﷺ سے دعا مانگ رہا ہے ،اگر ہاتھ اٹھانا ہو تو کعبہ شریف کی طرف منہ کر لیں۔

(۶)......اس کے بعد دائیں طرف جالیوں میں جو دوسرا سوراخ ہے اس کے سامنے کھڑے ہو کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس طرح سلام عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ يَاسَيِّدَنَا
اَبَابَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ وَعَنَّا

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ !اے ہمارے سردار ابو بکر صدیق !اللہ تعالیٰ آپ سے اور ہم سے راضی ہو جائیں۔" [اس جگہ عربی میں "ھنا السلام علی ابی بکر الصدیق" لکھا ہوا ہے،خیال رکھیے]

(۷)......اس کے بعد پھر ذرا دائیں طرف ہٹ کر تیسرے سوراخ کے سامنے کھڑے ہو کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس طرح سلام پیش کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
سَيِّدَنَا عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ وَعَنَّا

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ !اے امیر المومنین ہمارے سردار حضرت عمر فاروق! اللہ تعالیٰ آپ سے اور ہم سے راضی ہو جائے۔" [اس جگہ عربی میں "ھنا السلام علی ابی بکر الصدیق" لکھا ہوا ہے]

(۸)......اس کے بعد پھر الٹے ہاتھ اسی پہلے سوراخ کے سامنے آ جائیں جس میں رسول خدا ﷺ ہیں اور نمبر چار پر لکھے ہوئے درود و سلام یا نماز والا درود شریف ذوق وشوق سے پڑھیں اور جن لوگوں نے آپ سے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرنے کو کہا ہے ان کا سلام اپنی زبان میں اس طرح پہنچا دیں مثلاً "یا رسول اللہ! سید کمال الدین اور سید فیضان الرحمٰن نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے آپ ان کا سلام قبول فرمالیں اور وہ آپ سے شفاعت کے امید وار ہیں"۔ اگر نام یاد نہ آئیں تو اس طرح عرض کر دیں:

''یا رسول اللہ! بہت سے لوگوں نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے ان سب کا سلام قبول فرما لیجئے''۔

پھر اس جگہ سے ہٹ کر ایسی جگہ چلے جائیں کہ آپ کے قبلہ رو ہونے میں روضۂ اقدس ﷺ کی طرف پیٹھ نہ ہو اور اللہ تعالیٰ سے خوب رو رو کر اپنے اور اپنے والدین، اساتذہ، مشائخ، بزرگانِ دین، اہل و عیال، ملنے جلنے والوں، دعا کرانے والوں اور تمام مسلمانوں کے لئے دعا کریں۔ ہو سکے تو یہ دعا بھی مانگ لیجئے، ان شاء اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوگا اور دعائیں بھی قبول ہوں گی۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَاغْفِرْ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! مجھے بخش دیں اور پوری امت محمدیہ ﷺ کو بخش دیں۔

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَارْحَمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! مجھ پر رحم فرما دیں اور پوری امت محمدیہ ﷺ پر رحم فرما دیں۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَاهْدِ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اے اللہ تعالیٰ! مجھے ہدایت دیجئے اور پوری امت محمدیہ ﷺ کو ہدایت دیجئے۔

اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ وَعَافِ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اے اللہ تعالیٰ! مجھے عافیت سے رکھیے اور پوری امتِ محمدیہ ﷺ کو عافیت سے رکھیے۔

بس اسی کو سلام کہتے ہیں۔ جب سلام عرض کرنا ہو تو اسی طرح عرض کیا کریں۔

(۱۰) .... جب تک مدینہ منورہ میں قیام رہے کثرت سے روضۂ اقدس کے سامنے حاضر ہو کر سلام عرض کیا کریں خصوصاً پنجوں نمازوں کے بعد، اگر کسی وقت حاضری کا موقع نہ ہو تو پھر آپ مسجد نبوی ﷺ میں کسی بھی جگہ سے سلام عرض کر سکتے ہیں، مگر اس کی وہ فضیلت نہیں جو سامنے حاضر ہو کر سلام عرض کرنے میں ہے۔

مسجد نبوی ﷺ کے باہر سے جب کبھی روضۂ اقدس کے سامنے سے گذریں تو تھوڑی دیر ٹھہر کر مختصر سلام عرض کر کے آگے بڑھیں۔

خواتین کا سلام

(۱)......خواتین کو روضۂ اقدس کی زیارت اور سلام عرض کرنا چاہیئے، اور طریقہ سلام عرض کرنے کا اوپر لکھا گیا ہے، خواتین بھی اس کے مطابق سلام عرض کریں، البتہ (اگر حکومت کی طرف سے ممانعت نہ ہو تو) ان کے لئے رات کے وقت حاضر ہو کر سلام عرض کرنا بہتر ہے، اور جب زیادہ ہجوم ہو تو کچھ فاصلہ ہی سے سلام عرض کیا کریں۔

(۲)......اگر کسی خاتون کو ماہواری آرہی ہو یا وہ نفاس کی حالت میں ہو تو گھر پر قیام کرے۔ سلام عرض کرنے مسجد نبوی میں نہ آئے، البتہ اگر مسجد کے باہر "باب السلام" کے پاس یا کسی اور دروازے کے پاس کھڑی ہو کر سلام عرض کرنا چاہے تو کر سکتی ہے اور جب پاک ہو جائے تو روضۂ مبارک پر سلام عرض کرنے کے لیے چلی جائے۔

(۳)......مدینہ منورہ میں بھی خواتین کو گھر ہی میں نماز پڑھنا افضل ہے کیونکہ انہیں گھر میں نماز ادا کرنے سے مسجد نبوی کی جماعت کا ثواب مل جاتا ہے۔ لیکن اگر خواتین مسجد میں سلام کرنے آئیں اور نماز کا وقت آنے پر مسجد نبوی کی جماعت میں شامل ہو کر نماز ادا کرلیں تو ان کی نماز ہو جائے گی۔

چالیس نمازیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں ادا کرے اور کوئی نماز اس کی فوت نہ ہو، اس کے لئے دوزخ اور عذاب ونفاق سے براءت لکھی جائے گی۔ (مسند احمد)

اس حدیثِ پاک سے مسجد نبوی میں چالیس نمازیں ادا کرنے کی بڑی فضیلت معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ ان نمازوں کی برکت سے نمازی کو دوزخ کے عذاب اور نفاق سے بری فرما دیتے ہیں۔ اس لئے مسجدِ نبوی کی نمازوں کا خاص اہتمام کرنا چاہیے اور چالیس نمازیں ادا کر کے عظیم فضیلت حاصل کرنی چاہیے۔ لیکن مسجدِ نبوی میں چالیس نمازیں ادا کرنا

فرض یا واجب نہیں ہے اور یہ نمازیں حج کا کوئی حصہ نہیں ہیں، اگر کوئی شخص چالیس نمازیں مسجدِ نبوی میں ادا نہ کر سکے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور اس کے حج وعمرہ میں کوئی کمی نہیں۔

فائدہ: خواتین کے لئے مدینہ منورہ میں بھی گھر میں چالیس نمازیں پڑھنا افضل ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ انہیں گھر میں چالیس نمازیں پڑھنے کا ثواب بھی مل جائے گا اس لئے خواتین مسجد نبوی میں چالیس نمازیں ادا کرنے کی فکر نہ کریں اپنے گھروں میں نمازیں ادا کریں۔ ہاں کبھی نماز کے وقت میں مسجد میں ہوں اور مسجد کی جماعت میں شامل ہو جائیں تو ان کی نماز ہو جائے گی۔

اور اگر ماہواری کے عذر کی بناء پر خواتین چالیس نمازیں اپنے گھر میں بھی پوری نہ کر سکیں تو بھی کچھ مضائقہ نہیں بلکہ اس قدرتی اور غیر اختیاری معذوری سے قوی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ خواتین کو محروم نہیں فرمائیں گے۔ خواتین ہر نماز کے وقت وضو کر کے گھر ہی میں مصلے پر بیٹھ کر تھوڑا بہت ذکر کر لیا کریں یہی انشاء اللہ تعالیٰ کافی ہے اور ضروری یہ بھی نہیں۔

مختصر دستور العمل

جب تک مدینہ منورہ میں قیام رہے اس کو بہت ہی غنیمت جانیں اور جہاں تک ہو سکے اپنے اوقات کو ذکر وعبادت میں لگانے کی کوشش کریں، اس سلسلے میں ان امور کا اہتمام بہت مفید ہے۔

۱...... روضۂ اقدس ﷺ پر حاضر ہو کر کثرت سے سلام پڑھیں، کم از کم ہر نماز کے بعد حاضری دیں اور سلام پیش کیا کریں۔

۲...... کثرت سے درود شریف پڑھتے رہیں اور ذکر وتلاوت اور دیگر تسبیحات کا اہتمام رکھیں۔

۳...... ''ریاض الجنۃ'' میں جتنا موقع مل سکے نوافل اور دعائیں کرتے رہیں اور خاص خاص ستونوں کے پاس نفل اور دعا کی کثرت کریں۔ اشراق، چاشت، اوابین، تہجد اور صلوٰۃ التسبیح روزانہ پڑھیں۔ مگر مکروہ اوقات میں ہرگز نوافل مت پڑھیں۔

۴......روضۂ مبارک کے قریب چھ مشہور بابرکت ستون یہ ہیں: (۱) اسطوانۃ السریر۔ (۲) اسطوانۃ الحرس۔ (۳) اسطوانۃ الوفود۔ (۴) اسطوانۃ توبہ ابی لبابہؓ۔ (۵) اسطوانۃ عائشہ۔ (۶) اسطوانۃ الحنانہ۔ روضۂ مبارک کے قریب اصحاب صفہ کا وہ چبوترہ بھی ہے جہاں بیٹھ کر سرورِ دوعالم ﷺ اپنے صحابہؓ کو دین و دانش کی باتیں سکھایا کرتے تھے۔

۵......کبھی کبھی حسب سہولت مدینہ منورہ کی زیارات پر ہوآیا کریں اور مکمل پردہ کے ساتھ جنت البقیع چلے جایا کریں اور وہاں ایصالِ ثواب اور دعاءِ مغفرت کریں اور ان کے وسیلے سے اپنے لئے دعا مانگیں۔

۶......اہلِ مدینہ اور مدینہ منورہ کی چیزوں کی برائی نہ کریں۔ وہاں کے لوگوں کا بھی ادب کریں، اگر کوئی آپ سے بدتمیزی کردے، دھکا مار دے یا کوئی اور تکلیف پہنچ جائے اُف نہ کریں کیونکہ وہ درباری لوگ ہیں اور آپ مہمانِ سرکار ہیں، وہ اہلِ دربار ہیں لہٰذا ان کو چاہیے کہ وہ اپنے مہمانِ سرکار کا اکرام کریں مگر آپ اہلِ دربار کا احترام کریں۔ اپنی اپنی ڈیوٹی اپنے پاس رکھیں، اگر ان سے کوتاہی ہو جائے تو آپ اہلِ دربار کے ادب میں کمی مت کریں اور ان کے بارے میں زبان کو خاموش رکھیں۔

حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ایک شخص نے یہ کہہ دیا کہ یہاں کا دہی کھٹا ہے اور ہمارے ہندوستان کا دہی میٹھا ہے، اسی رات حضور اکرم ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ چھوڑ دو، فوراً واپس جاؤ تمہیں ہندوستان کا دہی اچھا لگتا ہے، ہمارے شہر کا دہی اچھا نہیں لگتا تو کیوں یہاں پر آیا نالائق؟ بہت روئے مگر کام نہیں بنا۔ بے ادبی بڑی خطرناک چیز ہے اس لئے وہاں کی کسی چیز کو کچھ مت کہیں، جتنے لوگ ہیں وہاں ان کو اکرام اور پیار کی نظر سے دیکھیں۔

۷......خرید و فروخت میں بھی مدینہ والوں کی امداد کی نیت رکھیں تاکہ ثواب ملے۔

۸......مدینہ منورہ میں تمام گناہوں سے بے حد بچیں خصوصاً فضول باتیں، بدنگاہی، غیبت چغلی اور لڑائی جھگڑے سے خاص طور پر بچیں۔

مدینہ منورہ سے واپسی

جب مدینہ منورہ سے واپسی کا ارادہ ہو اور مکروہ وقت بھی نہ ہو تو مسجد نبوی ﷺ میں دو رکعت نفل پڑھیں اور پھر روضۂ اقدس کے سامنے الوداعی سلام عرض کرنے جائیں۔ اس کا وہی طریقہ ہے جو سلام عرض کرنے کا پہلے لکھا گیا ہے۔ سلام عرض کرتے وقت رونا آئے تو رو پڑیں اور اس جدائی پر آنسو بہائیں کہ خدا جانے پھر کب اس مقدس در کی حاضری نصیب ہوگی اور دعا کریں: ''یا اللہ تعالیٰ! ہمارے سفر کو آسان فرما اور عافیت و سلامتی کے ساتھ اپنے اہل و عیال میں پہنچا اور دوبارہ حاضری نصیب فرما اور اس حاضری کو میری آخری حاضری نہ بنانا بلکہ عافیت کے ساتھ بار بار عطا فرماتے رہنا۔'' آمین

فائدہ:

مدینہ منورہ کی موت کے بارے میں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کو استطاعت ہو کہ وہ مدینے میں مرے وہ مدینے آکر مر جائے، اس لئے کہ جو مدینہ میں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔ (ترمذی شریف)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اکثر یہ دعا کیا کرتے:

"اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ، وَمَوْتًا فِيْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ"

''اے اللہ! مجھے اپنے راستے کی شہادت اور اپنے پیارے رسول ﷺ کے مقدس شہر میں مرنا نصیب کر'' چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کی دعا قبول ہوئی نمازِ فجر ادا کرتے ہوئے اللہ کے راستے کے زخم کھائے اور مدینہ منورہ ہی میں وفات پائی۔ [تاریخ الخلفا للسیوطیؒ ص: ۱۳۳]

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی یہ سعادت نصیب فرمائے۔ آمین

کہاں ہے میری قسمت یہ حاضری مدینہ
میں جاگتا ہوں یا رب یا خواب دیکھتا ہوں
اے ساکنانِ مدینہ مجھ کو بھی یاد رکھنا

اک دور افتادہ فریاد کر رہا ہے
دل تڑپتا ہے میرا سینے میں
ہائے پہنچوں گا کب مدینے میں
قلب جس کا نہ ہو مدینے میں
اس کا جینا ہے کوئی جینے میں

(استفادہ از "حج و عمرہ" مؤلفہ حضرت مولانا عبدالرؤف سکھروی صاحب دامت برکاتہم و "حرمین شریفین میں حاضری کے آداب" مؤلفہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم ذیل لیے مع اضافہ از مؤلف)

روضۂ اقدس میں حاضری کے موقع پر پڑھے جانے والے درود و سلام

ذیل میں "جامع الصلوات" اور "الصلات والبشر" و دیگر کتب کی مدد سے اکابر اور بزرگانِ دین سے منقول منتخب درود و سلام پیش کیے جا رہے ہیں جن کا روضۂ اقدس پہ حاضری کے موقع پر پڑھنا اور آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کرنا باعث خیر و برکت اور عند اللہ تقرب اور حضور اکرم ﷺ سے محبت و عقیدت میں اضافے کا ذریعہ ثابت ہوگا انشاء اللہ۔

حضور اکرم ﷺ کی خدمتِ مبارکہ میں

۱۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَفْضَلَ الصَّلَوَاتِ، وَاَسْمَى الْبَرَكَاتِ، وَاَزْكَى التَّحِيَّاتِ، فِيْ جَمِيْعِ الْاَوْقَاتِ، عَلٰى اَشْرَفِ الْمَخْلُوْقَاتِ، سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ اَكْمَلِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَالسَّمَاوَاتِ، وَسَلِّمْ عَلَيْهِ يَارَبَّنَا اَزْكَى التَّحِيَّاتِ، فِيْ جَمِيْعِ الْحَضَرَاتِ وَاللَّحَظَاتِ.

۲۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَفْضَلَ وَاَزْكٰى وَاَنْمٰى وَاَعْلٰى صَلَاةٍ صَلَّاهَا عَلٰى اَحَدٍ مِنْ اَنْبِيَائِهٖ وَاَصْفِيَائِهٖ، اَشْهَدُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّكَ بَلَّغْتَ مَا اُرْسِلْتَ بِهٖ، وَنَصَحْتَ اُمَّتَكَ، وَعَبَدْتَ

رَبَّکَ حَتّٰی اَتَاکَ الْیَقِیْنُ، وَکُنْتَ کَمَا نَعَتَکَ اللّٰہُ فِیْ کِتَابِہٖ "لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَاعَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُفٌ رَّحِیْمٌ" فَصَلَوَاتُ اللّٰہِ وَمَلَائِکَتِہٖ وَاَنْبِیَائِہٖ وَرُسُلِہٖ وَجَمِیْعِ خَلْقِہٖ وَسَمَاوَاتِہٖ وَاَرْضِہٖ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ۔

۳......اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ، صَلَاۃً شَارِحَۃً لِصَدْرِہٖ مُوْجِبَۃً لِسُرُوْرِہٖ، وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِہٖ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ وَالْاَوْلِیَاءِ، صَلَاۃً بِعَدَدِ النُّوْرِ وَظُھُوْرِہٖ۔

۴......سَلَامُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَرَحْمَتُہٗ وَبَرَکَاتُہٗ عَلٰی جَمِیْعِ عَوَالِمِکَ الْمُمْتَدَّۃِ کُلِّھَا، ثُمَّ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَلِیْلَہٗ، ثُمَّ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَہٗ، ثُمَّ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَہٗ، ثُمَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ کَصَلَاۃِ اِبْرَاھِیْمَ مِنْ حَیْثُ شَرِیْعَتِکَ، وَکَصَلَاۃِ مَلَائِکَتِہٖ مِنْ حَیْثُ حَقِیْقَتِکَ، وَکَصَلَاتِہٖ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی مِنْ حَیْثُ حَقُّہٗ وَرَحْمَانِیَّتُہٗ، ثُمَّ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَنْ جَاوَزَ فِی السَّمَاوَاتِ الْعُلَا، مَقَامَاتِ الرُّسُلِ وَالْاَنْبِیَاءِ، وَزَادَ رِفْعَۃً وَاسْتَعْلٰی، عَلٰی ذَوَاتِ الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی، وَبَلَغَ الْغَایَۃَ الْقُصْوٰی، وَالْمَقْصُوْدَ الَّذِیْ عَجَزَتْ عَنْہُ قُوَّۃُ اُوْلِی النُّھٰی، ثُمَّ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَنْ ظَھَرَ بِالْکَمَالَاتِ، وَبَشَرِیَّتِہٖ فِیْ عَالَمِ الْاَرْضِ وَالسَّمَاوَاتِ۔

۵......اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاۃً اُعَاذُ بِھَا مِنْ کُلِّ الْغَفَلَاتِ، اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَانَبِیَّ اللّٰہِ، اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ، اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَاصَفِیَّ اللّٰہِ، اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَاصَفْوَۃَ اللّٰہِ، اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ

يَاعَبْدَ اللهِ، اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاسَيِّدِیْ يَاذَا الْمَحْبُوْبِ لِاَهْلِ الْحُبِّ، اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاسَيِّدِیْ يَارَسُوْلَ اللهِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ، صَلَاةً وَسَلَامًا يَكُوْنَانِ بِقَدْرِ عَظَمَةِ الذَّاتِ، وَآلِكَ وَصَحْبِكَ وَالزَّوْجَاتِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى جَمَالِ حَضَرَاتِكَ وَجَمِيْلِ مَصْنُوْعَاتِكَ.

۲..... عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللهِ مِنْ صَلَوَاتِ اللهِ وَتَسْلِيْمَاتِهٖ، وَتَحِيَّاتِهٖ وَبَرَكَاتِهٖ، فِیْ كُلِّ لَحْظَةٍ مَايُمَاثِلُ فَضْلَكَ الْعَظِيْمَ، وَيُعَادِلُ قَدْرَكَ الْفَخِيْمَ، وَيَجْمَعُ لَكَ فَضَائِلَ جَمِيْعِ اَنْوَاعِ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيْمِ.

۷..... اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِیَّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاخِيَرَةَ اللهِ مِنْ خَلْقِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاحَبِيْبَ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاسَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاقَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابَشِيْرُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَذِيْرُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَزْوَاجِكَ الطَّاهِرَاتِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَصْحَابِكَ اَجْمَعِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ، وَسَائِرِ عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ، جَزَاكَ اللهُ عَنَّا يَارَسُوْلَ اللهِ اَفْضَلَ مَاجَزٰی نَبِيًّا وَرَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِهٖ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ كُلَّمَاذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ، وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُوْنَ، وَصَلَّى اللهُ عَلَيْكَ فِی الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ، اَكْمَلَ وَاَفْضَلَ وَاَطْيَبَ مَاصَلّٰى عَلٰى اَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ،

كَمَا اسْتَنْقَذْنَا بِكَ مِنَ الضَّلَالَةِ، وَبَصَّرْنَا بِكَ مِنَ الْعَمٰى وَالْجَهَالَةِ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، وَاَمِيْنُهٗ وَخِيَرَتُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ، وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ، وَاَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ، وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ، وَجَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ، اَللّٰهُمَّ آتِهٖ نِهَايَةَ مَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَسْاَلَهُ السَّائِلُوْنَ، وَخُصَّهٗ بِالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ وَالْوَسِيْلَةِ وَالْفَضِيْلَةِ، وَبُغَايَةَ مَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَاْمُلَهُ الْآمِلُوْنَ۔

حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی خدمت میں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا صَاحِبَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ، يَا اَبَا بَكْرٍ وَيَا عُمَرُ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، فَجَزَاكُمَا اللّٰهُ عَنِ الْاِسْلَامِ وَاَهْلِهٖ اَفْضَلَ مَا جَزٰى بِهٖ وَزِيْرَىْ نَبِيٍّ فِيْ حَيَاتِهٖ، وَعَلٰى حُسْنِ خِلَافَتِهٖ فِيْ اُمَّتِهٖ بَعْدَ وَفَاتِهٖ، فَجَزَاكُمَا اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ مُرَافَقَتَهٗ فِيْ جَنَّتِهٖ، وَاِيَّانَا مَعَكُمَا بِرَحْمَتِهٖ، اِنَّهٗ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ۔

بعد نذرانہ درود و سلام اللہ تعالیٰ سے دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ رَسُوْلَكَ وَاَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ، وَاُشْهِدُ الْمَلَائِكَةَ النَّازِلِيْنَ عَلٰى هٰذِهِ الرَّوْضَةِ الْكَرِيْمَةِ وَالْعَاكِفِيْنَ، اَنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، وَاَشْهَدُ اَنَّ كُلَّ مَا جَاءَ بِهٖ مِنْ اَمْرٍ وَنَهْيٍ وَخَبَرٍ عَمَّا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ فَهُوَ حَقٌّ لَا كِذْبَ فِيْهِ وَلَا افْتِرَاءَ. وَاِنِّيْ مُقِرٌّ لَكَ يَا اِلٰهِيْ، بِجِنَايَتِيْ وَمَعْصِيَتِيْ فِي الْخَطْرَةِ وَالْفِكْرَةِ وَالْاِرَادَةِ وَالْغَفْلَةِ، وَمَا اسْتَاْثَرْتَ عَنِّيْ مِمَّا اِذَا شِئْتَ اَخَذْتَ بِهٖ، وَاِذَا شِئْتَ عَفَوْتَ عَنْهُ، مِمَّا هُوَ مُتَضَمِّنٌ لِلْكُفْرِ وَالنِّفَاقِ وَالْبِدْعَةِ

أَوِ الضَّلَالِ أَوِ الْمَعْصِيَةِ أَوْ سُوْءِ الْأَدَبِ مَعَكَ، وَمَعَ رَسُوْلِكَ وَمَعَ أَنْبِيَائِكَ وَأَوْلِيَائِكَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَالْجِنِّ وَالْإِنْسِ، وَمَا خَلَقْتَ مِنْ شَيْءٍ فِيْ مُلْكِكَ، فَقَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ بِجَمِيْعِ ذٰلِكَ، فَاغْفِرْلِيْ، وَامْنُنْ عَلَيَّ بِالَّذِيْ مَنَنْتَ بِهٖ عَلٰى أَوْلِيَائِكَ؛ فَإِنَّكَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ. (جامع الصلوات، متفرق مقامات، والصلات والبشر، ص: ۱۲۸-۱۳۸)

فائدہ:

(۱) ابن ابی فدیک رحمۃ اللہ علیہ اپنی مروی احادیث میں نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص نبی کریم ﷺ کے روضہ مبارک میں حاضر ہو کر درج ذیل آیت اور درود ۷۰ مرتبہ پڑھتا ہے ایک فرشتہ اس کا نام لے کر پکار کر جواب دیتا ہے:

"اے فلاں شخص! اللہ تجھ پر بھی رحمت نازل کرے اور تیری ہر حاجت پوری ہو۔"

وہ آیت اور درود یہ ہے:

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (سورۃ احزاب، آیت: ۵۶)

"صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ".

(۲) حضور ﷺ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد آپ ﷺ کی چہیتی صاحبزادی لخت جان سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا قبر مبارک پر حاضر ہوئیں اور انتہائی غم و اندوہ کے عالم میں قبر شریف کی مٹی اٹھا کر اپنے مبارک چہرہ پر ملیں، اور رو رو کر یہ اشعار پڑھتی رہیں:

مَاذَا عَلٰى مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ أَحْمَدَ
أَنْ لَّا يَشُمَّ مَدَى الزَّمَانِ غَوَالِيَا
صُبَّتْ عَلَيَّ مَصَائِبُ لَوْ أَنَّهَا
صُبَّتْ عَلَى الْأَيَّامِ صِرْنَ لَيَالِيَا

(الصلات والبشر، ص: ۱۳۵-۱۳۶)

اردو کے چند منتخب اشعار

(روضۂ اقدس پہ انہیں پڑھیں اور حضورِ اکرم ﷺ کے ساتھ اپنی محبت کو جلا بخشیں)

۱......اے رسولِ امیں، خاتم المرسلیں! تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
ہے عقیدہ یہ اپنا بصدق و یقیں! تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
دستِ قدرت نے ایسا بنایا تجھے، جملہ اوصاف سے خود سجایا تجھے
اے ازل کے حسیں! اے ابد کے حسیں! تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
چار یاروں کی شان جلی ہے بھلی ہے یہ صدیقؓ، فاروقؓ، عثمانؓ، علیؓ
شاہد عدل ہیں یہ ترے جانشیں! تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

(از کلام حضرت شاہ نفیس الحسینی صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

۲......امیدیں اور ہیں لاکھوں لیکن بڑی امید ہے یہ
کہ ہو سگانِ مدینہ میں مرا نام شمار
جیوں تو ساتھ سگانِ حرم کے تیرے پھروں
مروں تو کھائیں مدینہ کے مجھ کو مور و مار
جو یہ نصیب نہ ہو اور کہاں نصیب میرے
کہ میں ہوں اور سگانِ حرم کی تیرے قطار
اُڑا کے باد میری مشتِ خاک کو پسِ مرگ
کرے حضور ﷺ کے روضہ کے آس پاس نثار

(از کلام حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ)

۳......اے ختمِ رسل کتنے بشر آپ کے صدقے
ہر شر سے ہوئے پاک، بنے رشکِ نگینہ
اے صلِّ علیٰ آپ کا فیضانِ رسالت
جو مثلِ حجر تھا وہ ہوا مثلِ نگینہ

جو ڈوبنے والا تھا ضلالت کے بھنور میں
اب رہبر امت ہے وہ گمراہ سفینہ

۴......مدینہ میں مرنا مقدر میں ہو
خدا سے دعا یہ بھی کرتے ہیں ہم

یہ نالائقوں پر ہے رب کا کرم
محمد ﷺ کی نگری میں رہتے ہیں ہم

شفاعت محمد ﷺ کی بھی ہو نصیب
دعا رات دن یہ بھی کرتے ہیں ہم

مدینہ میں ہر سال ہو حاضری
خدا سے یہ فریاد کرتے ہیں ہم

(از کلام حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم)

مختصر نقوشِ سیرت

✿......ولادت باسعادت سے ۵۰ یا ۵۵ دن قبل اصحابِ فیل کا واقعہ پیش آیا جو مصری عالم و محقق محمود پاشا کی تحقیق کے مطابق ۵۷۱ء اور بقول علامہ ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ ۵۷۰ء میں رونما ہوا۔

✿......اس واقعے کے ۵۰ یا ۵۵ دن بعد صبح صادق کے وقت دوشنبہ بتاریخ ۸، ۹ یا ۱۲ ربیع الاول کو حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کے ہاں حضرت آمنہ کے بطنِ مبارک سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ ابھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم شکم مادر ہی میں تھے کہ آپ کے والد حضرت عبداللہ کا انتقال ہو گیا۔

✿......ولادت باسعادت کے ساتویں دن عبدالمطلب نے آپ کا عقیقہ کیا اور محمد نام رکھا اور والدہ ماجدہ نے احمد نام رکھا۔

❁..... ولادت کے بعد آپ کی والدہ ماجدہ نے ۳، ۴ روز تک دودھ پلایا۔

❁..... ثویبہؓ کے بعد حلیمہ سعدیہؓ نے آپ کو دودھ پلایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاں قبیلہ سعد میں اپنی طفولیت کے چار سال گزارے۔

❁..... جب آپ کی عمر دو، ڈھائی سال کی ہوئی تو دو فرشتے آئے اور انہوں نے آپ ﷺ کے سینہ مبارک کو چاک کیا اور اس کو حکمت و انوارات سے بھر دیا یہ شق صدر کا پہلا واقعہ تھا۔

❁..... جب آپ کی عمر چھ سال کی ہوئی تو والدہ ماجدہ حضرت آمنہ کا ابواء (مدینہ منورہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے) میں انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دادا عبدالمطلب کی کفالت میں آ گئے۔

❁..... دو سال آپ دادا کی کفالت میں رہے، جب آپ کی عمر آٹھ سال دو مہینے دس دن ہوئی تو عبدالمطلب کا انتقال ہو گیا اور آپ اپنے چچا ابوطالب کی کفالت میں آ گئے۔

❁..... دس سال کی عمر میں دوسری مرتبہ شق صدر ہوا۔

❁..... بارہ سال کی عمر میں پہلی دفعہ اپنے چچا ابو طالب کے ہمراہ شام کی طرف بغرض تجارت سفر کے لئے روانہ ہوئے۔

❁..... عمر مبارک چودہ، پندرہ یا بیس سال کی تھی کہ قریش اور بنی قیس کے درمیان حرب فجار کا واقعہ پیش آیا، آپ ﷺ نے اس کو قریب سے دیکھا لیکن جنگ میں حصہ نہیں لیا۔

❁..... اسی سال ذیقعدہ میں حلف الفضول کا واقعہ پیش آیا، آپ نے امن و امان کے اس معاہدے میں شرکت فرمائی۔

❁..... جب عمر کچھ اور زیادہ ہوئی تو ذریعہ معاش کی طرف توجہ کرنا ضروری سمجھا اور مکہ میں چند قیراط کے عوض اجیاد نامی مقام پر بکریاں چرانے کا پیشہ اختیار فرمایا۔

[مسجد حرام کی موجودہ توسیع میں "باب اجیاد" اسی محلہ کی جانب واقع ہے]

❁..... ۲۵ سال کی عمر میں حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کا مال تجارت لے کر ان کے غلام میسرہ کے ہمراہ شام کا دوسرا سفر فرمایا جس میں آپ کو خوب نفع ہوا۔ آپ کی صداقت

اور شرافت سے متاثر ہو کر حضرت خدیجہؓ نے آپ کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا، آپ نے اسے قبول فرمالیا اور ان سے نکاح کرلیا۔ اس وقت آپ کی عمر ۲۵ سال اور حضرت خدیجہ کی عمر ۴۰ سال تھی۔ مہر ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی مقرر ہوئی (جو پانچ سو درہم شرعی بنتے ہیں)۔

❁ ... ۳۰ سال کی عمر میں بڑی صاحبزادی حضرت زینبؓ کی ولادت ہوئی۔ ۳۳ سال کی عمر میں دوسری صاحبزادی حضرت رقیہؓ پیدا ہوئیں۔

❁ ...... ۳۵ برس کی عمر میں قریش نے کعبہ کو از سر نو تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دستِ مبارک سے حجر اسود رکھنے کا شرف حاصل ہوا۔

❁ ...... جب آپ کی عمر چالیس برس ایک دن کی ہوئی تو ظاہری طور پر باضابطہ آپ کو خلعت نبوت کے ساتھ سرفراز کیا گیا اس موقعہ پر شق صدر کا تیسرا واقعہ بھی پیش آیا اور قرآن مجید کی پانچ آیتیں نازل ہوئیں۔

❁ ...... ابتداءً دو رکعتیں صبح کی اور دو رکعتیں عصر کی اسی وقت فرض ہوئیں۔

❁ ...... نبوت ملنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خفیہ طور پر لوگوں میں تبلیغ شروع کی، چنانچہ سب سے پہلے مردوں میں حضرت ابو بکر صدیقؓ نے، عورتوں میں زوجہ مطہرہ سیدہ خدیجہؓ نے اور بچوں میں حضرت علیؓ نے اور غلاموں میں حضرت زید بن حارثہؓ نے اسلام قبول کیا۔

❁ ...... نیز ۱ نبوی ہی کے آغاز میں حضرت فاطمہؓ پیدا ہوئیں۔

❁ ...... تین سال کے بعد علانیہ طور پر دین کی دعوت دینا شروع کی، چنانچہ آپ ﷺ کوہ صفا پر تشریف لے گئے اور قریش والوں کو نام بنام پکار کر اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔

❁ ...... کفار مکہ نے اسلام کی پھیلتی ہوئی دعوت اور مسلمانوں کی تعداد میں روز بروز ہونے والے اضافے کو روکنے کی کوشش شروع کردی اور مسلمانوں کی ایذاء رسانی میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ جب کفار کے مظالم بڑھتے چلے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ پہلی مرتبہ ۵ نبوی میں ۱۲ مردوں اور ۴ عورتوں نے اور اسی سال دوسری مرتبہ ۸۳ مردوں اور ۱۸ عورتوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔

✿..... یکم محرم الحرام ۷؁ نبوی کو قریش نے بنی عبد المطلب اور بنی ہاشم سے مقاطعہ (اقتصادی بائیکاٹ) کیا اور ایک پہاڑ کی گھاٹی میں آپ ﷺ اور آپ کے رفقاء نیز ابولہب کے سوا باقی تمام بنی ہاشم کو مقید کر دیا گیا، تین سال تک آپ اور آپ کے تمام رفقاء اسی گھاٹی میں مقید رہے۔

✿..... ۱۰؁ نبوی کو قدرتی طور پر دیمک نے مقاطعہ کے عہد نامے کو کھا لیا۔ اس طرح شعب ابی طالب سے رہائی ملی۔

✿..... ۱۰؁ نبوی ہی میں شعب ابی طالب سے رہائی کے کچھ عرصہ بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب کا انتقال ہو گیا اس کے تین دن بعد آپ کی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا بھی انتقال ہو گیا۔ اس سال کو "عام الحزن" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

✿ اسی سال ماہِ شوال میں آپ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ طائف کا سفر کیا اور وہاں کے سرداروں کو دین اسلام قبول کرنے کی دعوت دی مگر ان لوگوں نے دعوت قبول کرنے کے بجائے آپ کو فوراً اپنے شہر سے نکل جانے کا حکم دیا اور شہر کے اوباش لڑکوں کو آپ کے پیچھے لگا دیا۔ ان لڑکوں نے آپ کو اتنے پتھر مارے کہ آپ کا جسم مبارک لہولہان ہو گیا۔

✿..... جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے واپس تشریف لائے تو بچوں کی تربیت اور پرورش تبلیغ اسلام میں رکاوٹ پیدا کرنے لگی چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ داری انتظامات کی خاطر اسی سال حضرت سودہ بنت زمعہ سے نکاح فرمایا۔ ایک قول کے مطابق اسی سال ۱۰؁ حضرت عائشہؓ سے بھی نکاح فرمایا۔

✿..... رجب ۱۱؁ نبوی کو معراج کا واقعہ پیش آیا شق صدر کا چوتھا واقعہ بھی پیش آیا اور پانچ نمازیں فرض ہوئیں۔ ایک قول کے مطابق شوال ۱۱؁ نبوی کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔

✿..... ۱۱؁ نبوی موسم حج میں ۶ یا ۸ انصاری صحابہ رضی اللہ عنہم مشرف باسلام ہوئے۔

✿ ۱۲؁ نبوی کو موسم حج میں ۱۲ انصاری صحابہ مدینہ منورہ سے تشریف لائے اور منی

میں جمرہ عقبہ کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی۔ اسے بیعت عقبہ اولیٰ کہا جاتا ہے۔

❁ اگلے سال ۱۳ نبوی کو حج کے موقع پر ۷۳ مرد اور ۲ عورتیں مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ آئے اور عقبہ میں آپ کے دستِ مبارک پر بیعت کی اسے بیعت عقبہ ثانیہ کہا جاتا ہے۔

❁ بیعت عقبہ ثانیہ کے متصل بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دے دی۔

❁ ...پھر ربیع الاول ۱ھ بروز جمعرات آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ سے بغرضِ ہجرت مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوگئے۔

❁..... راستے میں تین دن غارِ ثور میں روپوش رہے، تین دن کے بعد دوشنبہ یعنی پیر کی رات غارِ ثور سے نکل کر مدینہ منورہ سے قریب مقامِ قبا میں قیام کیا ۱۴ دن وہیں رہے اور مسجدِ تقویٰ (یعنی مسجدِ قبا،) کی بنیاد ڈالی جو اسلام میں سب سے پہلی مسجد ہے۔

❁ ... بروز جمعہ قباء سے رخصت ہوکر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوگئے، راستے میں بنی سالم بن عوف کے محلہ میں پہلی دفعہ جمعہ کی نماز ادا فرمائی اور اسی روز مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔

❁..... ابتدا میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر میں تقریباً سات ماہ تک قیام فرمایا۔

❁ ۱ھ ہی میں مسجدِ نبوی اور اس کے ساتھ دو حجرے تعمیر کروائے اور حضرت ابو ایوبؓ کے گھر سے ان حجروں میں منتقل ہوگئے۔

❁ ... اسی سال ماہ شوال میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مدینہ منورہ میں رخصتی ہوئی۔ نیز اسی سال مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخات یعنی بھائی چارگی بھی قائم کی۔

❁... اسی سال میثاقِ مدینہ کی تاریخی دستاویز تیار ہوئی اور مسلمانوں اور یہودِ مدینہ کے درمیان امن و امان کا معاہدہ طے پایا۔

❁ . اسی سال جہاد کا حکم نازل ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲ سریہ روانہ فرمائے:

۱۔۔۔۔۔سریہ حمزہؓ ماہِ رمضان میں۔ ۲۔۔۔۔۔سریہ عبیدۃ ابن الحارث ماہِ شوال میں۔

۔۔۔۔۔ ۲ ھ میں تحویلِ قبلہ کا حکم نازل ہوا اور مسلمان بیت المقدس کی طرف رخ کرنے کے بجائے بیت اللہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے لگے۔

۔۔۔۔۔اسی سال ماہِ صفر میں غزوۂ ابواء، ماہِ ربیع الاول میں غزوۂ بواط، جمادی الاولیٰ میں غزوۂ عشیرہ اور جمادی الثانیہ میں غزوہ سفوان واقع ہوا۔

۔۔۔۔۔رجب ۲ ھ سریہ (فوجی دستہ) عبداللہ بن جحشؓ کو مکہ مکرمہ اور طائف کے درمیان نخلستان کے علاقے کی طرف روانہ فرمایا نیز سریہ عمیر اور سریہ سالم بھی روانہ فرمائے، نیز سریہ زید بن حارثہ بھی روانہ فرمایا۔

۔۔۔۔۔۱۷ رمضان المبارک ۲ ھ میں اسلام کا سب سے پہلا عظیم الشان معرکہ غزوۂ بدر کا واقعہ رونما ہوا جس میں ۷۰ کافر قتل اور ۷۰ گرفتار ہوئے، مسلمانوں میں سے ۱۴ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوئے اور یہ معرکہ جمعہ کے دن پیش آیا، بدر سے واپسی پر غزوہ بنی قینقاع پیش آیا۔

۔۔۔۔۔اسی سال رمضان المبارک ہی میں حضرت رقیہؓ کا انتقال ہوا۔

۔۔۔۔۔غزوۂ بدر سے واپسی پر پہلی مرتبہ عید الفطر کی نماز ادا کی گئی۔ رمضان کے روزے اور صدقۂ فطر بھی اسی سال واجب ہوئے نیز عید الاضحیٰ کی نماز اور قربانی بھی اسی سال واجب ہوئی۔

۔۔۔۔۔اسی سال ماہِ ذوالحجہ میں حضرت فاطمۃ الزہراءؓ کا حضرت علیؓ کے ساتھ نکاح ہوا۔

۔۔۔۔۔ ۳ ھ میں دو غزوے ہوئے: ۱۔۔۔۔۔غزوۂ اُحد۔ ۲۔۔۔۔۔۱۶ شوال بروز اتوار کو غزوہ حمراء الاسد۔

اور دو سریے روانہ فرمائے: ۱۔۔۔۔۔محمد بن مسلمہؓ۔ ۲۔۔۔۔۔سریہ زید بن ثابتؓ۔

۔۔۔۔۔اسی سال ماہِ شعبان میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے عقدِ نکاح فرمایا نیز حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی ولادت بھی اسی سال ماہِ رمضان میں ہوئی۔

۔۔۔۔۔ ۴ ھ میں تین غزوے پیش آئے: ۱۔۔۔۔۔غزوۂ بنی نضیر۔ ۲۔۔۔۔۔غزوۂ بدر صغریٰ۔ ۳۔۔۔۔۔غزوہ ذات الرقاع۔

اور چار سریے روانہ فرمائے: ۱۔سریہ ابو سلمہ (یکم محرم)۔ ۲۔سریہ عبد اللہ بن انیس (ماہ محرم الحرام)۔ ۳۔سریہ منذر۔ ۴۔سریہ مرثد۔

❁ ...اسی سال حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا اور ماہ شوال میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے عقد نکاح فرمایا۔

❁ ...اسی سال ماہ شعبان میں حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی ولادت ہوئی۔

❁ ۵ ھ میں غزوات پیش آئے: ۱...ماہ ربیع الاول میں دومۃ الجندل۔

۲...غزوۂ مریسیع ماہ شعبان میں۔ ۳...غزوۂ خندق (غزوۂ احزاب)۔

❁ ...ایک قول کے مطابق اسی سال حج بھی فرض ہوا۔

❁ ...ماہ جمادی الاولیٰ میں حضرت عبد اللہ بن عثمانؓ یعنی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے کا انتقال ہوا۔

❁ ...ماہ شوال کے آخر میں حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا۔

❁ ...حضرت زینب بنت جحشؓ اور حضرت جویریہ بنت الحارثؓ سے عقد نکاح فرمایا۔

❁ ...۶ ھ میں تین غزوات پیش آئے: ۱...غزوۂ بنی لحیان۔

۲...غزوۂ غابہ (ذی قرد)۔ ۳...غزوۂ حدیبیہ ماہ ذیقعدہ میں۔

اور گیارہ سریے روانہ فرمائے: ۱...سریہ محمد بن مسلمہؓ۔ ۲...سریہ عکاشہؓ۔

۳...سریہ زید بن حارثہؓ۔ ۴...سریہ عبد الرحمٰن بن عوفؓ۔ ۵...سریہ علیؓ۔

۶...سریہ زید بن حارثہؓ۔ ۷...سریہ عبد الرحمٰن بن عتیک۔ ۸...سریہ عبد اللہ بن رواحہؓ

۹...سریہ کرز بن جابرؓ۔ ۱۰...سریہ عمرو الضمریؓ۔ ۱۱...سریہ محمد بن مسلمہؓ۔

❁ ...اسی سال سلاطین عالم کے نام دعوتی خطوط ارسال کیے گئے۔

❁ ...ماہ محرم الحرام ۷ ھ میں غزوۂ خیبر کا واقعہ رونما ہوا۔

❁ ...پانچ سریے روانہ فرمائے: ۱...سریہ ابو بکرؓ۔ ۲...سریہ بشیر بن سعدؓ۔

۳.....سریہ غالب بن عبداللہؓ۔ ۴.....سریہ بشیر بن سعید یا سعدؓ۔ ۵.....سریہ عمرؓ۔

.....صلح حدیبیہ کے معاہدے کے تحت اس سال عمرۃ القضاء ادا کیا۔

.....اسی سال سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا ماہِ صفر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عقدِ نکاح میں آئیں، اسی طرح حضرت امّ حبیبہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہما کو بھی اسی سال ماہِ صفر میں آپ علیہ السلام کے عقدِ نکاح میں آنے کا شرف حاصل ہوا۔

.....مہاجرینِ حبشہ بھی اسی سال غزوۂ خیبر کے موقع پر مدینہ منورہ واپس لوٹ آئے۔

.....۸ھ میں تین غزوات پیش آئے: ۱.....فتح مکہ ماہِ رمضان المبارک میں۔

۲.....غزوۂ حنین ماہِ شوال میں۔ ۳.....غزوۂ طائف ماہِ شوال میں۔

اور دس سریے روانہ فرمائے: ۱.....سریہ غالبؓ بجانب بنی ملوح ۲.....سریہ غالبؓ بجانب فدک۔ ۳.....سریہ شجاعؓ۔ ۴.....سریہ کعبؓ۔ ۵.....سریہ عمرو بن العاصؓ۔

۶.....سریہ ابوعبیدہ بن الجراحؓ۔ ۷.....سریہ ابوقتادہؓ۔ ۸.....سریہ خالدؓ۔

۹.....سریہ طفیل بن عمرو دوسیؓ۔ ۱۰.....غزوۂ موتہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے عظیم الشان اہتمام کیا تھا اس لئے اس کو غزوہ کہتے ہیں، ویسے یہ سریہ ہے غزوہ نہیں ہے)۔

.....اسی سال ماہِ ذیقعدہ میں غزوۂ طائف سے واپسی کے موقع پر جعرانہ کے مقام سے احرام باندھ کر عمرہ کے لئے تشریف لے گئے۔

.....اسی سال رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینبؓ کا انتقال ہوا۔

.....اسی سال ۸ ذی الحجہ کو رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے ابراہیمؓ کی ولادت ہوئی۔

.....۹ھ میں صرف ایک غزوہ واقع ہوا یعنی غزوۂ تبوک ماہِ رجب میں یہ آنحضرت ﷺ کا آخری غزوہ تھا، نیز اسی سال چار سریے بھی روانہ فرمائے: ۱.....سریہ علقمہؓ۔

۲.....سریہ علیؓ۔ ۳.....سریہ عکاشہؓ۔ ۴.....سریہ قطبہ بن عامرؓ۔

.....اسی سال ماہِ شعبان میں رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت امّ کلثومؓ کا انتقال ہوا۔

.....ذیقعدہ ۹ھ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیرِ حج بنا کر مکہ معظمہ روانہ فرمایا۔

۞……راجح قول کے مطابق رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم کا انتقال بھی اسی سال میں ہوا۔

۞……اسی سال اکثر قبائل کے وفود حاضرِ خدمت ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

۞……۱۰ھ: اس میں دو سریے روانہ فرمائے: ۱……سریۂ خالد بن ولیدؓ بجانب نجران
۲……سریۂ علیؓ بجانب یمن۔

۞……اسی سال ۲۵ ذیقعدہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حج کے لئے مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوئے اور ۴ ذی الحجہ بروز اتوار مکہ معظمہ میں داخل ہوئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی عظیم الشان جماعت بھی ہمراہ تھی جس کی تعداد ایک لاکھ سے زائد منقول ہے۔

۞……۹ ذی الحجہ کو عرفات تشریف لے جا کر ایک مفصل اور بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا جو نصائح اور حکم سے بھرا ہوا تھا اور خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری خطبہ اور پیغام تھا۔

۞……۱۵ روز مکہ مکرمہ میں قیام فرما کر مدینہ منورہ واپس تشریف لے آئے۔

۞……واپسی کے بعد ۲۶ صفر ۱۱ھ بروز پیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی سرکردگی میں ایک عظیم الشان سریہ تیار فرمایا جس میں حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت ابوعبیدہؓ جیسے اکابر صحابہ بھی شامل تھے۔

۞……۲۸ صفر ۱۱ھ بروز بدھ کی رات قبرستان بقیع غرقد میں تشریف لیجا کر اہلِ قبور کے لئے دعاءِ مغفرت کی۔

۞……قبرستان سے واپس کے بعد سر مبارک میں درد شروع ہوا جو مرض کی شکل اختیار کر گیا۔

۞……رفتہ رفتہ جب مرض بڑھتا گیا اور مسجد تک بھی تشریف لانے میں دقت ہونے لگی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو لوگوں کی امامت کا حکم دیا۔ یوں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کی حیاتِ طیبہ میں تقریباً ۱۷ نمازیں پڑھائیں۔

۞……بروز دوشنبہ (پیر) بوقت دوپہر بتاریخ ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ اس عالمِ فانی سے رحلت فرما کر رفیقِ اعلیٰ سے جا ملے، مشہور قول یہی ہے۔

- ....بعض حضرات نے یکم ربیع الاول کو تاریخ وفات قرار دیا ہے۔
- ....حافظ ابن حجر عسقلانی نے تاریخ وفات ۲ ربیع الاول کو راجح قرار دیا ہے۔
- ....صحیح بخاری کی روایت کے مطابق اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک تریسٹھ ۶۳ برس تھی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(نوٹ: مذکورہ بالا مضمون فتح الباری، سیرت ابن ہشام، سیرت المصطفیٰ، زرقانی، اوجز السیر وغیرہ مستند کتب سیرت سے ماخوذ ہے، طوالت کے خوف سے ہر پیراگراف پر الگ سے حوالہ نہیں دیا گیا)۔

محبتِ رسولؐ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگی کے حسین نقوش

اس عشق کی منزل میں قدم سوچ کے رکھنا کہ دریائے محبت کے کنارے نہیں ہوتے

صحابہ کرامؓ، تابعینؒ کے حضور ﷺ کے ساتھ عشق ووفا کے جو بے مثال مظاہرے سامنے آئے ہیں تو ناظر بے ساختہ فیصلہ دینے پر مجبور ہوتا ہے کہ محبت رسول ﷺ اگر مسلمان اب بھی قلب وجگر میں ترجیحی بنیادوں سے داخل کریں تو انشاء اللہ اتباع رسول ﷺ کو مشعل راہ بنانا ناگزیر ہو جاتا ہے، احکامِ الٰہی اور سیرت نبوی ﷺ کی پیروی محب رسول ﷺ کے رگ وریشہ میں سما جاتے ہیں، مسلمان اپنی آخرت سنوارنے میں کامیاب ہو جاتا ہے اور آج کے دور کے مسلمان کے دل میں بھی وہ قوت رونما ہو جاتی ہے جس سے جہاں بینی اور جہاں بانی کے مراحل استقبال کے لئے بے تاب ہوتے ہیں۔ اسی کو علامہ اقبالؒ نے فرمایا ہے:

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

حضور اکرم ﷺ کی ذات گرامی سے محبت کے جو بے مثل نقوش صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مقدس زندگی میں دیکھے جاتے ہیں، اس کے طفیل ہی تو ان کو دنیا میں اقتدار اور آخرت میں عزت ووقار ملا۔ یہ ان کی محبت مصطفوی ﷺ کا کمال تھا کہ مشکل سے مشکل حالات میں

اور کٹھن سے کٹھن اوقات میں بھی اتباع رسول ﷺ سے ان کو کوئی طاقت ایک ذرہ بھی پیچھے نہ ہٹا سکی۔ ہمالیہ جیسے پہاڑ تو اپنی جگہ سے ہل جانے کا احتمال رکھتے ہیں لیکن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ایسے ثابت قدم رہے کہ ان کے پاؤں میں ذرہ بھر لغزش کا تصور بھی تلاش کرنا ناممکنات میں سے ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی زندگی کے ہر پہلو میں اپنے محبوب پیغمبر کے نقوش پاڈھونڈتے اور اسی کو مشعل راہ بنا کر جادۂ پیار ہے، یہاں تک کہ:

لحد میں عشق رخ شاہ کا داغ لے کے چلے　　اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

(ماخوذ از "محبت نبوی ﷺ کے تقاضے)

محبت کا پیمانہ حکیم الامت رحمہ اللہ کی نظر میں

آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین۔"

دنیا کے کسی رشتہ دار کو مسلمان مومن، حضور علیہ اسلام پر ترجیح دے سکتا ہی نہیں۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک آدمی آیا اور عرض کی حضرت والا ایک اشکال ہے، وہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص مؤمن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ میں اس کے لئے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں، اس کے باپ سے بھی اور اس کی اولاد سے بھی اور تمام انسانوں سے بھی، حالانکہ مجھے اپنے والد صاحب سے زیادہ محبت ہے، حضور علیہ السلام سے اتنی محبت نہیں، لہٰذا میں مسلمان نہیں ہوا۔

حضرت تھانویؒ نے فرمایا: نہیں، آپ کے دل میں باپ کی محبت سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی محبت ہے۔ کہنے لگا نہیں! میں تو اپنے باپ کی محبت زیادہ محسوس کرتا ہوں۔

اتنے میں حضرت تھانویؒ نے عشق و محبت میں مستغرق ہو کر آپ ﷺ کے شمائل و خصائل مبارکہ کا ذکر شروع کیا تو پورا مجمع جھوم اٹھا اور سب سے زیادہ یہ شخص محظوظ ہو رہا تھا کہ اچانک حضرت تھانویؒ نے اسے مخاطب کر کے فرمایا: خیر اس کو تو فی الحال چھوڑتے ہیں، آپ کے والد بہت اچھے آدمی تھے، کیوں نہ تھوڑا سا ان کا ذکر ہو جائے؟ تو وہ فوراً بولا: حضرت یہ

آپ نے کیا غضب کیا کہ رسول اللہ ﷺ کا تذکرہ مقدس ہو رہا تھا اور آپ نے میرے والد کا ذکر شروع کر دیا۔ حضرت تھانویؒ نے مسکرا کر فرمایا: تم تو کہہ رہے تھے کہ مجھے اپنے باپ سے زیادہ محبت ہے، اگر تمہیں محمد رسول اللہ ﷺ سے زیادہ محبت باپ سے ہوتی تو آنحضرت ﷺ کے ذکر کے بجائے اپنے باپ کا تذکرہ سن کر خوش ہوتے، حضور ﷺ کے تذکرہ خیر کو چھوڑنے پر غیرت نہ کھاتے۔ (ماخوذ از محبت نبوی ﷺ کے تقاضے)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی عقیدتِ رسول ﷺ

آپ رضی اللہ عنہ کو سرکارِ دو عالم ﷺ بہت گہرا تعلق اور عشق تھا، ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا کہ بصرہ میں ایک شخص ہے جو نبی کریم ﷺ کے ساتھ بہت مشابہت رکھتا ہے، آپؓ نے فوراً وہاں کے گورنر کو خط لکھا کہ تم فوراً اسے عزت و اکرام کے ساتھ یہاں روانہ کر دو۔ چنانچہ اس کو عزت و اکرام کے ساتھ لایا گیا، آپ رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر اس کا استقبال کیا، اس کی پیشانی پر بوسہ دیا اور اس کو انعامات اور خلعت سے نوازا۔

(ماخوذ از محبت نبوی ﷺ کے تقاضے)

"میں مُحَمَّد ہوں" (ﷺ)

ہمارے نبی، ہمارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ روحی وابی وامی) سب سے اوّل، سب سے آگے، سب سے بڑے، سب سے اعلیٰ، سب سے افضل، سب سے اونچے، دنیا و آخرت کی ساری سعادتیں، فضائل، خوبیاں، محاسن، کمالات...... اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع فرما دیئے۔

میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ روحی وابی وامی) نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے زیادہ میرے امتی ہونگے..... میں سب سے پہلے اٹھوں گا، سب سے پہلے شفاعت کروں گا..... میں سب کا سردار ہوں..... میں اولین و آخرین میں سب سے زیادہ

مکرم ہوں...... میں انبیاء کا قائد و امام ہوں...... جب سب خاموش ہو جائیں گے اس وقت میں سب کے لئے اپنے اللہ سے بات کروں گا...... جب سب مایوس ہو جائیں گے اس وقت میں سب کو بشارت دوں گا...... میں سب سے پہلے جا کر جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا، جنت کا محافظ پوچھے گا کون؟...... میں کہوں گا:

"میں مُحَمَّد ہوں"

وہ دروازے کھولتے ہوئے کہے گا، ہاں! مجھے یہی حکم ہوا ہے کہ آپ سے پہلے کسی کیلئے دروازہ نہ کھولوں۔ (مشکوٰۃ المصابیح، بحوالہ اسم محمد ﷺ)

نویدِ شفا مل گئی

طبیعت تھی میری بہت مضمحل — کسی کام میں بھی نہ لگتا تھا دل
بہت مضطرب تھا بہت بے حواس — کہ مجھ کو زمانہ نہ آیا تھا راس
مرے دل میں احساسِ غم رم گیا — غبارِ آئینہ پر بہت جم گیا
یوں ہی کٹ رہی تھی مری زندگی — کہ اک دن نویدِ شفا مل گئی
مجھے زندگی کا سلام آگیا — زباں پر محمد ﷺ کا نام آگیا
محمد ﷺ قرارِ دلِ بیکساں — کہ نامِ محمد ﷺ ہے آرامِ جاں
محمد ﷺ کہ حامد بھی، محمود بھی — محمد ﷺ کہ شاہد بھی، مشہود بھی
محمد ﷺ سراج و محمد ﷺ منیر — محمد ﷺ بشیر و محمد ﷺ نذیر
محمد ﷺ حکیم و محمد ﷺ کلام — محمد ﷺ پہ لاکھوں درود و سلام

(ماخوذ از کتاب "اسم محمد ﷺ")

ربنا تقبل منا إنك أنت السميع العليم

الحمد للہ! ۲۳ جمادی الثانی ۱۴۳۳ھ بمطابق اپریل ۲۰۱۲ء، بروز اتوار مسجد نبوی ﷺ میں روضۂ اقدس کے قریب بیٹھ کر اس کتاب کی تصحیح و نظر ثانی کا کام مکمل ہوا۔

چند دیگر تالیفات و تصنیفات

۱.....اسلامی تعلیمات (عقائد، عبادات، جہاد و ہجرت، معاشرتی آداب، اخلاق حسنہ کا بیان)۔

۲.....بچوں کے اسلامی نام (مع) تربیت اولاد کے رہنما اصول۔

۳.....امام ابو حنیفہؒ کی عبقری شخصیت۔

۴..... درس آثار السنن شرح اردو آثار السنن۔

۵.....راہنمائے علم حدیث (اردو خلاصہ "نخبۃ الفکر" (برائے درجہ سابعہ و تخصص فی الحدیث)۔

۶.....انوارات تحریری شرح اردو مقامات حریری۔ ۷.....درس مرقات وایساغوجی۔

۸.....تفہیم قطبی (سوال و جواب کے انداز میں برائے درجہ رابعہ)۔

۹.....مسائل قدوری (مختصر توضیح و تشریح مختصر القدوری)۔

۱۰.....تحفۃ الانشاء شرح معلم الانشاء (مع) عربی مضمون نگاری کیسے سیکھیں؟

۱۱.....عربی مضمون نگاری کیسے سیکھیں؟

۱۲.....خلاصہ فلکیات (درجہ سادسہ کے طلباء کے لئے صرف ۱۹ صفحات میں)۔

۱۳.....راہنمائے علم میراث و خلاصہ سراجی (سوال و جواب کے انداز میں، صرف ۱۶ صفحات)۔

۱۴.....خلاصہ العروض والقوافی (مختصر توضیح و تشریح متن الکافی برائے درجہ سادسہ، ۱۶ صفحات)۔

۱۵.....خلاصہ جات (فلکیات، سراجی، متن الکافی)۔